یُوحنّا کی اِنجیل

پیش لفظ

یُوحنّا کی اِنجیل

پیش لفظ

یہ اِنجیل خداوند یسُوعؔ کی مَوت اور آپ کے زندہ ہو جانے کے کئی سال بعد غالباً ۹۰ تا ۹۶ عیسوی کے درمیان لکھی گئی۔ اِس اِنجیل کا مُصنِّف یُوحنّا رسُول ہے۔ اِس اِنجیل کی غرض و غایت یہ ہے کہ اِس کے پڑھنے والے خداوند یسُوعؔ مسیح پر ایمان لائیں اور آپ کے نام سے ہمیشہ کی زندگی پائیں (۲۰:۳۱)۔ اِس اِنجیل سے ظاہر ہے کہ خداوند یسُوعؔ محض ایک عظیم شخص ہی نہیں بلکہ آپ ذاتِ اِلٰہی کے حامل تھے۔ آپ کے معجزے اور بیشتر تعلیمات جو دُوسری کتابوں میں درج نہیں، اِس اِنجیل میں درج ہیں۔ خداوند یسُوعؔ کی مَوت اور آپ کے زندہ ہو جانے کے بعد اپنے شاگردوں پر ظاہر ہونے کے واقعات اِس اِنجیل میں خاص طور پر بیان کیے گئے ہیں۔ یہ اِنجیل بہ نسبت دیگر اِنجیلوں کے خداوند یسُوعؔ کی اُلوہیّت اور آپ کی زندگی کی تفسیر و تعبیر پر زیادہ زور دیتی ہے۔ آپ کی شخصیت کے اظہار کے لیے کئی استعارے اِستعمال کیے گئے ہیں۔ مثلاً نُور، حق، محبّت، اچھا چرواہا، دروازہ، قیامت اور زندگی، حقیقی روٹی وغیرہ وغیرہ۔ باب ۱۴ تا ۱۷ میں جو مواد پیش کیا گیا ہے اُس سے خداوند یسُوعؔ کی اُس گہری محبّت کا جو آپ اپنے ایمان لانے والوں سے رکھتے ہیں اور اُس اِطمینان کا جو آپ پر ایمان لانے سے حاصل ہوتا ہے، بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

کلام کا مُجسّم ہونا

۱ ابتدا میں کلام تھا اور کلام خدا کے ساتھ تھا اور کلام ہی خدا تھا۔ [۲] کلام شروع میں خدا کے ساتھ تھا۔ [۳] سب چیزیں اُسی کے وسیلہ سے پیدا کی گئیں اور کوئی چیز بھی ایسی نہیں جو اُس کے بغیر وجُود میں آئی ہو۔ [۴] اُس میں زندگی تھی اور وہ زندگی آدمیوں کا نُور تھی۔ [۵] نُور تاریکی میں چمکتا ہے اور تاریکی اُسے کبھی مغلوب

نہیں کرسکتی۔

[۶] خدا نے ایک آدمی کو بھیجا جس کا نام یُوحنّا تھا۔ [۷] وہ اِس لیے آیا کہ اُس نُور کی شہادت دے اور سب لوگ اُس کے ذریعہ ایمان لائیں۔ [۸] وہ خود تو نُور نہ تھا مگر نُور کی گواہی دینے کے لیے آیا تھا۔ [۹] حقیقی نُور جو ہر اِنسان کو روشن کرتاہے دُنیا میں آنے والا تھا۔

[۱۰] وہ دُنیا میں تھا اور دُنیا نے اُسے نہ پہچانا حالانکہ دُنیا اُسی کے وسیلہ سے پیدا ہُوئی۔ [۱۱] وہ اپنے لوگوں میں آیا اور اُس کے اپنوں ہی نے اُسے قبول نہیں کیا۔ [۱۲] لیکن جتنوں نے اُسے قبول کیا خدا نے اُنہیں یہ حق بخشا کہ وہ خدا کے فرزند بنیں یعنی اُنہیں جو اُس کے نام پر ایمان لائے۔ [۱۳] وہ نہ تو خُون سے، نہ جسمانی خواہش سے اور نہ اِنسان کے اپنے اِرادہ سے بلکہ خدا سے پیدا ہُوئے۔

[۱۴] اور کلام مجسّم ہُوا اور ہمارے درمیان خیمہ زن ہُوا اور ہم نے اُس میں باپ کے اکلوتے بیٹے کا سا جلال دیکھا جو فضل اور سچّائی سے معمُور تھا۔

[۱۵] اُسی کے بارے میں یُوحنّا نے گواہی دی اور پُکار کر کہا: یہ وہی ہے جس کے حق میں میں نے کہا تھا کہ وہ جو میرے بعد آنے والا ہے مجھ سے کہیں بڑا ہے کیونکہ وہ مجھ سے پہلے ہی موجود تھا۔

[۱۶] وہ فضل سے معمُور ہے اور ہم نے اُس کی معمُوری میں سے فضل پر فضل پایا ہے۔ [۱۷] کیونکہ شریعت تو مُوسیٰ کی معرفت دی گئی مگر فضل اور سچّائی کی بخشش یسُوعؔ مسیح کی معرفت مِلی۔ [۱۸] خدا کو کسی نے کبھی نہیں دیکھا لیکن اُس اِکلوتے بیٹے نے جو باپ کے پہلو میں ہے اُسے ظاہر کیا۔

یُوحنّا بپتسمہ دینے والے کا اقرار

[۱۹] یروشلیم شہر کے یہودی بزرگوں نے بعض کاہنوں اور لاویوں کو یُوحنّا کے پاس بھیجا تاکہ وہ اُس سے پُوچھیں کہ وہ کون ہے۔ [۲۰] یُوحنّا نے صاف صاف اقرار کیا کہ میں تو مسیح نہیں ہُوں۔

[۲۱] اُنہوں نے اُس سے پُوچھا: پھر تُو کون ہے؟ کیا تُو ایلیّاہ ہے؟

یُوحنّا نے جواب دیا: میں وہ بھی نہیں۔

پھر پُوچھا: کیا تُو وہ نبی ہے؟

اُس نے جواب دیا: نہیں۔

[۲۲] اُنہوں نے پُوچھا: پھر تُو کون ہے؟ جواب دے تاکہ ہم اپنے بھیجنے والوں کو بتاسکیں۔ آخر تُو اپنے بارے میں کیا کہتا ہے؟

[۲۳] یُوحنّا نے یسعیاہ نبی کے الفاظ میں جواب دیا: میں بیابان میں پُکارنے والے کی آواز ہُوں، خداوند کے لیے راہ تیّار کرو۔

[۲۴] تب وہ فریسی جو یُوحنّا کے پاس بھیجے گئے تھے [۲۵] اُس سے پُوچھنے لگے: اگر تُو مسیح نہیں ہے، نہ ایلیّاہ اور نہ وہ نبی تو پھر بپتسمہ کیوں دیتا ہے؟

[۲۶] یُوحنّا نے اُنہیں جواب دیا: میں تو صرف پانی سے بپتسمہ دیتا ہُوں لیکن تمہارے درمیان وہ شخص موجود ہے جسے تُم نہیں جانتے۔ [۲۷] وہ میرے بعد آتا ہے اور میں تو اُس کے جُوتوں کے تسمے کھولنے کے بھی لائق نہیں ہُوں

[۲۸] یہ واقعات دریائے یردن کے پار بیت عنیّاہ میں پیش آئے جہاں یُوحنّا بپتسمہ دیا کرتا تھا۔

خدا کا برّہ

[۲۹] اگلے دِن یُوحنّا نے یسُوعؔ کو اپنی طرف آتے دیکھ کر کہا: یہ خدا کا برّہ ہے جو دُنیا کا گناہ اُٹھالے جاتا ہے۔ [۳۰] یہ وہی ہے جس کے بارے میں میں نے کہا تھا کہ میرے بعد ایک شخص آنے والا ہے جو مجھ سے بڑا ہے اِس لیے کہ وہ مجھ سے پہلے ہی موجود تھا۔ [۳۱] میں خود بھی اُسے نہیں جانتا تھا۔ مگر میں اِس لیے پانی سے بپتسمہ دیتا ہُوا آیا تاکہ وہ شخص بنی اِسرائیل پر ظاہر ہو جائے۔

[۳۲] پھر یُوحنّا نے یہ گواہی دی کہ میں نے پاک رُوح کو کبوتر کی طرح آسمان سے اُترتے دیکھا اور وہ اُس پر ٹھہر گیا۔ [۳۳] میں اُسے نہ پہچانتا مگر جس نے مجھے پانی سے بپتسمہ دینے کے لیے بھیجا اُسی نے مجھے بتایا کہ جس پر تُو رُوح کو اُترتے اور ٹھہرتے دیکھے وہی وہ شخص ہے جو پاک رُوح سے بپتسمہ دے گا۔ [۳۴] اب میں نے دیکھ لیا ہے اور گواہی دیتا ہُوں کہ یہ خدا کا بیٹا ہے۔

خداوند یسُوعؔ کے اوّلین شاگرد

[۳۵] اُس کے اگلے دِن یُوحنّا پھر اپنے دو شاگردوں کے ساتھ کھڑا تھا۔ [۳۶] اُس نے یسُوعؔ کو وہاں سے گزرتے دیکھ کر کہا: دیکھو، یہ خدا کا برّہ ہے۔

[۳۷] جب اُن دو شاگردوں نے یُوحنّا کو یہ کہتے سُنا تو وہ یسُوعؔ کے پیچھے ہو لیے۔ [۳۸] یسُوعؔ نے مُڑ کر اُنہیں پیچھے آتے دیکھا تو اُن سے پُوچھا: تُم کس کی تلاش میں ہو؟

اُنہوں نے کہا: ربّی! (یعنی اَے اُستاد) تُو کہاں رہتا ہے؟

[۳۹] یسُوعؔ نے اُنہیں جواب دیا: چلو، دیکھ لو۔

چنانچہ اُنہوں نے اُس کے ساتھ جا کر وہ جگہ دیکھی جہاں وہ ٹھہرا ہُوا تھا۔ اُس وقت شام کے چار بج چُکے تھے اِس لیے اُنہوں نے وہ دِن اُس کے ساتھ گزارا۔

[۴۰] اُن دو شاگردوں میں جو یُوحنّا کی بات سُن کر یسُوعؔ کے پیچھے ہو لیے تھے ایک اِندریاس تھا جو شمعُون پطرس کا بھائی تھا۔

۴۱ اِندریاؔس نے پہلا کام یہ کیا کہ اپنے بھائی شمعوؔن کو ڈھونڈ کر اُس سے کہا کہ ہمیں مسیح مل گیا ہے (جس کا یُونانی ترجمہ خرِستُس ہے)۔ ۴۲ تب وہ اُسے ساتھ لے کر یسُوؔع کے پاس آیا۔
یسُوؔع نے اُس پر نگاہ کی اور کہا: تُو یُوحنّاؔ کا بیٹا شمعوؔن ہے۔ اب سے تیرا نام کیفاؔ یعنی پطرؔس ہوگا۔

فلپُّس اور نتن ایل کا اِنتخاب

۴۳ اگلے دِن یسُوؔع نے گلیلؔ کے علاقہ میں جانے کا اِرادہ کیا۔ اُس نے فلپُّسؔ کو دیکھ کر اُس سے کہا: میرے پیچھے ہو لے۔ ۴۴ فلپُّسؔ، اندریاؔس اور پطرؔس کی طرح بیتِ صیدؔا میں رہتا تھا۔ ۴۵ فلپُّسؔ، نتن ایلؔ سے ملا تو اُس سے کہنے لگا کہ جس شخص کا ذکر مُوسیٰؔ نے توریت میں اور نبیوں نے اپنی کتابوں میں کیا ہے وہ ہمیں مل گیا ہے۔ وہ یُوسُفؔ کا بیٹا یسُوؔع ناصری ہے۔
۴۶ نتن ایلؔ نے پُوچھا: کیا ناصرتؔ سے بھی کوئی اچھی شَے نکل سکتی ہے؟
فلپُّسؔ نے کہا: چل کر خود ہی دیکھ لے۔
۴۷ جب یسُوؔع نے نتن ایلؔ کو آتے دیکھا تو اُس کے بارے میں یہ کہا: یہ ہے اصلی اِسرائیلی، اِس کے دل میں کھوٹ نہیں۔
۴۸ نتن ایلؔ نے یسُوؔع سے پُوچھا: تُو مجھے کیسے جانتا ہے؟
یسُوؔع نے اُسے جواب دیا: فلپُّسؔ کے بُلانے سے پہلے جب تُو انجیر کے درخت کے نیچے تھا، میں نے تجھے دیکھ لیا تھا۔
۴۹ نتن ایلؔ نے کہا: ربّی! تُو خدا کا بیٹا ہے۔ تُو اِسرائیلؔ کا بادشاہ ہے۔
۵۰ یسُوؔع نے کہا: کیا تُو یہ سُن کر کہ میں نے تجھے انجیر کے درخت کے نیچے دیکھا تھا، ایمان لایا ہے؟ تُو اِس سے بھی بڑی بڑی باتیں دیکھے گا۔ ۵۱ یسُوؔع نے یہ بھی کہا: میں تُم سے سچ سچ کہتا ہُوں کہ تُم آسمان کو کُھلا ہُوا اور خدا کے فرشتوں کو اُوپر جاتے اور اِبنِ آدم پر اُترتے دیکھو گے۔

قانائے گلیلؔ میں خداوند یسُوؔع کا مُعجزہ

۲ تیسرے دِن قانائے گلیلؔ میں ایک شادی ہُوئی۔ یسُوؔع کی ماں بھی وہاں تھی۔ ۲ یسُوؔع اور اُس کے شاگرد بھی شادی میں بُلائے گئے تھے۔ ۳ جب مَے ختم ہوگئی تو یسُوؔع کی ماں نے اُس سے کہا: اُن کے پاس مَے نہیں رہی؟
۴ یسُوؔع نے اُس سے کہا: اَے خاتون! ہمیں کیا؟ ابھی میرا وقت نہیں آیا۔
۵ اُس کی ماں نے خادموں سے کہا: جو کچھ وہ تُم سے کہے کر دینا۔
۶ نزدیک ہی پتّھر کے چھ مٹکے رکھے تھے جو یہودیوں کی رسمِ طہارت کے لیے استعمال میں آتے تھے۔ اُن مٹکوں میں ۱۲۰ تا ۱۲۵ لیٹر پانی کی گنجایش تھی۔
۷ یسُوؔع نے خادموں سے کہا: مٹکوں میں پانی بھر دو۔ اُنہوں نے مٹکوں کو لبالب بھر دیا۔
۸ اُس کے بعد یسُوؔع نے اُن سے کہا: اب کچھ پانی نکالو اور میرِ مجلس کے پاس لے جاؤ۔
۹ اُس نے وہ پانی جو مَے میں تبدیل ہوگیا تھا، چکھا۔ اُسے پتا نہ تھا کہ وہ مَے کہاں سے آئی ہے لیکن اُن خادموں کو جو اُسے نکال کر لائے تھے، پتا تھا۔ چنانچہ میرِ مجلس نے دُلہا کو بُلایا ۱۰ اور اُس سے کہا: ہر شخص شروع میں اچھی مَے پیش کرتا ہے اور بعد میں جب مہمان متوالے ہو جاتے ہیں تو گھٹیا قسم کی مَے لے آتا ہے مگر تُو نے اچھی مَے اب تک رکھ چھوڑی ہے۔
۱۱ یہ یسُوؔع کا پہلا معجزہ تھا جو اُس نے قانائے گلیلؔ میں دکھایا اور اپنا جلال ظاہر کیا اور اُس کے شاگرد اُس پر ایمان لائے۔

ہیکل کی صفائی

۱۲ اُس کے بعد وہ، اُس کی ماں، اُس کے بھائی اور اُس کے شاگرد کفرنحُوم چلے گئے اور وہاں کچھ دِن رہے۔
۱۳ جب یہودیوں کی عیدِ فسح نزدیک آئی تو یسُوؔع یروشلیمؔ روانہ ہوگیا۔ ۱۴ اُس نے وہاں ہیکل کے اندر بَیل، بھیڑ اور کبُوتر فروشوں کو دیکھا اور صرّافوں کو بھی جو وہاں بیٹھے ہُوئے تھے۔ ۱۵ یسُوؔع نے رسّیوں کا کوڑا بنا کر اُن سب کو بھیڑوں اور بَیلوں سمیت ہیکل سے باہر نکال دیا۔ صرّافوں کے سِکّے بکھیر دیئے اور اُن کے تختے اُلٹ دیئے۔ ۱۶ اور کبُوتر فروشوں سے کہا: اِنہیں یہاں سے لے جاؤ، میرے باپ کے گھر کو منڈی مت بناؤ۔
۱۷ اُس کے شاگردوں کو یاد آیا کہ پاک کلام میں لکھا ہے: تیرے گھر کی غیرت مجھے کھا جائے گی۔
۱۸ یہُودی اُس سے کہنے لگے کہ کیا تُو کوئی معجزہ دکھا کر ثابت کرسکتا ہے کہ تجھے ایسا کرنے کا حق ہے؟
۱۹ یسُوؔع نے اُنہیں جواب دیا: اِس گھر کو گرا دو تو میں اِسے تین دِن میں پھر کھڑا کر دُوں گا۔
۲۰ یہُودیوں نے جواب دیا: اِس ہیکل کی تعمیر میں چھیالیس سال لگے ہیں، کیا تُو تین دِن میں اِسے دوبارہ بنا دے گا؟ ۲۱ لیکن

یسُوعؔ نے جس ہیکل کی بات کی تھی وہ اُس کا اپنا جسم تھا۔ ۲۲ چنانچہ جب وہ مُردوں میں سے جی اُٹھا تب اُس کے شاگردوں کو یاد آیا کہ اُس نے یہ بات کہی تھی اور اُنہیں پاک کلام پر اور یسُوعؔ کے کہے ہُوئے الفاظ پر یقین آ گیا۔

۲۳ جب وہ عیدِ فسح پر یروشلیمؔ میں تھا تو بہت سے لوگ اُس کے معجزے دیکھ کر اُس کے نام پر ایمان لے آئے۔ ۲۴ مگر یسُوعؔ کو اُن پر اعتبار نہ تھا۔ اِس لیے کہ وہ سب اِنسانوں کا حال جانتا تھا۔ ۲۵ اُسے یہ ضرورت نہ تھی کہ کوئی آدمی اُسے کسی دُوسرے آدمی کے بارے میں بتائے کیونکہ وہ اِنسان کے دل کا حال جانتا تھا۔

خداوند یسُوعؔ اور نِیکُودیمُسؔ

۳ فریسیوں میں ایک آدمی تھا جس کا نام نِیکُودیمُسؔ تھا۔ وہ یہُودیوں کی عدالتِ عالیہ کا رُکن تھا۔ ۲ ایک رات وہ یسُوعؔ کے پاس آ کر کہنے لگا: ربّی، ہم جانتے ہیں کہ خدا نے تجھے اُستاد بنا کر بھیجا ہے کیونکہ جو معجزے تُو دکھاتا ہے کوئی نہیں دکھا سکتا جب تک کہ خدا اُس کے ساتھ نہ ہو۔

۳ یسُوعؔ نے جواب دیا کہ میں تجھ سے سچ سچ کہتا ہُوں کہ جب تک کوئی نئے سرے سے پیدا نہ ہو وہ خدا کی بادشاہی کو نہیں دیکھ سکتا۔

۴ نِیکُودیمُسؔ نے پُوچھا: اگر کوئی آدمی بُوڑھا ہو تو وہ کس طرح دوبارہ پیدا ہو سکتا ہے؟ یہ ممکن نہیں کہ وہ پھر سے اپنی ماں کے پیٹ میں داخل ہو کر پیدا ہو۔

۵ یسُوعؔ نے جواب دیا: میں تجھ سے سچ سچ کہتا ہُوں کہ جب تک کوئی شخص پانی اور رُوح سے پیدا نہ ہو وہ خدا کی بادشاہی میں داخل نہیں ہو سکتا۔ ۶ بشر سے تو بشر ہی پیدا ہوتا ہے مگر جو رُوح سے پیدا ہوتا ہے وہ رُوح ہے۔ ۷ حیران نہ ہو کہ میں نے تجھ سے کہا کہ تُم سب کو نئے سرے سے پیدا ہونا لازمی ہے۔ ۸ ہوا جدھر چلنا چاہتی ہے، چلتی ہے۔ تُو اُس کی آواز تو سُنتا ہے مگر یہ نہیں جانتا کہ وہ کہاں سے آتی ہے اور کہاں جاتی ہے۔ رُوح سے پیدا ہونے والے ہر آدمی کا حال بھی ایسا ہی ہے۔

۹ نِیکُودیمُسؔ نے پُوچھا: یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے؟

۱۰ یسُوعؔ نے کہا: تُو تو بنی اِسرائیل میں اُستاد کا درجہ رکھتا ہے، پھر بھی یہ باتیں نہیں جانتا؟ ۱۱ میں تجھ سے سچ سچ کہتا ہُوں کہ ہم جو جانتے ہیں وہی کہتے ہیں اور جسے دیکھ چُکے ہیں اُسی کی گواہی دیتے ہیں۔ پھر بھی تُم لوگ ہماری گواہی کو نہیں مانتے۔ ۱۲ میں نے تُم سے زمین کی باتیں کہیں اور تُم نے یقین نہ کیا تو اگر میں تُم سے آسمان کی باتیں کہُوں تو تُم کیسے یقین کرو گے؟ ۱۳ کوئی اِنسان آسمان پر نہیں گیا سِوائے اُس کے جو آسمان سے آیا یعنی اِبنِ آدم۔

۱۴ جس طرح مُوسیٰؔ نے بیابان میں پیتل کے سانپ کو لکڑی پر لٹکا کر اُونچا کیا اُسی طرح ضروری ہے کہ اِبنِ آدم بھی بلند کیا جائے۔ ۱۵ تاکہ جو کوئی اُس پر ایمان لائے ہمیشہ کی زندگی پائے۔

۱۶ کیونکہ خدا نے دنیا سے اِس قدر محبّت کی کہ اپنا اِکلوتا بیٹا بخش دیا تاکہ جو کوئی اُس پر ایمان لائے ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زندگی پائے۔ ۱۷ کیونکہ خدا نے بیٹے کو دنیا میں اِس لیے نہیں بھیجا کہ دنیا کو سزا کا حکم سُنائے بلکہ اِس لیے کہ دنیا کو اُس کے وسیلہ سے نجات بخشے۔

۱۸ جو بیٹے پر ایمان لاتا ہے اُس پر سزا کا حکم نہیں ہوتا لیکن جو بیٹے پر ایمان نہیں لاتا اُس پر پہلے ہی سزا کا حکم ہو چُکا ہے کیونکہ وہ خدا کے اکلوتے بیٹے کے نام پر ایمان نہیں لایا۔ ۱۹ اور سزا کے حکم کا سبب یہ ہے کہ نُور دنیا میں آیا ہے مگر لوگوں نے نُور کی بجائے تاریکی کو پسند کیا کیونکہ اُن کے کام بُرے تھے۔ ۲۰ جو کوئی بُرے کام کرتا ہے وہ نُور سے نفرت کرتا ہے اور اُس کے پاس نہیں آتا۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ اُس کے بُرے کام ظاہر ہو جائیں۔ ۲۱ لیکن جس کی زندگی نیکی کے لیے وقف ہے وہ نُور کے پاس آتا ہے تاکہ ظاہر ہو کہ اُس کا ہر کام خدا کی مرضی کے مطابق انجام پایا ہے۔

خداوند یسُوعؔ اور یُوحنّا بپتسمہ دینے والا

۲۲ اِن باتوں کے بعد یسُوعؔ اور اُس کے شاگرد یہُودیہؔ کے علاقہ میں گئے اور وہاں رہ کر لوگوں کو بپتسمہ دینے لگے۔ ۲۳ یُوحنّا بھی عینُونؔ میں بپتسمہ دیتا تھا جو شالیمؔ کے نزدیک تھا۔ وجہ یہ تھی کہ وہاں پانی بہت تھا اور لوگ بپتسمہ لینے کے لیے آتے رہتے تھے۔ ۲۴ یہ یُوحنّا کے قیدخانہ میں ڈالے جانے کے پہلے کی بات ہے۔

۲۵ یُوحنّا کے شاگردوں کی ایک یہُودی سے اِس رسمِ طہارت کے بارے میں جو پانی سے انجام دی جاتی تھی بحث شروع ہُوئی۔ ۲۶ اِس لیے وہ یُوحنّا کے پاس آ کر کہنے لگے: ربّی! وہ شخص جو دریائے یردن کے اُس پار تیرے ساتھ تھا اور جس کے بارے میں تُو نے گواہی دی تھی وہ بھی بپتسمہ دیتا ہے اور سب لوگ اُسی کے پاس جاتے ہیں۔

۲۷ یُوحنّا نے جواب دیا: اِنسان کچھ نہیں پا سکتا جب تک اُسے خدا کی طرف سے نہ دیا جائے۔ ۲۸ تُم خود گواہ ہو کہ میں نے کہا تھا کہ میں مسیح نہیں ہُوں بلکہ اُس سے پہلے بھیجا گیا ہُوں۔ ۲۹ دُلہن تو دُلہا کی ہوتی ہی ہے مگر دُلہے کا دوست جو دُلہا کی خدمت میں ہوتا

ہے دُلہا کی ہر بات پر کان لگائے رکھتا ہے اور اُس کی آواز سُن کر خوش ہوتا ہے۔ پس میری یہ خوشی پُوری ہوگئی۔ ۳۰ لازم ہے کہ وہ بڑھے اور میں گھٹوں۔

۳۱ جو اُوپر سے آتا ہے وہ سب سے اُونچا ہوتا ہے۔ جو شخص زمین سے ہے زمینی ہے اور زمین کی باتیں کرتا ہے۔ مگر جو آسمان سے آتا ہے وہ سب سے اُونچا ہوتا ہے۔ ۳۲ اُس نے جو کچھ خُود دیکھا اور سُنا ہے اُسی کی گواہی دیتا ہے۔ لیکن اُس کی گواہی کوئی بھی نہیں مانتا۔ ۳۳ لیکن جو قبول کرتا ہے وہ تصدیق کرتا ہے کہ خدا سچّا ہے۔ ۳۴ کیونکہ جسے خدا نے بھیجا ہے وہ خدا کی باتیں کہتا ہے اِس لیے کہ وہ پاک رُوح کھُلے ہاتھوں دیتا ہے۔ ۳۵ باپ بیٹے سے محبّت رکھتا ہے اور اُس نے سب کچھ بیٹے کے حوالہ کر دیا ہے۔ ۳۶ جو بیٹے پر ایمان لاتا ہے وہ ہمیشہ کی زندگی پاتا ہے۔ لیکن جو بیٹے کو ردّ کرتا ہے وہ زندگی سے محروم ہو کر خدا کے غضب میں مبتلا رہتا ہے۔

خداوند یسُوع کی سامری عورت سے گفتگو

۴ فرِیسیوں کے کانوں تک یہ بات پہنچی کہ بہت سے لوگ یسُوع کے شاگرد بن رہے ہیں اور اُن کی تعداد یُوحنّا سے بپتسمہ پانے والوں سے بھی زیادہ ہے۔ ۲ (حالانکہ حقیقت یہ تھی کہ یسُوع خود نہیں بلکہ اُس کے شاگرد بپتسمہ دیتے تھے)۔ ۳ جب خداوند کو یہ بات معلوم ہُوئی تو وہ یہُودیہ کو چھوڑ کر واپس گلِیل چلا گیا۔

۴ چونکہ اُسے سامریہ سے ہو کر گزرنا تھا ۵ اِس لیے وہ سامریہ کے ایک شہر سُوخار میں آیا جو اُس قطعۂ زمین کے نزدیک واقع ہے جو یعقوب نے اپنے بیٹے یُوسف کو دیا تھا۔ ۶ یعقوب کا کُنواں وہیں تھا اور یسُوع سفر کی تھکان کی وجہ سے اُس کنویں پر بیٹھ گیا۔ یہ دوپہر کا وقت تھا۔

۷ ایک سامری عورت وہاں پانی بھرنے آئی۔ یسُوع نے اُس سے کہا: مجھے پانی پلا۔ ۸ (کیونکہ اُس کے شاگرد کھانا مول لینے شہر گئے ہُوئے تھے۔)

۹ اُس سامری عورت نے یسُوع سے کہا: تُو یہُودی ہے اور میں ایک سامری عورت ہُوں، تُو مجھ سے پانی پلانے کو کہتا ہے! (کیونکہ یہُودی سامریوں سے میل جول پسند نہیں کرتے تھے)۔

۱۰ یسُوع نے اُسے جواب دیا: اگر تُو خدا کی بخشش کو جانتی اور یہ بھی کہ کون تجھ سے پانی مانگ رہا ہے تو تُو اُس سے مانگتی اور وہ تجھے زندگی کا پانی دیتا۔

۱۱ عورت نے کہا: خداوند! تیرے پاس پانی بھرنے کے لیے کچھ بھی نہیں اور کنواں بہت گہرا ہے، تجھے زندگی کا پانی کہاں سے مل گیا۔ ۱۲ کیا تُو ہمارے باپ یعقوب سے بھی بڑا ہے جس نے یہ کنواں ہمیں دیا اور خُود اُس نے اور اُس کی اولاد اور اُس کے مویشیوں نے اِسی کنویں کا پانی پیا۔

۱۳ یسُوع نے جواب دیا: جو کوئی یہ پانی پیتا ہے وہ پھر پیاسا ہوگا ۱۴ لیکن جو کوئی وہ پانی پیتا ہے جو میں دیتا ہُوں وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا۔ حقیقت تو یہ ہے کہ جو پانی میں دُوں گا وہ اُس میں زندگی کا چشمہ بن جائے گا اور ہمیشہ جاری رہے گا۔

۱۵ عورت نے اُس سے کہا: اَے خداوند! مجھے بھی یہ پانی دے تاکہ میں پیاسی نہ رہوں اور نہ ہی مجھے پانی بھرنے کے لیے یہاں آنا پڑے۔

۱۶ یسُوع نے اُس سے کہا: جا اور اپنے شوہر کو بُلا لا۔

۱۷ اُس نے جواب دیا کہ میرا کوئی شوہر نہیں۔ یسُوع نے اُس سے کہا: تُو سچ کہتی ہے کہ تیرا کوئی شوہر نہیں۔ ۱۸ تُو پانچ شوہر کر چُکی ہے اور جس کے پاس تُو اب رہتی ہے وہ آدمی بھی تیرا شوہر نہیں ہے۔ تُو نے جو کچھ کہا بالکل سچ ہے۔

۱۹ عورت نے کہا: خداوند! مجھے لگتا ہے کہ تُو کوئی نبی ہے۔ ۲۰ ہمارے آبا و اجداد نے اِس پہاڑ پر پرستش کی لیکن تُم یہُودی دعویٰ کرتے ہو کہ وہ جگہ جہاں پرستش کرنا چاہئے یروشلیم میں ہے۔

۲۱ یسُوع نے کہا: اَے عورت میرا یقین کر۔ وہ وقت آرہا ہے جب تُم لوگ باپ کی پرستش نہ تو اِس پہاڑ پر کرو گے نہ یروشلیم میں۔ ۲۲ تُم سامری لوگ جس کی پرستش کرتے ہو اُسے جانتے تک نہیں۔ ہم جس کی پرستش کرتے ہیں اُسے جانتے ہیں کیونکہ نجات یہُودیوں میں سے ہے۔

۲۳ لیکن وہ وقت آرہا ہے بلکہ آ چُکا ہے جب سچّے پرستار باپ کی رُوح اور سچّائی سے پرستش کریں گے کیونکہ باپ کو ایسے ہی پرستاروں کی جُستجُو ہے ۲۴ خدا رُوح ہے اور اُس کے پرستاروں کو لازم ہے کہ وہ رُوح اور سچّائی سے اُس کی پرستش کریں۔

۲۵ عورت نے کہا: میں جانتی ہُوں کہ مسِیح جسے خرِستُس کہتے ہیں آنے والا ہے۔ جب وہ آئے گا تو ہمیں سب کچھ سمجھا دے گا۔

۲۶ اس پر یسُوع نے کہا: میں جو تجھ سے باتیں کر رہا ہُوں وہی تو ہُوں۔

شاگردوں کا واپس آنا

۲۷ اِتنے میں یسُوع کے شاگرد لَوٹ آئے اور اُسے ایک عورت سے باتیں کرتا دیکھ کر حیران ہُوئے۔ لیکن کسی نے نہ پُوچھا

کہ تُو کیا چاہتا ہے یا اُس عورت سے کس لیے باتیں کر رہا ہے؟
۲۸ وہ عورت پانی کا گھڑا وہیں چھوڑ کر واپس شہر چلی گئی اور لوگوں سے کہنے لگی: ۲۹ آؤ ایک آدمی سے ملو جس نے مجھے سب کچھ جو میں نے اب تک کیا تھا بتا دیا۔ کیا یہی مسیح تو نہیں؟ ۳۰ وہ شہر سے باہر نکلے اور یسُوع کی طرف روانہ ہوگئے۔
۳۱ اُس دوران یسُوع کے شاگرد اُسے مجبُور کرنے لگے کہ اَے اُستاد! کچھ کھا لیں۔
۳۲ لیکن یسُوع نے اُن سے کہا: مجھے ایک کھانا لازمی طور پر کھانا ہے لیکن تمہیں اُس کے بارے میں کچھ بھی خبر نہیں۔
۳۳ تب شاگرد آپس میں کہنے لگے: کیا کوئی پہلے ہی سے اُس کے لیے کھانا لے آیا ہے؟
۳۴ یسُوع نے کہا: میرا کھانا یہ ہے کہ جس نے مجھے بھیجا ہے میں اُسی کی مرضی پُوری کرُوں اور اُس کا کام انجام دُوں۔ ۳۵ یہ مت کہو کہ کیا فصل پکنے میں ابھی چار ماہ باقی ہیں؟ میں تُم سے کہتا ہُوں کہ اپنی آنکھیں کھولو اور کھیتوں پر نظر ڈالو۔ اُن کی فصل پک کر تیار ہے۔
۳۶ بلکہ اب فصل کاٹنے والا اپنی مزدوری پاتا ہے اور ہمیشہ کی زندگی کی فصل کاٹتا ہے تاکہ بونے والا اور کاٹنے والا دونوں مِل کر خُوشی منائیں۔ ۳۷ چنانچہ یہ کہاوت کہ 'بوتا کوئی اور ہے اور کاٹتا کوئی اور ہے' برحق ہے۔ ۳۸ میں نے تمہیں بھیجا تاکہ اُس فصل کو جو تُم نے نہیں بوئی' کاٹ لو۔ دُوسروں نے محنت سے کام کیا اور تُم نے اُن کی محنت کا پھل پایا۔

سامریوں کا ایمان لانا

۳۹ شہر کے بہت سے سامری اُس عورت کی گواہی سُن کر کہ 'اُس نے مجھے سب کچھ بتا دیا جو میں نے کیا تھا' یسُوع پر ایمان لائے۔ ۴۰ پس جب شہر کے سامری اُس کے پاس آئے تو اُس سے درخواست کرنے لگے کہ ہمارے پاس رُک جا، لہٰذا وہ دو دِن تک اُن کے پاس رہا ۴۱ اور بھی بہت سے لوگ تھے جو اُس کی تعلیم سُن کر اُس پر ایمان لائے۔
۴۲ اُنہوں نے اُس عورت سے کہا: ہم تیری باتیں سُن کر ہی ایمان نہیں لائے بلکہ اب ہم نے اپنے کانوں سے سُن لیا ہے اور ہم جان گئے ہیں کہ یہ آدمی حقیقت میں دنیا کا منجی ہے۔

ایک افسر کے بیٹے کا شفا پانا

۴۳ دو دِن بعد یسُوع پھر گلیل کی سمت چل دیا۔ ۴۴ یسُوع نے خُود ہی بتا دیا تھا کہ کوئی نبی اپنے وطن میں عزّت نہیں پاتا۔
۴۵ جب وہ گلیل میں آیا تو اہلِ گلیل نے اُسے قبُول کیا اِس لیے کہ اُنہوں نے وہ سب کچھ جو اُس نے عیدِ فسح کے موقع پر یروشلیم میں کیا تھا اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا کیونکہ وہ خُود بھی وہاں موجود تھے۔
۴۶ یہ دُوسرا موقع تھا جب وہ قانائے گلیل میں آیا تھا جہاں اُس نے پانی کو مَے میں تبدیل کیا تھا۔ ایک شاہی افسر تھا جس کا بیٹا کفرنحُوم میں بیمار پڑا تھا۔ ۴۷ جب اُس نے سُنا کہ یسُوع یہُودیہ سے گلیل میں آیا ہُوا ہے تو وہ یسُوع کے پاس پہنچا اور درخواست کرنے لگا کہ میرا بیٹا مرنے کے قریب ہے۔ تُو چل کر اُسے شفا دے۔
۴۸ یسُوع نے اُس سے کہا: جب تک تُم لوگ نشان اور عجیب کام نہ دیکھ لو ہرگز ایمان نہ لاؤ گے۔
۴۹ اُس شاہی افسر نے کہا: اَے خداوند! جلدی کر، کہیں ایسا نہ ہو کہ میرا بیٹا مر جائے۔
۵۰ یسُوع نے جواب دیا: رُخصت ہو! تیرا بیٹا سلامت رہے گا۔
اُس نے یسُوع کی بات کا یقین کیا اور وہاں سے چلا گیا۔
۵۱ ابھی وہ راستہ ہی میں تھا کہ اُس کے نوکر اُسے ملے اور کہنے لگے کہ تیرا بیٹا سلامت ہے۔ ۵۲ جب اُس نے پُوچھا کہ میرا بیٹا کس وقت سے اچھا ہونے لگا تھا تو اُنہوں نے بتایا کہ اُس کا بخار کل ساتویں گھنٹے کے قریب اُتر گیا تھا۔
۵۳ تب باپ کو احساس ہُوا کہ عین وہی وقت تھا جب یسُوع نے اُس سے کہا تھا کہ تیرا بیٹا سلامت رہے گا۔ چنانچہ وہ خُود اور اُس کا سارا خاندان یسُوع پر ایمان لایا۔
۵۴ یہ دُوسرا معجزہ تھا جو یسُوع نے یہُودیہ سے آنے کے بعد گلیل میں دکھایا تھا۔

بیتِ حِسدا کے حوض پر ایک مریض کا شفا پانا

۵ اِس کے بعد یسُوع یہُودیوں کی ایک عید کے لیے یروشلیم گیا۔ ۲ یروشلیم میں بھیڑ دروازہ کے پاس ایک حوض ہے جو عبرانی زبان میں بیتِ حِسدا کہلاتا ہے اور پانچ برآمدوں سے گھرا ہُوا ہے۔ ۳ اِن برآمدوں میں بہت سے اپاہج جو اندھے، لنگڑے اور مفلوج تھے' پڑے پڑے پانی کے ہلنے کا اِنتظار کرتے تھے ۴ کیونکہ خداوند کا فرشتہ کسی وقت نیچے اُتر کر پانی ہلاتا تھا اور پانی کے ہلتے ہی جو کوئی پہلے حوض میں اُتر جاتا تھا وہ تندرست ہو جاتا تھا خواہ وہ کسی بھی مرض کا شکار ہو۔
۵ وہاں ایک ایسا آدمی بھی پڑا ہُوا تھا جو اڑتیس برس سے اپاہج

تھا۔

۶ جب یسُوعؔ نے اُسے وہاں پڑا دیکھا اور جان لیا کہ وہ ایک مُدّت سے اُسی حالت میں ہے تو اُس نے پُوچھا: کیا تُو تندرست ہونا چاہتا ہے؟

۷ اُس اپاہج نے جواب دیا: خداوند! جب پانی ہلایا جاتا ہے تو میرا کوئی نہیں جو حوض میں اُترنے کے لیے میری مدد کر سکے بلکہ میرے حوض تک پہنچتے پہنچتے کوئی اور اُس میں اُتر جاتا ہے۔

۸ یسُوعؔ نے اُس سے کہا: اُٹھ اور اپنی چٹائی اُٹھا اور چل، پھر۔

۹ وہ آدمی اُسی وقت تندرست ہو گیا اور اپنی چٹائی اُٹھا کر چلنے پھرنے لگا۔

یہ واقعہ سبت کے دِن ہُوا تھا۔ ۱۰ یہُودی اُس آدمی سے جو تندرست ہو گیا تھا کہنے لگے: آج سبت کا دِن ہے اور شریعت کے مطابق تیرا چٹائی اُٹھا کر چلنا روا نہیں۔

۱۱ اُس نے جواب دیا: جس آدمی نے مجھے شفا بخشی اُس نے مجھے حکم دیا تھا کہ اپنی چٹائی اُٹھا کر چل پھر۔

۱۲ اُنہوں نے پُوچھا: کون ہے وہ جس نے تجھے چٹائی اُٹھا کر چلنے پھرنے کا حکم دیا ہے؟

۱۳ شفا پانے والے آدمی کو پتا تک نہ تھا کہ اسے حکم دینے والا کون ہے کیونکہ یسُوعؔ لوگوں کی بھیڑ میں کہیں آگے نکل گیا تھا۔

۱۴ بعد میں یسُوعؔ نے اُس آدمی کو ہیکل میں دیکھ کر اُس سے کہا: دیکھ! اب تُو تندرست ہو گیا ہے، گناہ سے دُور رہنا ورنہ تجھ پر اِس سے بھی بڑی آفت آئے گی۔ ۱۵ اُس نے جا کر یہُودیوں کو بتایا کہ جس نے مجھے تندرست کیا وہ یسُوعؔ ہے۔

بیٹے کے ذریعہ زندگی ملتی ہے

۱۶ یسُوعؔ ایسے معجزے سبت کے دِن بھی کرتا تھا اِس لیے یہُودی اُسے ستانے لگے۔ ۱۷ یسُوعؔ نے اُن سے کہا: میرا باپ اب تک اپنا کام کر رہا ہے اور میں بھی کر رہا ہُوں۔

۱۸ اِس وجہ سے یہُودی اُسے قتل کرنے کی کوشش میں پہلے سے بھی زیادہ سرگرم ہو گئے کیونکہ اُن کے نزدیک یسُوعؔ نہ صرف سبت کے حکم کی خلاف ورزی کرتا تھا بلکہ خدا کو اپنا باپ کہہ کر پُکارتا تھا گویا وہ خدا کے برابر تھا۔

۱۹ یسُوعؔ نے اُنہیں یہ جواب دیا: میں تُم سے سچ سچ کہتا ہُوں کہ بیٹا اپنے طور پر کچھ نہیں کر سکتا۔ وہ وہی کرتا ہے جو وہ اپنے باپ کو کرتے دیکھتا ہے ۲۰ کیونکہ باپ بیٹے کو عزیز رکھتا ہے اور اپنے سارے کام اُسے دکھاتا ہے۔ تمہیں حیرت ہو گی کہ وہ اِن سے بھی بڑے بڑے کام اُسے دکھائے گا۔ ۲۱ کیونکہ جس طرح باپ مُردوں کو اُٹھاتا ہے اور زندگی بخشتا ہے اُسی طرح بیٹا بھی جسے چاہتا ہے اُسے زندگی بخشتا ہے۔

۲۲ باپ کسی کی عدالت نہیں کرتا بلکہ اُس نے عدالت کا سارا کام بیٹے کو سونپ دیا ہے ۲۳ تاکہ سب لوگ بیٹے کو بھی وہی عزّت دیں جو وہ باپ کو دیتے ہیں۔ جو بیٹے کی عزّت نہیں کرتا وہ باپ کی بھی جس نے بیٹے کو بھیجا ہے عزّت نہیں کرتا۔

۲۴ میں تُم سے سچ سچ کہتا ہُوں کہ جو کوئی میرا کلام سُن کر میرے بھیجنے والے پر ایمان لاتا ہے ہمیشہ کی زندگی اُسی کی ہے اور اُس پر سزا کا حکم نہیں ہوتا بلکہ وہ مَوت سے بچ کر زندگی سے جا ملتا ہے۔ ۲۵ میں تُم سے سچ کہتا ہُوں کہ وہ وقت آ رہا ہے بلکہ آ چُکا ہے جب مُردے خدا کے بیٹے کی آواز سُنیں گے اور اُسے سُن کر زندہ رہیں گے۔ ۲۶ کیونکہ جیسے باپ اپنے آپ میں زندگی رکھتا ہے ویسے ہی اُس نے بیٹے کو بھی اپنے میں زندگی رکھنے کا شرف بخشا ہے۔ ۲۷ بلکہ اُس نے عدالت کرنے کا اِختیار بیٹے کو بخش دیا ہے کیونکہ وہ ابنِ آدم ہے۔

۲۸ اِس پر حیران مت ہو! کیونکہ وہ وقت آ رہا ہے جب سارے مُردے اُس کی آواز سُنیں گے اور قبروں سے باہر نکل آئیں گے ۲۹ جنہوں نے نیکی کی ہے وہ زندہ رہیں گے اور جنہوں نے بدی کی ہے وہ سزا پائیں گے۔ ۳۰ میں اپنے آپ کچھ نہیں کر سکتا۔ جیسا سُنتا ہُوں فیصلہ دیتا ہُوں اور میرا فیصلہ برحق ہوتا ہے کیونکہ میں اپنی مرضی کا نہیں بلکہ اپنے بھیجنے والے کی مرضی کا طالب ہُوں۔

خداوند یسُوعؔ کے گواہ

۳۱ اگر میں اپنی گواہی خُود ہی دُوں تو میری گواہی برحق نہیں۔ ۳۲ لیکن ایک اور ہے جو میرے حق میں گواہی دیتا ہے اور میں جانتا ہُوں کہ میرے بارے میں اُس کی گواہی برحق ہے۔

۳۳ تُم نے یُوحنّا کے پاس پیام بھیجا اور اُس نے سچّائی کی گواہی دی۔ ۳۴ میں اپنے بارے میں اِنسان کی گواہی منظور نہیں کرتا لیکن اِن باتوں کا ذکر اِس لیے کرتا ہُوں کہ تُم نجات پاؤ۔

۳۵ یُوحنّا ایک چراغ تھا جو جلا اور روشنی دینے لگا اور تُم نے کچھ عرصہ کے لیے اُسی کی روشنی سے فیض پانا بہتر سمجھا۔

۳۶ میرے پاس یُوحنّا کی گواہی سے بڑی گواہی موجود ہے کیونکہ جو کام خدا نے مجھے انجام دینے کے لیے سونپے ہیں اور جنہیں میں انجام دے رہا ہُوں وہ میرے گواہ ہیں کہ مجھے باپ

نے بھیجا ہے۔ ۳۷ اور باپ جس نے مجھے بھیجا ہے خُود اُسی نے میرے حق میں گواہی دی ہے۔ تُم نے نہ تو کبھی اُس کی آواز سُنی ہے نہ ہی اُس کی صورت دیکھی ہے۔ ۳۸ نہ ہی اُس کا کلام تمہارے دلوں میں قائم رہتا ہے۔ کیونکہ جسے باپ نے بھیجا ہے تُم اُس کا یقین نہیں کرتے۔ ۳۹ تُم پاک کلام کا بڑا گہرا مطالعہ کرتے ہو کیونکہ تُم سمجھتے ہو کہ اُس میں تمہیں ہمیشہ کی زندگی ملے گی۔ یہی پاک کلام میرے حق میں گواہی دیتا ہے۔ ۴۰ پھر بھی تُم زندگی پانے کے لیے میرے پاس آنے سے اِنکار کرتے ہو۔

۴۱ میں آدمیوں کی تعریف کا محتاج نہیں ۴۲ کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ تمہارے دلوں میں خُدا کے لیے کوئی محبّت نہیں۔ ۴۳ میں اپنے باپ کے نام سے آیا ہُوں اور تُم مجھے قبُول نہیں کرتے لیکن اگر کوئی اپنے ہی نام سے آئے تو تُم اُسے قبُول کر لوگے۔ ۴۴ تُم ایک دُوسرے سے عزّت پانا چاہتے ہو اور جو عزّت خدائے واحد کی طرف سے ملتی ہے اُسے حاصل کرنا نہیں چاہتے، تُم کیسے ایمان لا سکتے ہو؟

۴۵ یہ مت سمجھو کہ میں باپ کے سامنے تمہیں مجرم ٹھہراؤں گا۔ تمہیں مجرم ٹھہرانے والا تو مُوسیٰ ہے جس سے تمہاری اُمیدیں وابستہ ہیں۔ ۴۶ اگر تُم مُوسیٰ کا یقین کرتے ہو تو میرا بھی کرتے، اِس لیے کہ اُس نے میرے بارے میں لکھا ہے ۴۷ لیکن جب تُم اُس کی لکھی ہُوئی باتوں کا یقین نہیں کرتے تو میرے مُنہ سے نکلی ہُوئی باتوں کا کیسے یقین کروگے؟

خداوند یسُوع کا پانچ ہزار کو کھلانا

۶ کچھ دیر بعد یسُوع کشتی کے ذریعہ گلیل کی جھیل یعنی تبریاس کی جھیل کے اُس پار گیا۔ ۲ لوگوں کی ایک بڑی بھیڑ اُس کے پیچھے تھی کیونکہ وہ لوگ بیماروں کو شفا دینے کے لیے معجزے جو اُس نے کیے تھے دیکھ چکے تھے۔ ۳ یسُوع اپنے شاگردوں کے ساتھ ایک پہاڑی پر جا بیٹھا۔ ۴ یہودیوں کی عید فسح نزدیک تھی۔

۵ جب یسُوع نے نظر اُٹھائی تو ایک بڑی بھیڑ کو اپنی طرف آتے دیکھا۔ اُس نے فلپُّس سے کہا: ہم اِن لوگوں کے لیے کھانے کے لیے روٹیاں کہاں سے مول لائیں؟ ۶ یسُوع نے محض آزمانے کے لیے اُسے یہ کہا تھا کیونکہ اُس نے پہلے ہی سے سوچ رکھا تھا کہ وہ کیا کرنے والا ہے۔

۷ فلپُّس نے اُسے جواب دیا: اِن لوگوں کے کھانے کے لیے روٹیاں مول لینے کے لیے دو سَو دینار بھی ہوں تو کافی نہ ہوں گے۔

۸ یسُوع کے شاگردوں میں سے ایک شاگرد اِندریاس جو شمعُون پطرس کا بھائی تھا بول اُٹھا کہ ۹ یہاں ایک لڑکا ہے جس کے پاس جَو کی پانچ روٹیاں اور دو چھوٹی مچھلیاں ہیں۔ لیکن اِن سے کیا ہوگا؟

۱۰ یسُوع نے کہا کہ لوگوں کو بٹھا دو۔ وہاں کافی گھاس تھی چنانچہ وہ لوگ جو پانچ ہزار کے قریب تھے، نیچے بیٹھ گئے۔ ۱۱ یسُوع نے وہ روٹیاں ہاتھ میں لے کر خدا کا شکر ادا کیا اور بیٹھے ہُوئے لوگوں میں اُن کی ضرورت کے مطابق بانٹ دیں۔ یہی اُس نے مچھلیوں کے ساتھ بھی کیا۔

۱۲ جب لوگ پیٹ بھر کر کھا چکے تو اُس نے اپنے شاگردوں سے کہا کہ بچے ہُوئے ٹکڑوں کو جمع کر لو، کچھ بھی ضائع نہ ہونے پائے ۱۳ پس اُنہوں نے جَو کی روٹیوں کے بچے ہُوئے ٹکڑوں کو جمع کیا اور اُن سے بارہ ٹوکریاں بھر لیں۔

۱۴ جب لوگوں نے یسُوع کا معجزہ دیکھا تو کہنے لگے: یقیناً یہی وہ نبی ہے جو دنیا میں آنے والا تھا۔ ۱۵ یسُوع کو معلوم ہو گیا تھا کہ وہ اُسے بادشاہ بننے پر مجبُور کریں گے اِس لیے وہ تنہا ایک پہاڑ کی طرف روانہ ہو گیا۔

خداوند یسُوع کا پانی پر چلنا

۱۶ جب شام ہُوئی تو اُس کے شاگرد جھیل پر پہنچے ۱۷ اور کشتی میں بیٹھ کر جھیل کے پار کفرنحُوم کے لیے روانہ ہو گئے۔ اندھیرا ہو چُکا تھا اور یسُوع اُن کے بیچ میں نہ تھا۔ ۱۸ اچانک آندھی چلی اور جھیل میں موجیں اُٹھنے لگیں۔ وہ کشتی کو کھیتے کھیتے تین چار میل آگے نکل گئے تھے۔ ۱۹ تب اُنہوں نے یسُوع کو پانی پر چلتے ہُوئے اور کشتی کی طرف آتے دیکھا اور نہایت ہی ڈر گئے۔ ۲۰ لیکن یسُوع نے اُن سے کہا: ڈرو مت، میں ہُوں۔ ۲۱ اُنہوں نے یسُوع کو کشتی میں سوار کر لیا اور اُن کی کشتی اُسی وقت دُوسرے کنارے جا پہنچی جہاں وہ جا رہے تھے۔

۲۲ اگلے دِن اُس ہجُوم نے جو جھیل کے پار کھڑا تھا دیکھا کہ وہاں صرف ایک ہی کشتی ہے، وہ سمجھ گئے کہ یسُوع اپنے شاگردوں کے ساتھ کشتی پر سوار نہیں ہُوا تھا اور اُس کے شاگرد اُس کے بغیر ہی چلے گئے تھے۔ ۲۳ تب تبریاس کی طرف سے کچھ کشتیاں وہاں کنارے آ لگیں۔ یہ وہ جگہ تھی جہاں خداوند نے شکر ادا کر کے لوگوں کو روٹی کھلائی تھی۔ ۲۴ جب لوگوں نے دیکھا کہ یسُوع ہی وہاں ہے نہ اُس کے شاگرد تو وہ خود اُن کشتیوں میں بیٹھ کر یسُوع کی

جُستجُو میں کفرنحُوم کی طرف روانہ ہو گئے۔

زندگی کی روٹی

۲۵ تب وہ یسُوعؔ کو جھیل کے پار دیکھ کر پُوچھنے لگے: ربّی! تُو یہاں کب پہنچا؟

۲۶ یسُوعؔ نے جواب دیا: میں تُم سے سچ سچ کہتا ہُوں کہ تُم مجھے اِس لیے نہیں ڈھونڈتے تھے کہ میرے معجزے دیکھو بلکہ اِس لیے کہ تمہیں پیٹ بھر کھانے کو روٹیاں ملی تھیں۔ ۲۷ اِس خوراک کے لیے جو خراب ہو جاتی ہے دَوڑ دھوپ نہ کرو بلکہ اُس کے لیے جو ہمیشہ کی زندگی تک باقی رہتی ہے جو اِبنِ آدم تمہیں عطا کرے گا کیونکہ خدا باپ نے اُسی پر مہر کی ہے۔

۲۸ تب اُنہوں نے اُس سے پُوچھا کہ خدا کے کام انجام دینے کے لیے ہمیں کیا کرنا چاہئے؟

۲۹ یسُوعؔ نے جواب دیا: خدا کا کام یہ ہے کہ جسے اُس نے بھیجا ہے اُس پر ایمان لاؤ۔

۳۰ تب وہ اُس سے پُوچھنے لگے: تُو اور کون سا معجزہ دکھائے گا جسے دیکھ کر ہم تجھ پر ایمان لائیں؟ ۳۱ ہمارے آبا و اجداد نے بیابان میں منّ کھایا جیسا کہ لکھا ہے کہ خدا نے اُنہیں کھانے کے لیے آسمان سے روٹی بھیجی۔

۳۲ یسُوعؔ نے اُن سے کہا: میں تُم سے سچ سچ کہتا ہُوں کہ وہ روٹی تمہیں آسمان سے مُوسیٰؔ نے نہیں بلکہ میرے باپ نے دی تھی۔ ۳۳ کیونکہ خدا کی روٹی وہ ہے جو آسمان سے اُترتی ہے اور دنیا کو زندگی بخشتی ہے۔

۳۴ اُنہوں نے کہا: اَے خداوند! یہ روٹی ہمیں ہمیشہ دیتا رہ۔

۳۵ یسُوعؔ نے کہا: زندگی کی روٹی میں ہُوں، جو میرے پاس آئے گا کبھی بھُوکا نہ رہے گا اور جو مجھ پر ایمان لائے گا کبھی پیاسا نہ ہوگا۔ ۳۶ لیکن میں تُم سے کہہ چُکا ہُوں کہ تُم نے مجھے دیکھ لیا ہے پھر بھی ایمان نہیں لاتے۔ ۳۷ جو کچھ باپ مجھے دیتا ہے وہ مجھ تک پہنچ جائے گا اور جو کوئی میرے پاس آئے گا، میں اُسے اپنے سے جدا نہ ہونے دُوں گا۔ ۳۸ کیونکہ میں آسمان سے اِس لیے نہیں اُترا کہ اپنی مرضی پُوری کروں بلکہ اِس لیے کہ اپنے بھیجنے والے کی مرضی پر چلوُں۔ ۳۹ اور جس نے مجھے بھیجا ہے اُس کی مرضی یہ ہے کہ میں اُن میں سے کسی کو ہاتھ سے نہ جانے دُوں جنہیں اُس نے مجھے دیا ہے بلکہ سب کو آخری دِن پھر سے زندہ کر دُوں۔ ۴۰ کیونکہ میرے باپ کی مرضی یہ ہے کہ جو کوئی بیٹے کو دیکھے اور اُس پر ایمان لائے وہ ہمیشہ کی زندگی پائے اور میں اُسے آخری دِن پھر سے زندہ کرُوں۔

۴۱ یسُوعؔ نے کہا تھا کہ جو روٹی آسمان سے اُتری میں ہُوں۔ یہ سُن کر یہوُدیوں نے اُس پر بُڑبُڑانا شروع کر دیا۔ ۴۲ وہ کہنے لگے کہ کیا یہ یوُسفؔ کا بیٹا یسُوعؔ نہیں جس کے والدین کو ہم جانتے ہیں؟ اب وہ یہ کیسے کہتا ہے کہ میں آسمان سے اُترا ہُوں؟

۴۳ یسُوعؔ نے اُن سے کہا: آپس میں بڑبُڑانا بند کرو۔ ۴۴ میرے پاس کوئی نہیں آتا جب تک کہ باپ جس نے مجھے بھیجا ہے اُسے کھینچ نہ لائے اور میں اُسے آخری دِن پھر سے زندہ کرُدوں گا۔

۴۵ نبیوں کے صحیفوں میں لکھا ہے کہ خدا اُنہیں علم بخشے گا۔ جو کوئی باپ کی سُنتا ہے اور اُس سے سیکھتا ہے وہ میرے پاس آتا ہے۔ ۴۶ باپ کو کسی نے نہیں دیکھا سِوائے اُس کے جو خدا کی طرف سے ہے۔ صرف اُسی نے باپ کو دیکھا ہے۔ ۴۷ میں تُم سے سچ سچ کہتا ہُوں کہ جو کوئی ایمان لاتا ہے ہمیشہ کی زندگی اُس کی ہے۔ ۴۸ زندگی کی روٹی میں ہُوں۔ ۴۹ تمہارے باپ دادا نے بیابان میں منّ کھایا پھر بھی وہ مر گئے۔ ۵۰ لیکن جو روٹی آسمان سے اُتری ہے یہاں موجُود ہے تاکہ آدمی اُس روٹی میں سے کھائے اور نہ مرے۔ ۵۱ میں وہ زندگی کی روٹی ہُوں جو آسمان سے اُتری ہے۔ اگر کوئی اِس روٹی میں سے کھائے گا تو ہمیشہ زندہ رہے گا۔ یہ روٹی میرا گوشت ہے جو میں ساری دنیا کی زندگی کے لیے دُوں گا۔

۵۲ یہوُدیوں میں جھگڑا شروع ہو گیا اور وہ کہنے لگے: یہ آدمی ہمیں کیسے اپنا گوشت کھانے کے لیے دے سکتا ہے؟

۵۳ یسُوعؔ نے اُن سے کہا: میں تُم سے سچ سچ کہتا ہُوں کہ جب تک تُم اِبنِ آدم کا گوشت نہ کھاؤ اور اُس کا خُون نہ پیو تُم میں زندگی نہیں۔ ۵۴ جو کوئی میرا گوشت کھاتا اور میرا خُون پیتا ہے اُس میں ہمیشہ کی زندگی ہے اور میں اُسے آخری دِن پھر سے زندہ کروں گا۔ ۵۵ اِس لیے کہ میرا گوشت واقعی کھانے کی چیز ہے اور میرا خُون واقعی پینے کی چیز ہے۔ ۵۶ جو کوئی میرا گوشت کھاتا اور میرا خُون پیتا ہے مجھ میں قائم رہتا ہے اور میں اُس میں۔ ۵۷ میرا باپ جس نے مجھے بھیجا ہے زندہ ہے اور میں بھی باپ کی وجہ سے زندہ ہُوں۔ اِسی طرح جو مجھے کھائے گا وہ میری وجہ سے زندہ رہے گا۔ ۵۸ یہی وہ روٹی ہے جو آسمان سے اُتری۔ تمہارے آبا و اجداد نے منّ کھایا پھر بھی مر گئے لیکن جو اِس روٹی کو کھاتا ہے ہمیشہ تک زندہ رہے گا۔ ۵۹ یسُوعؔ نے یہ باتیں اُس وقت کہیں جب وہ کفرنحُوم کے عبادت خانہ میں تعلیم دے رہا تھا۔

بعض شاگردوں کا خداوند یسُوع کو چھوڑ دینا

۶۰ یہ باتیں سُن کر یسُوع کے بہت سے شاگرد کہنے لگے کہ یہ تعلیم بڑی سخت ہے۔ اِسے کون قبُول کرسکتا ہے؟

۶۱ یسُوع نے جان لیا کہ اُس کے شاگرد اِس بات پر آپس میں بڑبڑا رہے ہیں۔ لہٰذا اُس نے اُن سے کہا: کیا تمہیں میری باتوں سے ٹھیس پہنچی ہے؟ ۶۲ اگر تُم ابنِ آدم کو اوپر جاتے دیکھو گے جہاں وہ پہلے تھا تو کیا ہوگا؟ ۶۳ رُوح زندگی بخشتی ہے۔ جسم سے کوئی فائدہ نہیں۔ جو باتیں میں نے تُم سے کہی ہیں وہ رُوح اور زندگی دونوں ہیں۔ ۶۴ پھر بھی تُم میں بعض ایسے ہیں جو ایمان نہیں لائے۔ یسُوع شروع سے جانتا تھا کہ اُن میں کون ایمان نہیں لایا اور کون اُسے پکڑوائے گا۔ ۶۵ پھر یسُوع نے کہا: اِسی لیے میں نے تُم سے کہا تھا کہ میرے پاس کوئی نہیں آتا جب تک کہ باپ اُسے کھینچ نہ لائے۔

۶۶ اِس پر اُس کے کئی شاگرد اُسے چھوڑ کر چلے گئے اور پھر اُس کے پیرو نہ رہے۔

۶۷ تب یسُوع نے اُن بارہ شاگردوں سے پُوچھا: کیا تُم بھی مجھے چھوڑ جانا چاہتے ہو؟

۶۸ شمعُون پطرس نے اُسے جواب دیا: اَے خداوند! ہم کس کے پاس جائیں؟ ہمیشہ کی زندگی کی باتیں تو تیرے ہی پاس ہیں۔ ۶۹ ہم ایمان لائے اور جانتے ہیں کہ تُو ہی خدا کا قدُّوس ہے۔

۷۰ یسُوع نے جواب دیا: میں نے تُم بارہ کو چُن تو لیا ہے لیکن تُم میں سے ایک شخص شیطان ہے۔ ۷۱ اُس کا مطلب شمعُون اِسکریوتی کے بیٹے یہوُداہ سے تھا جو اُن بارہ میں شامل ہونے کے باوجود یسُوع کو پکڑوانے کو تھا۔

خداوند یسُوع اور عیدِ خیام

۷ اس کے بعد یسُوع گلیل میں اِدھر اُدھر گھومتا پھرا۔ وہ یہوُدیہ سے دُور ہی رہنا چاہتا تھا کیونکہ وہاں یہوُدی اُس کے قتل کی کوشش میں تھے۔

۲ یہوُدیوں کی عیدِ خیام نزدیک تھی۔ ۳ یسُوع کے بھائیوں نے اُس سے کہا: یہاں سے نکل کر یہوُدیہ چل دے تاکہ تیرے شاگرد یہ معجزے جو تُو کرتا ہے دیکھ سکیں۔ ۴ جو کوئی اپنی شہرت چاہتا ہے وہ چھُپ کر کام نہیں کرتا۔ تُو یہ معجزے کرتا ہے تو خُود کو دنیا پر ظاہر کر۔ ۵ بات یہ تھی کہ اُس کے بھائی بھی اُس پر ایمان نہ لائے تھے۔

۶ یسُوع نے اُن سے کہا: یہ وقت میرے لیے مناسب نہیں ہے، تمہارے لیے تو ہر وقت مناسب ہے۔ ۷ دنیا تُم سے عداوت نہیں رکھ سکتی لیکن مجھ سے رکھتی ہے کیونکہ میں اُس کے بُرے کاموں کی وجہ سے اُس کے خلاف گواہی دیتا ہُوں۔ ۸ تُم لوگ عید میں چلے جاؤ۔ میرے جانے کا ابھی وقت نہیں آیا۔ ۹ یہ کہہ کر وہ گلیل ہی میں رُکا رہا۔

۱۰ جب اُس کے بھائی عید پر چلے گئے تو وہ خُود بھی لوگوں کی نظروں سے بچتا ہُوا وہاں چلا گیا۔ ۱۱ وہاں عید میں یہوُدی اُس کو ڈھونڈتے اور پُوچھتے پھرتے تھے کہ وہ کہاں ہے؟

۱۲ لوگوں میں اُس کے بارے میں بڑی سرگوشیاں ہو رہی تھیں۔ بعض کہتے تھے کہ وہ نیک آدمی ہے۔ بعض کا کہنا تھا کہ وہ لوگوں کو گمراہ کر رہا ہے۔ ۱۳ لیکن یہوُدیوں کے خوف کی وجہ سے کوئی اُس کے بارے میں کھُل کر بات نہیں کرتا تھا۔

خداوند یسُوع کا تعلیم دینا

۱۴ جب عید کے آدھے دِن گزر گئے تو یسُوع ہیکل میں گیا اور وہیں تعلیم دینے لگا۔ ۱۵ یہوُدی متعجب ہو کر کہنے لگے: اِس آدمی نے بغیر سیکھے اتنا علم کہاں سے حاصل کرلیا؟

۱۶ یسُوع نے جواب دیا: یہ تعلیم میری اپنی نہیں ہے بلکہ یہ مجھے میرے بھیجنے والے کی طرف سے حاصل ہُوئی ہے۔ ۱۷ اگر کوئی خدا کی مرضی پر چلنا چاہے تو اُسے معلوم ہو جائے گا کہ یہ تعلیم خدا کی طرف سے ہے یا میری اپنی طرف سے۔ ۱۸ جو کوئی اپنی طرف سے کچھ کہتا ہے وہ اپنی عزّت کا بھُوکا ہوتا ہے لیکن جو اپنے بھیجنے ولے کی عزّت چاہتا ہے وہ سچّا ہے اور اُس میں ناراستی نہیں پائی جاتی۔ تُم کیوں مجھے ہلاک کرنے پر تُلے ہُوئے ہو؟ ۱۹ کیا مُوسیٰ نے تمہیں شریعت نہیں دی؟ لیکن تُم میں سے کوئی اُس پر عمل نہیں کرتا۔

۲۰ لوگوں نے کہا: تجھ میں ضرور کوئی بدرُوح ہے۔ کون تجھے ہلاک کرنا چاہتا ہے؟

۲۱ یسُوع نے اُن سے کہا: میں نے ایک معجزہ کیا اور تُم تعجب کرنے لگے۔ ۲۲ لیکن مُوسیٰ نے تمہیں ختنہ کرنے کا حکم دیا ہے، حالانکہ تمہارے آباواجداد نے مُوسیٰ سے کہیں پہلے یہ رسم شروع کر دی تھی۔ تُم سبت کے دِن لڑکے کا ختنہ کرتے ہو۔ ۲۳ اگر لڑکے کا ختنہ سبت کے دِن کیا جا سکتا ہے تاکہ مُوسیٰ کی شریعت قائم رہے تو اگر میں نے ایک آدمی کو سبت کے دِن بالکل تندرست کر دیا تو تُم مجھ سے کس لیے ناراض ہو گئے؟ ۲۴ صرف ظاہر کو دیکھ کر فیصلہ مت کرو بلکہ اِنصاف سے کام لینا سیکھو۔

کیا خداوند یسُوع ہی مسیح ہیں؟

۲۵ تب یروشلیم کے بعض لوگ پُوچھنے لگے: کیا یہ وہی آدمی تو نہیں جس کے قتل کی کوشش ہو رہی ہے؟ ۲۶ دیکھو وہ اعلانیہ تعلیم دیتا ہے اور اُسے کوئی کچھ نہیں کہتا۔ کیا ہمارے سرداروں نے بھی تسلیم کر لیا ہے کہ یہی مسیح ہے؟ ۲۷ ہم جانتے ہیں کہ یہ آدمی کہاں کا ہے، لیکن جب مسیح ظاہر ہوگا تو کوئی نہ جانے گا کہ وہ کہاں سے آیا ہے۔

۲۸ یسُوع نے ہیکل میں تعلیم دیتے وقت پُکار کر کہا: ہاں تُم مجھے جانتے ہو اور یہ بھی جانتے ہو کہ میں کہاں کا ہُوں۔ میں اپنی مرضی سے نہیں آیا لیکن جس نے مجھے بھیجا ہے وہ سچّا ہے۔ تُم اُسے نہیں جانتے۔ ۲۹ لیکن میں اُسے جانتا ہُوں کیونکہ میں اُس کی طرف سے ہُوں اور اُسی نے مجھے بھیجا ہے۔

۳۰ اِس پر اُنہوں نے اُسے پکڑنے کی کوشش کی لیکن کوئی اُس پر ہاتھ نہ ڈال سکا کیونکہ ابھی اُس کا وقت نہیں آیا تھا۔ ۳۱ مگر بھیڑ میں سے کئی لوگ اُس پر ایمان لائے اور کہنے لگے: جب مسیح آئے گا تو کیا وہ اِس آدمی کے معجزوں سے زیادہ معجزے دکھائے گا؟

۳۲ جب فریسیوں نے لوگوں کو یسُوع کے بارے میں سرگوشیاں کرتے دیکھا تو اُنہوں نے اور سردار کاہنوں نے ہیکل کے سپاہیوں کو بھیجا کہ اُسے گرفتار کر لیں۔

۳۳ یسُوع نے کہا: میں کچھ عرصہ تمہارے پاس ہُوں۔ پھر میں اپنے بھیجنے والے کے پاس چلا جاؤں گا۔ ۳۴ تُم مجھے ڈھونڈو گے لیکن پا نہ سکو گے اور جہاں میں ہُوں تُم نہیں آ سکتے۔

۳۵ یہُودی آپس میں کہنے لگے: یہ آدمی کہاں چلا جائے گا کہ ہم اُسے ڈھونڈ نہ پائیں گے؟ کیا وہ ہمارے لوگوں کے پاس جو یُونانیوں کے درمیان اِدھر اُدھر بسے ہُوئے ہیں چلا جائے گا تاکہ یُونانیوں کو بھی تعلیم دے سکے؟ ۳۶ جب اُس نے کہا تھا کہ تُم مجھے ڈھونڈو گے مگر پا نہ سکو گے اور جہاں میں ہُوں تُم نہیں آ سکتے تو اُس کا کیا مطلب تھا؟

۳۷ عید کے آخری اور خاص دِن یسُوع کھڑا ہُوا اور پُکار پُکار کر کہنے لگا: اگر کوئی پیاسا ہے تو میرے پاس آئے اور پیئے۔ ۳۸ جو کوئی مجھ پر ایمان لاتا ہے اُس میں جیسا کہ پاک کلام میں لکھا ہے، ”زندگی کے پانی کی ندیاں جاری ہو جائیں گی۔“ ۳۹ اِس سے اُس کا مطلب تھا 'پاک رُوح' جو اُس پر ایمان لانے والوں پر نازل ہونے والا تھا۔ پاک رُوح ابھی نازل نہ ہُوا تھا کیونکہ یسُوع ابھی اپنے آسمانی جلال کو نہ پہنچا تھا۔

۴۰ یہ باتیں سُن کر بعض لوگ کہنے لگے کہ یہ آدمی واقعی نبی ہے۔ ۴۱ بعض نے کہا کہ یہ مسیح ہے۔

بعض نے کہا کہ مسیح گلیل سے کیسے آ سکتا ہے؟ ۴۲ کیا پاک کلام میں نہیں لکھا کہ مسیح داؤد کی نسل سے ہوگا اور بیت لحم میں پیدا ہوگا جہاں کا داؤد تھا۔ ۴۳ پس لوگوں میں یسُوع کے بارے میں اختلاف پیدا ہو گیا۔ ۴۴ اُن میں سے بعض اُسے پکڑنا چاہتے تھے لیکن کسی نے اُس پر ہاتھ نہ ڈالا۔

یہُودی سردار خداوند یسُوع کو ٹھکرا دیتے ہیں

۴۵ جب ہیکل کے سپاہی، فریسیوں اور سردار کاہنوں کے پاس لوٹے تو اُنہوں نے سپاہیوں سے پُوچھا کہ تُم اُسے گرفتار کر کے کیوں نہیں لائے؟

۴۶ سپاہیوں نے کہا: جیسا کلام اُس کے مُنہ سے نکلتا ہے ویسا کسی بشر کے مُنہ سے کبھی نہیں نکلا۔

۴۷ اُنہوں نے کہا: کیا تُم بھی اُس کے فریب میں آ گئے؟ ۴۸ کیا سردار کاہنوں اور فریسیوں میں سے بھی کوئی اُس پر ایمان لایا ہے؟ ۴۹ کوئی نہیں۔ لیکن عام لوگ شریعت سے قطعاً واقف نہیں، اُن پر لعنت ہو۔

۵۰ نیکُودیمُس جو یسُوع سے پہلے مل چُکا تھا اور جو اُن ہی میں سے تھا، پُوچھنے لگا: ۵۱ کیا ہماری شریعت کسی شخص کو مجرم ٹھہراتی ہے جب تک کہ اُس کی بات نہ سُنی جائے اور یہ نہ معلوم کر لیا جائے کہ اُس نے کیا کِیا ہے؟

۵۲ اُنہوں نے جواب دیا: کیا تُو بھی گلیل کا ہے؟ تحقیق کر اور دیکھ کہ گلیل میں سے کوئی نبی برپا نہیں ہوگا۔

۵۳ تب وہ اُٹھے اور اپنے اپنے گھر چلے گئے۔

پہلا پتھر

۸ اِس کے بعد یسُوع کوہِ زیتون پر چلا گیا۔ ۲ صبح ہوتے ہی وہ ہیکل میں پھر آ گیا اور سب لوگ اُس کے پاس جمع ہو گئے۔ تب وہ بیٹھ گیا اور اُنہیں تعلیم دینے لگا۔ ۳ اِتنے میں شریعت کے اُستاد اور فریسی ایک عورت کو لائے جو زِنا کرتی ہُوئی پکڑی گئی تھی۔ اُنہوں نے اُسے بیچ میں کھڑا کر دیا اور یسُوع سے کہا: ۴ اَے اُستاد! یہ عورت زِنا کرتی ہُوئی پکڑی گئی ہے۔ ۵ مُوسیٰ نے توریت میں ہمیں حکم دیا ہے کہ ایسی عورتوں کو سنگسار کریں، اب تُو کیا کہتا ہے؟ ۶ وہ یہ سوال محض اُسے آزمانے کے لیے پُوچھ رہے تھے تاکہ کسی سبب سے اُس پر اِلزام لگا سکیں۔

لیکن یسُوع جھُک کر اپنی اُنگلی سے زمین پر کچھ لکھنے لگا۔ ۷ جب وہ سوال کرنے سے باز نہ آئے تو اُس نے سر اُٹھا کر اُن

سے کہا: تُم میں جو بے گناہ ہے وہی اِس عورت پر سب سے پہلے پتّھر پھینکے! ۸ وہ پھر جُھک کر زمین پر کچھ لکھنے لگا۔

۹ یہ سُن کر سب چھوٹے بڑے ایک ایک کر کے کِھسکنے لگے یہاں تک کہ یسُوعؔ وہاں اکیلا رہ گیا۔ ۱۰ تب یسُوعؔ نے سیدھے ہو کر اُس سے پُوچھا: اَے عورت! یہ لوگ کہاں گئے؟ کیا کسی نے تجھے مجرم نہیں ٹھہرایا؟

۱۱ اُس نے کہا: اَے خداوند! کسی نے نہیں۔ تب یسُوعؔ نے کہا میں بھی تجھے مجرم نہیں ٹھہراتا۔ رُخصت ہو اور آیندہ گناہ سے دُور رہنا۔

خداوند یسُوعؔ کا اِختیار

۱۲ جب یسُوعؔ نے لوگوں سے پھر کلام کیا تو کہا: میں دنیا کا نُور ہُوں، جو کوئی میری پیروی کرتا ہے وہ کبھی اندھیرے میں نہ چلے گا بلکہ زندگی کا نُور پائے گا۔

۱۳ فرِیسیوں نے اُس سے کہا: تُو آپ اپنے ہی حق میں گواہی دیتا ہے، تیری گواہی جھُوٹی ہے۔

۱۴ یسُوعؔ نے جواب دیا: اگر میں اپنے ہی حق میں گواہی دیتا ہُوں تو بھی میری گواہی سچّی ہے کیونکہ میں جانتا ہُوں کہ کہاں سے آیا ہُوں اور کہاں جاتا ہُوں۔ لیکن تُمہیں کیا معلوم کہ میں کہاں سے آیا ہُوں اور کہاں جاتا ہُوں۔ ۱۵ تُم صورت دیکھ کر فیصلہ کرتے ہو، میں کسی کے بارے میں فیصلہ نہیں کرتا۔ ۱۶ لیکن اگر کروں بھی تو میرا فیصلہ صحیح ہوگا کیونکہ میں تنہا نہیں بلکہ باپ جس نے مجھے بھیجا ہے میرے ساتھ ہے۔ ۱۷ تمہاری توریت میں لکھا ہے کہ دو آدمیوں کی گواہی سچّی ہوتی ہے۔ ۱۸ میں ہی اپنی گواہی نہیں دیتا بلکہ میرا دُوسرا گواہ آسمانی باپ ہے جس نے مجھے بھیجا ہے۔

۱۹ تب اُنہوں نے اُس سے پُوچھا: تیرا باپ کہاں ہے؟

یسُوعؔ نے جواب دیا: تُم مجھے ہی جانتے ہو نہ میرے باپ کو۔ اگر تُم نے مجھے جانا ہوتا تو میرے باپ کو بھی جانتے۔ ۲۰ اُس نے یہ باتیں ہیکل میں تعلیم دیتے وقت اُس جگہ کہیں جہاں نذرانے جمع کیے جاتے تھے۔ لیکن کسی نے اُسے نہ پکڑا کیونکہ ابھی اُس کا وقت نہ آیا تھا۔

۲۱ یسُوعؔ نے پھر کہا: میں جاتا ہُوں اور تُم مجھے ڈھُونڈو گے اور اپنے گناہ میں مرو گے۔ جہاں میں جاتا ہُوں تُم وہاں نہیں آسکتے۔

۲۲ اِس پر یہوُدی کہنے لگے: کیا وہ اپنے آپ کو مار ڈالے گا؟ کیا وہ اِسی لیے یہ کہتا ہے کہ جہاں میں جاتا ہُوں تُم نہیں آسکتے؟

۲۳ یسُوعؔ نے اُن سے کہا: تُم نیچے سے یعنی زمین کے ہو، میں اوپر کا ہُوں۔ تُم اِس دنیا کے ہو، میں اِس دنیا کا نہیں ہُوں۔ ۲۴ میں نے تمہیں بتا دیا کہ تُم اپنے گناہ میں مرو گے۔ اگر تمہیں یقین نہیں آتا کہ میں وہی ہُوں تو تُم ضرور اپنے گناہوں میں مرو گے۔

۲۵ اُنہوں نے پُوچھا: تُو کون ہے؟

یسُوعؔ نے جواب دیا: میں وہی ہُوں جو شروع سے تمہیں کہتا آ رہا ہُوں۔ ۲۶ مجھے تمہارے بارے میں بہت کچھ کہنا اور فیصلہ کرنا ہے۔ لیکن میرا بھیجنے والا سچّا ہے اور جو کچھ میں نے اُس سے سُنا ہے وہی دنیا کو بتاتا ہُوں۔

۲۷ وہ نہ سمجھے کہ وہ اُنہیں اپنے آسمانی باپ کے بارے میں بتا رہا ہے۔ ۲۸ لہٰذا یسُوعؔ نے کہا: جب تُم اِبنِ آدم کو اوپر یعنی صلیب پر چڑھاؤ گے تب تمہیں معلوم ہوگا کہ میں وہی ہُوں۔ میں اپنی طرف سے کچھ نہیں کرتا بلکہ وہی کہتا ہُوں جو باپ نے مجھے سکھایا ہے۔ ۲۹ اور جس نے مجھے بھیجا ہے وہ میرے ساتھ ہے۔ اُس نے مجھے اکیلا نہیں چھوڑا، کیونکہ میں ہمیشہ وہی کرتا ہُوں جو اُسے پسند آتا ہے۔ ۳۰ یسُوعؔ یہ باتیں کہہ ہی رہا تھا کہ بہت سے لوگ اُس پر ایمان لے آئے۔

ابرہامؔ کی اولاد

۳۱ یسُوعؔ نے اُن یہوُدیوں سے جو اُس پر ایمان لائے تھے کہا: اگر تُم میری تعلیم پر قائم رہو گے تو حقیقت میں میرے شاگرد ہو گے۔ ۳۲ تب تُم سچّائی کو جان جاؤ گے اور سچّائی تمہیں آزاد کرے گی۔

۳۳ اُنہوں نے جواب دیا: ہم ابرہامؔ کی اولاد ہیں اور کبھی کسی کی غلامی میں نہیں رہے۔ تُو کیسے کہتا ہے کہ ہم آزاد کر دیئے جائیں گے۔

۳۴ یسُوعؔ نے جواب دیا: میں تُم سے سچ سچ کہتا ہُوں کہ جو کوئی گناہ کرتا ہے وہ گناہ کا غلام ہے ۳۵ غلام مالک کے گھر میں ہمیشہ نہیں رہتا لیکن بیٹا ہمیشہ رہتا ہے۔ ۳۶ اِس لیے اگر بیٹا تمہیں آزاد کرے گا تو تُم حقیقت میں آزاد ہو گے۔ ۳۷ میں جانتا ہُوں کہ تُم ابرہامؔ کی اولاد ہو، پھر بھی تُم مجھے مار ڈالنا چاہتے ہو کیونکہ تمہارے دلوں میں میرے کلام کے لیے کوئی جگہ نہیں۔ ۳۸ میں نے جو کچھ باپ کے یہاں دیکھا ہے تمہیں بتا رہا ہُوں۔ تُم بھی وہی کرتے ہو جو تُم نے اپنے باپ سے سُنا ہے۔

۳۹ اُنہوں نے کہا ہمارا باپ تو ابرہامؔ ہے۔

یسُوعؔ نے کہا: اگر تُم ابرہامؔ کی اولاد ہوتے تو ابرہامؔ کے سے کام بھی کرتے۔ ۴۰ لیکن اب تو تُم مجھ ایسے آدمی کو ہلاک کر دینے کا

اِرادہ کر چُکے ہو جس نے تمہیں وہ حق بات بتائی جو اُس نے خدا سے سُنی۔ ابرہام نے ایسا کبھی نہیں کیا۔ ۴۱ تُم وہی کُچھ کرتے ہو جو تمہارا باپ کرتا ہے۔

اُنہوں نے کہا: ہم ناجائز اولاد نہیں۔ ہمارا باپ ایک ہی ہے یعنی خدا۔

اِبلیس اور اُس کی اولاد

۴۲ یسُوع نے اُن سے کہا: اگر خدا تمہارا باپ ہوتا تو تُم مجھ سے محبّت کرتے، اِس لیے کہ میرا ظہُور خدا میں سے ہُوا ہے اور اب میں یہاں موجود ہُوں۔ میں اپنے آپ نہیں آیا بلکہ اُس نے مجھے بھیجا ہے۔ ۴۳ تُم میری باتیں کیوں نہیں سمجھتے؟ اِس لیے کہ میرے کلام کو سُنتے نہیں۔ ۴۴ تُم اپنے باپ یعنی اِبلیس کے ہو اور اپنے باپ کی مرضی پر چلنا چاہتے ہو۔ وہ شروع ہی سے خُون کرتا آیا ہے اور کبھی سچّائی پر قائم نہیں رہا کیونکہ اُس میں نام کو بھی سچّائی نہیں۔ جب وہ جھوٹ بولتا ہے تو اپنی ہی سی کہتا ہے کیونکہ وہ جھوٹا ہے اور جھوٹ کا باپ ہے۔ ۴۵ چونکہ میں سچ بولتا ہُوں، اِس لیے تُم میرا یقین نہیں کرتے۔ ۴۶ تُم میں کوئی ہے جو مجھ میں گناہ ثابت کر سکے؟ اگر میں سچ بولتا ہُوں تو تُم میرا یقین کیوں نہیں کرتے؟ ۴۷ جو خدا کا ہوتا ہے وہ خدا کی باتیں سُنتا ہے۔ چونکہ تُم خدا کے نہیں، اِس لیے سُنتے نہیں۔

خداوند یسُوع اور ابرہام

۴۸ یہُودیوں نے اُسے جواب دیا: اگر ہم کہتے ہیں کہ تُو سامری ہے اور تجھ میں بدرُوح ہے تو کیا یہ ٹھیک نہیں؟

۴۹ یسُوع نے کہا: مجھ میں بدرُوح نہیں مگر میں اپنے باپ کی عزّت کرتا ہُوں اور تُم میری بےعزّتی کرتے ہو۔ ۵۰ لیکن میں اپنی عزّت نہیں چاہتا۔ ہاں ایک ہے جو چاہتا ہے اور وہی فیصلہ کرتا ہے۔ ۵۱ میں تُم سے سچ سچ کہتا ہُوں کہ جو کوئی میرے کلام پر عمل کرتا ہے وہ مَوت کا مُنہ کبھی نہ دیکھے گا۔

۵۲ یہ سُن کر یہُودی کہنے لگے: اب ہمیں معلوم ہو گیا کہ تجھ میں بدرُوح ہے۔ ابرہام مر گیا اور دُوسرے نبی بھی۔ مگر تُو کہتا ہے کہ جو کوئی میرے کلام پر عمل کرے گا وہ مَوت کا مُنہ کبھی نہ دیکھے گا۔ ۵۳ کیا تُو ہمارے باپ ابرہام سے بھی بڑا ہے۔ وہ مر گیا اور نبی بھی مر گئے۔ تُو اپنے آپ کو کیا سمجھتا ہے؟

۵۴ یسُوع نے جواب دیا: اگر میں اپنی تعریف آپ کروں تو وہ تعریف کس کام کی؟ میرا باپ جسے تُم اپنا خدا کہتے ہو، وہی میری تعریف کرتا ہے۔ ۵۵ تُم اُسے نہیں جانتے مگر میں جانتا ہُوں۔ اگر کہوں کہ نہیں جانتا تو تمہاری طرح جھُوٹا ٹھہروں گا۔ لیکن میں اُسے جانتا ہُوں اور اُس کے کلام پر عمل کرتا ہُوں۔ ۵۶ تمہارے باپ ابرہام کو بڑی خوشی سے میرے دِن کے دیکھنے کی اُمید تھی۔ اُس نے وہ دِن دیکھ لیا اور خُوش ہو گیا۔

۵۷ یہُودیوں نے اُس سے کہا: تیری عمر تو ابھی پچاس سال کی بھی نہیں ہُوئی۔ کیا تُو نے ابرہام کو دیکھا ہے؟

۵۸ یسُوع نے جواب دیا: میں تُم سے سچ سچ کہتا ہُوں کہ ابرہام کے پیدا ہونے سے پہلے میں ہُوں۔ ۵۹ اِس پر اُنہوں نے پتھّر اُٹھائے کہ اُسے سنگسار کریں لیکن یسُوع اُن کی نظروں سے بچ کر ہیکل سے نکل گیا۔

ایک پیدایشی اندھے کا بینائی پانا

۹ جب وہ جا رہا تھا تو اُس نے ایک آدمی کو دیکھا جو پیدایشی اندھا تھا۔ ۲ اُس کے شاگردوں نے اُس سے پُوچھا: ربّی! کس نے گناہ کیا تھا، اِس نے یا اِس کے والدین نے جو یہ اندھا پیدا ہُوا۔

۳ یسُوع نے کہا: نہ تو اِس آدمی نے گناہ کیا تھا نہ اِس کے والدین نے۔ لیکن یہ اِس لیے اندھا پیدا ہُوا کہ خدا کا کام اِس کی زندگی میں ظاہر ہو۔ ۴ جس نے مجھے بھیجا ہے اُس کا کام ہمیں دِن ہی دِن میں کرنا لازم ہے۔ وہ رات آ رہی ہے جس میں کوئی شخص کام نہ کر سکے گا۔ ۵ جب تک میں دنیا میں ہُوں دُنیا کا نُور ہُوں۔

۶ یہ کہہ کر اُس نے زمین پر تھُوک کر مٹّی سانی اور اُس آدمی کی آنکھوں پر لگا دی ۷ اور اُس سے کہا: جا، سِلوام کے حَوض میں دھو لے (سِلوام کا مطلب ہے بھیجا ہُوا)۔ لہٰذا وہ آدمی چلا گیا۔ اُس نے اپنی آنکھیں دھوئیں اور بینا ہو کر واپس آیا۔

۸ اُس کے پڑوسی اور دُوسرے لوگ جنہوں نے پہلے اُسے بھیک مانگتے دیکھا تھا، کہنے لگے: کیا یہ وہی آدمی نہیں جو بیٹھا بھیک مانگا کرتا تھا؟

بعض نے کہا کہ ہاں وہی ہے۔

۹ بعض نے کہا: نہیں، مگر اُس کا ہم شکل ضرور ہے۔

لیکن اُس آدمی نے کہا کہ میں وہی اندھا ہُوں۔

۱۰ اُنہوں نے اُس سے پُوچھا: پھر تیری آنکھیں کیسے کھُل گئیں؟

۱۱ اُس نے جواب دیا: لوگ جسے یسُوع کہتے ہیں، اُس نے مٹّی سانی اور میری آنکھوں پر لگائی اور کہا کہ جا اور سِلوام کے حَوض میں آنکھیں دھو لے۔ لہٰذا میں گیا اور دھو کر بینا ہو گیا۔

۱۲ اُنہوں نے اُس سے پُوچھا: وہ آدمی کہاں ہے؟
اُس نے کہا: میں نہیں جانتا۔

فریسیوں کا تفتیش کرنا

۱۳ لوگ اُس آدمی کو جو پہلے اندھا تھا فریسیوں کے پاس لائے۔ ۱۴ جس دِن یسُوعؔ نے مٹّی سان کر اندھے کی آنکھیں کھولی تھیں وہ سبّت کا دِن تھا۔ ۱۵ اس لیے فریسیوں نے بھی اُس سے پُوچھا کہ تجھے بینائی کیسے ملی؟ اُس نے جواب دیا کہ یسُوعؔ نے مٹّی سان کر میری آنکھوں پر لگائی، میں نے اُنہیں دھویا اور اب میں بینا ہُوں۔

۱۶ فریسیوں میں سے بعض کہنے لگے: یہ آدمی خدا کی طرف سے نہیں کیونکہ وہ سبّت کے دِن کا احترام نہیں کرتا۔
بعض کہنے لگے: کوئی گنہگار آدمی ایسے معجزے کس طرح دکھا سکتا ہے؟ پس اُن میں اختلاف پیدا ہوگیا۔

۱۷ آخرکار وہ اندھے آدمی کی طرف متوجہ ہوئے اور پُوچھنے لگے کہ جس آدمی نے تیری آنکھیں کھولی ہیں اُس کے بارے میں تیرا کیا خیال ہے؟
اُس نے جواب دیا: وہ ضرور کوئی نبی ہے۔

۱۸ یہودیوں کو ابھی بھی یقین نہ آیا کہ وہ پہلے اندھا تھا اور بینا ہوگیا ہے۔ پس اُنہوں نے اُس کے والدین کو بُلا بھیجا۔ ۱۹ تب اُنہوں نے اُن سے پُوچھا: کیا یہ تمہارا بیٹا ہے جس کے بارے میں تُم کہتے ہو کہ وہ اندھا پیدا ہُوا تھا؟ اب وہ کیسے بینا ہوگیا؟

۲۰ والدین نے جواب دیا: ہم جانتے ہیں کہ وہ ہمارا ہی بیٹا ہے اور یہ بھی کہ وہ اندھا ہی پیدا ہُوا تھا۔ ۲۱ لیکن اب وہ کیسے بینا ہوگیا اور کس نے اُس کی آنکھیں کھولیں یہ ہم نہیں جانتے۔ تُم اُسی سے پُوچھ لو، وہ تو بالغ ہے۔ ۲۲ اُس کے والدین نے یہ اِس لیے کہا تھا کہ یہودیوں سے ڈرتے تھے کیونکہ یہودیوں نے فیصلہ کر رکھا تھا کہ جو کوئی یسُوعؔ کو مسیح کی حیثیت سے قبُول کرے گا عبادت خانہ سے خارج کر دیا جائے گا۔ ۲۳ اِسی لیے اُس کے والدین نے کہا کہ وہ بالغ ہے، اُسی سے پُوچھ لو۔

۲۴ اُنہوں نے اُس آدمی کو جو پہلے اندھا تھا پھر سے بُلایا اور کہا: تجھے خدا کی قسم، سچ بول! ہم جانتے ہیں کہ وہ آدمی گنہگار ہے۔
۲۵ اُس نے جواب دیا: وہ گنہگار ہے یا نہیں، میں نہیں جانتا۔ ایک بات ضرور جانتا ہُوں کہ میں پہلے اندھا تھا لیکن اب دیکھتا ہُوں۔

۲۶ اُنہوں نے اُس سے پُوچھا: اُس نے تیرے ساتھ کیا کیا؟ تیری آنکھیں کیسے کھولیں؟

۲۷ اُس نے جواب دیا: میں تمہیں پہلے ہی بتا چُکا ہُوں لیکن تُم نے سُنا نہیں۔ اب وہی بات پھر سے سُننا چاہتے ہو؟ کیا تمہیں بھی اُس کے شاگرد بننے کا شوق چرّایا ہے؟

۲۸ تب وہ اُسے بُرا بھلا کہنے لگے کہ تُو اُس کا شاگرد ہو گا۔ ہم تو مُوسیٰؔ کے شاگرد ہیں۔ ۲۹ ہم جانتے ہیں کہ خدا نے مُوسیٰؔ سے کلام کیا لیکن جہاں تک اِس آدمی کا تعلق ہے، ہم تو یہ بھی نہیں جانتے کہ یہ کہاں کا ہے۔

۳۰ اُس آدمی نے جواب دیا: یہ بڑی عجیب بات ہے! تُم نہیں جانتے کہ وہ کہاں کا ہے حالانکہ اُس نے میری آنکھیں ٹھیک کر دی ہیں۔ ۳۱ سب جانتے ہیں کہ خدا گنہگاروں کی نہیں سُنتا لیکن اگر کوئی خداپرست ہو اور اُس کی مرضی پر چلے تو اُس کی ضرور سُنتا ہے۔ ۳۲ ایسا کبھی سُننے میں نہیں آیا کہ کسی نے ایک جنم کے اندھے کو بینائی دی ہو۔ ۳۳ اگر یہ آدمی خدا کی طرف سے نہ ہوتا تو کچھ بھی نہیں کر سکتا تھا۔

۳۴ یہ سُن کر اُنہوں نے جواب دیا: تُو جو سراسر گناہ میں پیدا ہُوا، ہمیں کیا سکھاتا ہے؟ یہ کہہ کر اُنہوں نے اُسے باہر نکال دیا۔

روحانی اندھاپن

۳۵ یسُوعؔ نے یہ سُنا کہ فریسیوں نے اُسے عبادت خانہ سے نکال دیا ہے۔ چنانچہ اُسے تلاش کر کے اُس سے پُوچھا: کیا تُو اِبنِ آدم کو جانتا ہے؟

۳۶ اُس نے پُوچھا: اَے خداوند! وہ کون ہے؟ مجھے بتا کہ میں اُس پر ایمان لاؤں۔

۳۷ یسُوعؔ نے کہا: تُو نے اُسے دیکھا ہے اور حقیقت تو یہ ہے کہ جو اِس وقت تجھ سے بات کر رہا ہے وہی ہے۔

۳۸ تب اُس آدمی نے کہا: اَے خداوند! میں ایمان لاتا ہُوں اور اُس نے یسُوعؔ کو سجدہ کیا۔

۳۹ یسُوعؔ نے کہا: میں دنیا کی عدالت کرنے آیا ہُوں تاکہ جو اندھے ہیں دیکھنے لگیں اور جو آنکھوں والے ہیں اندھے ہوجائیں۔

۴۰ بعض فریسی جو اُس کے ساتھ تھے یہ سُن کر پُوچھنے لگے: کیا کہا؟ کیا ہم بھی اندھے ہیں؟

۴۱ یسُوعؔ نے کہا: اگر تُم اندھے ہوتے تو اتنے گنہگار نہ سمجھے جاتے۔ لیکن اب جب کہ تُم کہتے ہو کہ ہماری آنکھیں ہیں تو تمہارا گناہ قائم رہتا ہے۔

اچھّا چرواہا

۱۰ میں تُم سے سچ سچ کہتا ہُوں کہ جو آدمی بھیڑ خانہ میں دروازے سے نہیں بلکہ کسی اور طریقہ سے اندر داخل ہوجاتا ہے وہ چور اور ڈاکُو ہے۔ ۲ لیکن جو دروازہ سے داخل ہوتا ہے وہ بھیڑوں کا چرواہا ہے۔ ۳ دربان اُس کے لیے دروازہ کھول دیتا ہے اور بھیڑیں اُس کی آواز سُنتی ہیں۔ وہ اپنی بھیڑوں کو نام بنام پُکارتا ہے اور اُنہیں باہر لے جاتا ہے۔ ۴ جب وہ اپنی ساری بھیڑوں کو باہر نکال چُکتا ہے تو اُن کے آگے آگے چلتا ہے اور اُس کی بھیڑیں اُس کے پیچھے پیچھے چلنے لگتی ہیں، اِس لیے کہ وہ اُس کی آواز پہچانتی ہیں۔ ۵ وہ کسی اجنبی کے پیچھے کبھی نہ جائیں گی بلکہ سچ تو یہ ہے کہ اُس سے دُور بھاگیں گی کیونکہ وہ کسی غیر کی آواز کو نہیں پہچانتیں۔ ۶ یسُوعؔ نے اُنہیں یہ تمثیل سُنائی لیکن وہ نہ سمجھے کہ اِس کا مطلب کیا ہے۔

۷ چنانچہ یسُوعؔ نے اُن سے پھر کہا: میں تُم سے سچ سچ کہتا ہُوں کہ بھیڑوں کا دروازہ میں ہُوں۔ ۸ وہ سب جو مجھ سے پہلے آئے چور اور ڈاکو تھے اِس لیے بھیڑوں نے اُن کی نہ سُنی۔ ۹ دروازہ میں ہُوں۔ اگر کوئی میرے ذریعہ داخل ہو تو نجات پائے گا۔ وہ اندر باہر آتا جاتا رہے گا اور چارہ پائے گا۔ ۱۰ چور صرف چُرانے، ہلاک اور برباد کرنے آتا ہے۔ میں آیا ہُوں کہ لوگ زندگی پائیں اور کثرت سے پائیں۔

۱۱ اچھّا چرواہا میں ہُوں۔ اچھّا چرواہا اپنی بھیڑوں کے لیے جان دیتا ہے۔ ۱۲ کوئی مزدور نہ تو بھیڑوں کو اپنا سمجھتا ہے نہ اُن کا چرواہا ہوتا ہے۔ اِس لیے جب وہ بھیڑئے کو آتا دیکھتا ہے تو بھیڑوں کو چھوڑ کر بھاگ جاتا ہے۔ تب بھیڑیا گلّہ پر حملہ کرکے اُسے تِتّر بِتّر کر دیتا ہے۔ ۱۳ چونکہ وہ مزدور ہوتا ہے اِس لیے بھاگ جاتا ہے اور بھیڑوں کی پرواہ نہیں کرتا۔

۱۴ اچھّا چرواہا میں ہُوں۔ جیسے باپ مجھے جانتا ہے، میں باپ کو جانتا ہُوں۔ میں اپنی بھیڑوں کو جانتا ہُوں۔ ۱۵ میری بھیڑیں مجھے جانتی ہیں اور میں بھیڑوں کے لیے اپنی جان دیتا ہُوں۔ ۱۶ میری اور بھیڑیں بھی ہیں جو اِس گلّہ میں شامل نہیں۔ مجھے لازم ہے کہ میں اُنہیں بھی لے آؤں۔ وہ میری آواز سُنیں گی اور پھر ایک ہی گلّہ اور ایک ہی چرواہا ہوگا۔ ۱۷ میرا باپ مجھے اِس لیے پیار کرتا ہے کہ میں اپنی جان قربان کرتا ہُوں تاکہ اُسے پھر واپس لے لُوں۔ ۱۸ اُسے کوئی مجھ سے چھینتا نہیں بلکہ میں اپنی مرضی سے اُسے قربان کرتا ہُوں۔ مجھے اُسے قربان کرنے کا اِختیار ہے اور پھر واپس لے لینے کا حق بھی ہے۔ یہ حکم مجھے میرے باپ کی طرف سے ملا ہے۔

۱۹ یہ باتیں سُن کر یہُودیوں میں پھر اِختلاف پیدا ہُوا۔ ۲۰ اُن میں سے کئی ایک نے کہا کہ اُس میں بدرُوح ہے اور وہ پاگل ہوگیا ہے۔ اُس کی مت سُنو۔

۲۱ لیکن اوروں نے کہا: یہ باتیں بدرُوح کے مُنہ سے نہیں نکل سکتیں۔ کیا کوئی بدرُوح اندھوں کی آنکھیں کھول سکتی ہے؟

یہُودیوں کا ایمان نہ لانا

۲۲ یروشلیمؔ میں ہیکل کے مخصوص کیے جانے کی عید آئی۔ سردی کا موسم تھا ۲۳ اور یسُوعؔ ہیکل میں سُلیمانی برآمدہ میں ٹہل رہا تھا۔ ۲۴ یہُودی اُس کے اِردگرد جمع ہوگئے اور کہنے لگے: تُو کب تک ہمیں شک میں مبتلا رکھے گا؟ اگر تُو مسیح ہے تو ہمیں صاف صاف بتادے۔

۲۵ یسُوعؔ نے جواب دیا: میں تمہیں بتا چُکا ہُوں لیکن تُم تو میرا یقین ہی نہیں کرتے۔ جو معجزے میں اپنے باپ کے نام سے کرتا ہُوں وہی میرے گواہ ہیں۔ ۲۶ لیکن تُم یقین نہیں کرتے کیونکہ تُم میری بھیڑیں نہیں ہو۔ ۲۷ میری بھیڑیں میری آواز سُنتی ہیں۔ میں اُنہیں جانتا ہُوں اور وہ میرے پیچھے پیچھے چلتی ہیں۔ ۲۸ میں اُنہیں ہمیشہ کی زندگی دیتا ہُوں۔ وہ کبھی ہلاک نہ ہوں گی اور کوئی اُنہیں میرے ہاتھ سے چھین نہیں سکتا۔

۲۹ میرا باپ جس نے اُنہیں میرے سپرد کیا ہے سب سے بڑا ہے۔ کوئی اُنہیں میرے باپ کے ہاتھ سے نہیں چھین سکتا۔ ۳۰ میں اور باپ ایک ہیں۔

۳۱ یہُودیوں نے پھر اُسے سنگسار کرنے کے لیے پتّھر اُٹھائے۔ ۳۲ لیکن یسُوعؔ نے اُن سے کہا کہ میں نے تمہیں اپنے باپ کی طرف سے بڑے بڑے معجزے دکھائے ہیں۔ اُن میں سے کس معجزہ کی وجہ سے مجھے سنگسار کرنا چاہتے ہو؟

۳۳ یہُودیوں نے جواب دیا: ہم تجھے کسی معجزہ کے لیے نہیں بلکہ اِس کفر کے لیے سنگسار کرنا چاہتے ہیں کہ محض آدمی ہوتے ہُوئے تُو اپنے آپ کو خدا بناتا ہے۔

۳۴ یسُوعؔ نے اُن سے کہا: کیا تمہاری شریعت میں یہ نہیں لکھا ہے کہ میں نے کہا تُم خدا ہو؟ ۳۵ اگر شریعت اُنہیں خدا کہتی ہے جنہیں خدا کا کلام دیا گیا اور پاک کلام غلط نہیں ہوسکتا۔ ۳۶ تو تُم اُس کے بارے میں کیا کہتے ہو جسے باپ نے مخصوص کرکے دنیا میں بھیجا ہے؟ چنانچہ تُم مجھ پر کفر کا الزام کیوں لگاتے ہو؟ کیا اِس

لیے کہ میں نے کہا کہ میں خدا کا بیٹا ہُوں؟ ۳۷ اگر میں باپ کے کہنے کے مطابق کام نہ کروں تو میرا یقین نہ کرو۔ ۳۸ لیکن اگر کرتا ہُوں تو چاہے میرا یقین نہ کرو لیکن اِن معجزوں کا یقین تو کرو تا کہ جان لو اور سمجھ جاؤ کہ باپ مجھ میں ہے اور میں باپ میں ہُوں۔
۳۹ اُنہوں نے پھر اُسے پکڑنے کی کوشش کی لیکن وہ اُن کے ہاتھ سے بچ کر نکل گیا۔

۴۰ اِس کے بعد یسُوع یردن پار اُس جگہ چلا گیا جہاں یُوحنّا شروع میں بپتسمہ دیا کرتا تھا۔ وہ وہاں رُک گیا۔ ۴۱ اور بہت سے لوگ اُس کے پاس آئے اور ایک دُوسرے سے کہنے لگے: یُوحنّا نے خُود تو کوئی معجزہ نہیں دکھایا لیکن جو کچھ اُس نے اِس کے بارے میں کہا تھا سچ کہا تھا۔ ۴۲ اور اُس جگہ بہت سے لوگ یسُوع پر ایمان لائے۔

لعزر کی مَوت

۱۱ ایک آدمی جس کا نام لعزر تھا بیمار پڑا تھا۔ وہ بیت عنیاہ میں رہتا تھا جو مریم اور اُس کی بہن مرتھا کا گاؤں تھا۔ ۲ یہ مریم جس کا بھائی لعزر بیمار پڑا تھا وہی عورت تھی جس نے خداوند کے سر پر عِطر ڈالا تھا اور اپنے بالوں سے اُس کے پاؤں پونچھے تھے۔ ۳ اُن دونوں بہنوں نے یسُوع کے پاس پیغام بھیجا کہ اَے خداوند جسے تُو پیار کرتا ہے بیمار پڑا ہے۔

۴ جب یسُوع نے یہ سُنا تو کہا کہ یہ بیماری مَوت کے لیے نہیں بلکہ خدا کا جلال ظاہر کرنے کے لیے ہے تا کہ اِس کے ذریعہ خدا کے بیٹے کا جلال بھی ظاہر ہو۔ ۵ یسُوع مرتھا سے، اُس کی بہن مریم اور لعزر سے مُحبت رکھتا تھا۔ ۶ پھر بھی جب اُس نے سُنا کہ لعزر بیمار ہے تو وہ اُسی جگہ جہاں وہ تھا دو دِن اور ٹھہرا رہا۔

۷ پھر اُس نے اپنے شاگردوں سے کہا: آؤ ہم واپس یہُودیہ چلیں۔

۸ اُنہوں نے کہا: لیکن اِے ربّی! ابھی تھوڑی دیر پہلے یہُودی تجھے سنگسار کرنا چاہتے تھے اور پھر بھی تُو وہاں جانا چاہتا ہے؟

۹ یسُوع نے جواب دیا: کیا دِن میں بارہ گھنٹے نہیں ہوتے؟ جو آدمی دِن میں چلتا ہے ٹھوکر نہیں کھاتا، اِس لیے کہ وہ دنیا کی روشنی دیکھ سکتا ہے۔ ۱۰ لیکن اگر وہ رات کے وقت چلتا ہے تو اندھیرے کے باعث ٹھوکر کھاتا ہے۔

۱۱ جب وہ یہ باتیں کہہ چُکا تو شاگردوں سے کہنے لگا: ہمارا دوست لعزر سو گیا ہے لیکن میں اُسے جگانے جا رہا ہُوں۔

۱۲ اُس کے شاگردوں نے کہا: اَے خداوند! اگر اُسے نیند آ گئی ہے تو اُس کی حالت بہتر ہو جائے گی۔ ۱۳ یسُوع نے لعزر کی مَوت کے بارے میں کہا تھا لیکن اُس کے شاگردوں نے سمجھا کہ اُس کا مطلب آرام کی نیند سے ہے۔

۱۴ لہٰذا اُس نے اُنہیں صاف لفظوں میں بتایا کہ لعزر مر چُکا ہے اور ۱۵ میں تمہاری خاطر خُوش ہُوں کہ وہاں موجُود نہ تھا۔ اب تُم مجھ پر ایمان لاؤ گے۔ لیکن آؤ اُس کے پاس چلیں۔

۱۶ تب توما (جسے توام بھی کہتے تھے) باقی شاگردوں سے کہنے لگا: آؤ ہم لوگ بھی چلیں تا کہ اُس کے ساتھ مر سکیں۔

خداوند یسُوع تسلّی دیتا ہے

۱۷ وہاں پہنچنے پر یسُوع کو معلوم ہُوا کہ لعزر کو قبر میں رکھّے چار دِن ہو گئے ہیں۔ ۱۸ بیت عنیاہ، یرُوشلیم سے قریباً دو میل کے فاصلہ پر تھا ۱۹ اور بہت سے یہُودی مرتھا اور مریم کو اُن کے بھائی کی وفات پر تسلّی دینے کے لیے آئے ہُوئے تھے۔ ۲۰ جب مرتھا نے سُنا کہ یسُوع آ رہا ہے تو وہ اُسے ملنے کے لیے باہر نکلی لیکن مریم گھر میں ہی رہی۔

۲۱ مرتھا نے یسُوع سے کہا: اَے خداوند! اگر تُو یہاں ہوتا تو میرا بھائی نہ مرتا۔ ۲۲ لیکن میں جانتی ہُوں کہ اب بھی تُو جو کچھ خدا سے مانگے گا وہ تجھے دے گا۔

۲۳ یسُوع نے اُس سے کہا: تیرا بھائی پھر سے جی اُٹھے گا۔

۲۴ مرتھا نے جواب دیا: میں جانتی ہُوں کہ وہ آخری دِن قیامت کے وقت جی اُٹھے گا۔

۲۵ یسُوع نے اُس سے کہا: قیامت اور زندگی میں ہُوں۔ جو مجھ پر ایمان رکھتا ہے وہ مرنے کے بعد بھی زندہ رہے گا ۲۶ اور جو کوئی زندہ ہے اور مجھ پر ایمان لاتا ہے کبھی نہ مرے گا۔ کیا تُو اِس پر ایمان رکھتی ہے؟

۲۷ مرتھا نے جواب دیا: ہاں خداوند! میرا ایمان ہے کہ تُو خدا کا بیٹا مسیح ہے جو دنیا میں آنے والا تھا۔

۲۸ جب وہ یہ بات کہہ چُکی تو واپس گئی اور مریم کو الگ بُلا کر کہنے لگی: اُستاد آ گیا ہے اور تجھے بُلا رہا ہے۔ ۲۹ جب مریم نے یہ سُنا تو وہ جلدی سے اُٹھی اور یسُوع سے ملنے چل دی۔ ۳۰ یسُوع ابھی گاؤں میں داخل نہ ہُوا تھا بلکہ ابھی اُسی جگہ تھا جہاں مرتھا اُس سے ملی تھی۔ ۳۱ جب اُن یہُودیوں نے جو گھر میں مریم کے ساتھ تھے اور اُسے تسلّی دے رہے تھے دیکھا کہ مریم جلدی سے اُٹھ کر باہر چلی گئی ہے تو وہ بھی اُس کے پیچھے گئے کہ شاید وہ ماتم کرنے کے لیے قبر پر جا رہی ہے۔

۳۲ جب مریم اُس جگہ پہنچی جہاں یِسُوع تھا تو اُسے دیکھ کر اُس کے پاؤں پر گر پڑی اور کہنے لگی: خداوند! اگر تُو یہاں ہوتا تو میرا بھائی نہ مرتا۔
۳۳ جب یِسُوع نے اُسے اور اُس کے ساتھ آنے والے یہُودیوں کو روتے دیکھا تو دل میں نہایت ہی رنجیدہ ہُوا۔ ۳۴ اور پُوچھا: تُم نے لعزر کو کہاں رکھا ہے؟
اُنہوں نے کہا: خداوند! ہمارے ساتھ آ اور خُود ہی دیکھ لے۔
۳۵ یِسُوع کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔
۳۶ یہ دیکھ کر یہُودی کہنے لگے: دیکھا، لعزر اُسے کس قدر عزیز تھا۔
۳۷ لیکن اُن میں سے بعض نے کہا: کیا یہ جس نے اندھے کی آنکھیں کھولیں، اِتنا بھی نہ کر سکا کہ لعزر کو مَوت سے بچا لیتا؟

خداوند یِسُوع کا لعزر کو زندہ کرنا

۳۸ یِسُوع دُکھے ہُوئے دل کے ساتھ قبر پر آیا۔ یہ ایک غار تھا جس کے مُنہ پر ایک پتّھر رکھا ہُوا تھا۔ ۳۹ یِسُوع نے کہا: پتّھر کو ہٹا دو۔
مرتھا جو لعزر کی بہن تھی، کہنے لگی: اَے خداوند! اُس میں سے تو بدبُو آنے لگی ہے کیونکہ اُسے قبر میں چار دِن ہو گئے ہیں۔
۴۰ اِس پر یِسُوع نے کہا: کیا میں نے نہیں کہا تھا کہ اگر تیرا ایمان ہوگا تو تُو خدا کا جلال دیکھے گی؟
۴۱ پس اُنہوں نے پتّھر کو دُور ہٹا دیا اور یِسُوع نے آنکھیں اوپر اُٹھا کر کہا: اَے باپ! میں تیرا شکرگزار ہُوں کہ تُو نے میری سُن لی ہے۔ ۴۲ میں جانتا ہُوں کہ تُو ہمیشہ میری سُنتا ہے لیکن میں نے اِن لوگوں کی خاطر جو چاروں طرف کھڑے ہُوئے ہیں یہ کہا تھا تاکہ یہ بھی ایمان لائیں۔
۴۳ یہ کہنے کے بعد یِسُوع نے بلند آواز سے پُکارا: لعزر باہر نکل آ! ۴۴ اور وہ مُردہ لعزر نکل آیا، اُس کے ہاتھ اور پاؤں کفن سے بندھے ہُوئے تھے اور چہرہ پر ایک رومال لپٹا ہُوا تھا۔
یِسُوع نے اُن سے کہا: اُسے کھول دو اور جانے دو۔

خداوند یِسُوع کے قتل کا منصوبہ

۴۵ بہت سے یہُودی جو مریم سے ملنے آئے تھے، یِسُوع کا معجزہ دیکھ کر اُس پر ایمان لائے۔ ۴۶ لیکن اُن میں سے بعض نے فرِیسیوں کے پاس جا کر جو کچھ یِسُوع نے کیا تھا، اُنہیں کہہ سُنایا۔ ۴۷ تب سردار کاہنوں اور فرِیسیوں نے عدالتِ عالیہ کا اِجلاس طلب کیا اور کہنے لگے:
ہم کیا کر رہے ہیں؟ یہ آدمی تو یہاں معجزوں پر معجزے کیے جا رہا ہے۔
۴۸ اگر ہم اُسے یوں ہی چھوڑ دیں گے تو سب لوگ اُس پر ایمان لے آئیں گے اور رُومی یہاں آ کر ہماری ہیکل اور ہماری قوم دونوں پر قبضہ جما لیں گے۔
۴۹ تب اُن میں سے ایک جس کا نام کائفا تھا اور جو اُس سال سردار کاہن تھا، کہنے لگا: تُم لوگ کچھ نہیں جانتے۔ ۵۰ تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ بہتر یہ ہے کہ لوگوں کی خاطر ایک شخص مارا جائے نہ کہ ساری قوم ہلاک ہو۔
۵۱ یہ بات اُس نے اپنی طرف سے نہیں کہی تھی بلکہ اُس سال کے سردار کاہن کی حیثیت سے اُس نے پیش گوئی کی تھی کہ یِسُوع ساری یہُودی قوم کے لیے اپنی جان دے گا۔ ۵۲ اور صرف یہُودی قوم کے لیے ہی نہیں بلکہ اِس لیے بھی کہ خدا کے سارے فرزندوں کو جو جابجا بکھرے ہُوئے ہیں جمع کر کے واحد قوم بنا دے۔ ۵۳ پس اُنہوں نے اُس دِن سے یِسُوع کے قتل کا منصوبہ بنانا شروع کر دیا۔
۵۴ اِس کے نتیجہ میں یِسُوع نے یہُودیوں میں سرِعام گھومنا پھرنا چھوڑ دیا اور بیابان کے نزدیک کے علاقہ میں افرائیم نام شہر کو چلا گیا اور وہاں اپنے شاگردوں کے ساتھ رہنے لگا۔
۵۵ جب یہُودیوں کی عیدِ فسح نزدیک آئی تو بہت سے لوگ اِردگرد کے علاقوں سے یروشلیم آنے لگے تاکہ عیدِ فسح سے پہلے طہارت کی ساری رسمیں پُوری کر سکیں۔
۵۶ وہ یِسُوع کو ڈھونڈتے پھرتے تھے اور جب ہیکل میں جمع ہُوئے تو ایک دُوسرے سے کہنے لگے: کیا خیال ہے، کیا وہ عید میں آئے گا یا نہیں؟ ۵۷ کیونکہ سردار کاہنوں اور فرِیسیوں نے حُکم دے رکھا تھا کہ اگر کسی کو معلوم ہو جائے کہ یِسُوع کہاں ہے تو وہ فوراً اطّلاع دے تاکہ وہ اُسے گرفتار کر سکیں۔

خداوند یِسُوع کا مسح کیا جانا

۱۲ عیدِ فسح سے چھ دِن پہلے یِسُوع بیت عنیّاہ میں وارد ہُوا جہاں لعزر رہتا تھا جسے یِسُوع نے مُردوں میں سے زندہ کیا تھا۔ ۲ یہاں یِسُوع کے لیے ایک ضیافت ترتیب دی گئی۔ مرتھا خدمت کر رہی تھی جب کہ لعزر اُن مہمانوں میں شامل تھا جو یِسُوع کے ساتھ دسترخوان پر کھانا کھانے بیٹھے تھے۔ ۳ اُس وقت مریم نے تھوڑا سا خالص اور بڑا قیمتی عِطر یِسُوع کے پاؤں پر ڈال کر اپنے بالوں سے اُس کے پاؤں کو پونچھنا شروع کر دیا اور سارا گھر عِطر کی خُوشبو سے مہک اُٹھا۔

۴ اُس کے شاگردوں میں سے ایک، یہوداہ اِسکریوتی جس نے اُسے بعد میں پکڑوایا تھا شکایت کرنے لگا ۵ کہ یہ عطر اگر بیچ دیا جاتا تو تین سَو دینار وصول ہوتے جو غریبوں میں تقسیم کیے جا سکتے تھے۔ ۶ اُس نے یہ اِس لیے نہیں کہا تھا کہ اُسے غریبوں کا خیال تھا بلکہ اِس لیے کہ وہ چور تھا اور چونکہ اُس کے پاس تھیلی رہتی تھی جس میں لوگ رقم ڈالتے تھے۔ وہ اُس میں سے اپنے استعمال کے لیے کچھ نہ کچھ نکال لیا کرتا تھا۔

۷ یسُوع نے کہا: مریم کو پریشان نہ کر۔ اُس نے یہ عطر میرے دفن کے لیے سنبھال کر رکھا ہُوا ہے۔ ۸ غریب لوگ تو ہمیشہ تمہارے پاس رہیں گے لیکن میں یہاں ہمیشہ تمہارے پاس نہ رہُوں گا۔

۹ اِس دوران یہُودی عوام کو معلوم ہُوا کہ یسُوع بیت عنّیاہ میں ہے، لہٰذا وہ بھی وہاں آ گئے۔ وہ صرف یسُوع کو ہی نہیں بلکہ لعزر کو بھی دیکھنا چاہتے تھے جسے یسُوع نے مُردوں میں سے زندہ کیا تھا۔

۱۰ تب سردار کاہنوں نے لعزر کو بھی مار ڈالنے کا منصوبہ بنایا۔ ۱۱ کیونکہ اُس وقت بہت سے یہُودی یسُوع کی طرف مائل ہو کر اُس پر ایمان لے آئے تھے۔

خداوند یسُوع کا شاہانہ استقبال

۱۲ اگلے دِن عوام جو عید کے لیے آئے ہُوئے تھے یہ سُن کر کہ یسُوع بھی یروشلیم آ رہا ہے، ۱۳ کھجُور کی ڈالیاں لے کر اُس کے استقبال کو نکلے اور نعرے لگانے لگے:

ہوشعنا!

مبارک ہے وہ جو خداوند کے نام سے آتا ہے

اِسرائیل کا بادشاہ مبارک ہے!

۱۴ یسُوع ایک چھوٹی عمر کے گدھے کو لے کر اُس پر سوار ہو گیا جیسا کہ لکھا ہے:

۱۵ اَے صیّون کی بیٹی تُو مت ڈر؛
دیکھ تیرا بادشاہ آ رہا ہے،
وہ گدھے کے بچّے پر سوار ہے۔

۱۶ شروع میں تو یسُوع کے شاگرد کچھ نہ سمجھے کہ یہ کیا ہو رہا ہے لیکن بعد میں جب یسُوع اپنے جلال کو پہنچا تو اُنہیں یاد آیا کہ یہ سب باتیں اُس کے بارے میں لکھی ہُوئی تھیں اور یہ کہ لوگوں کا یہ سلوک بھی اُن ہی باتوں کے مطابق تھا۔

۱۷ جب یسُوع نے آواز دے کر لعزر کو قبر سے باہر بلایا تھا تو یہ لوگ بھی اُس کے ساتھ تھے اور اُنہوں نے یہ خبر ہر طرف پھیلا دی تھی۔ ۱۸ بہت سے اور لوگ بھی یہ سُن کر کہ یسُوع نے ایک بہت بڑا معجزہ دکھایا ہے اُس کے استقبال کو نکلے۔ ۱۹ فریسی یہ دیکھ کر ایک دُوسرے سے کہنے لگے: ذرا سوچو تو آخر ہمیں کیا حاصل ہُوا؟ دیکھو ساری دنیا اُس کے پیچھے ہو چلی ہے۔

خداوند یسُوع کا اپنی مَوت کی پیش گوئی کرنا

۲۰ جو لوگ عید منانے کے لیے یروشلیم آئے تھے اُن میں بعض یُونانی بھی تھے۔ ۲۱ وہ فلپُّس کے پاس آئے جو گلیل کے شہر بیت صیدا کا باشندہ تھا اور درخواست کرنے لگے کہ جناب! ہم یسُوع کو دیکھنا چاہتے ہیں۔ ۲۲ فلپُّس نے اندریاس کو بتایا اور پھر دونوں نے آ کر یسُوع کو خبر دی۔

۲۳ یسُوع نے اُنہیں جواب دیا کہ اِبنِ آدم کے جلال پانے کا وقت آ پہنچا ہے۔ ۲۴ میں تُم سے سچ سچ کہتا ہُوں کہ جب تک گیہوں کا دانہ خاک میں مل کر فنا نہیں ہو جاتا وہ ایک ہی دانہ رہتا ہے لیکن اگر وہ فنا ہو جاتا ہے تو بہت سے دانے پیدا کرتا ہے۔ ۲۵ جو آدمی اپنی جان کو عزیز رکھتا ہے، اُسے کھوئے گا لیکن جو دنیا میں اپنی جان سے عداوت رکھتا ہے وہ اُسے ہمیشہ کی زندگی کے لیے بچائے رکھّے گا۔ ۲۶ جو کوئی میری خدمت کرنا چاہتا ہے اُسے لازم ہے کہ میری پیروی کرے تاکہ جہاں میں ہُوں وہاں میرا خادم بھی ہو۔ جو میری خدمت کرتا ہے میرا آسمانی باپ اُسے عزّت بخشے گا۔

۲۷ اب میرا دل گھبراتا ہے۔ تو کیا میں یہ کہُوں کہ اَے باپ مجھے اِس گھڑی سے بچا؟ ہرگز نہیں، کیونکہ اسی لیے تو میں آیا ہُوں کہ اِس گھڑی تک پہنچُوں۔ ۲۸ اَے باپ! اپنے نام کو جلال بخش۔

تب آسمان سے ایک آواز سُنائی دی: میں نے جلال بخشا ہے اور پھر بھی بخشُوں گا۔ ۲۹ جب لوگوں کی بھیڑ نے جو وہاں جمع تھی، یہ سُنا تو کہا کہ بادل گرجا ہے۔ دُوسروں نے کہا کہ کسی فرشتہ نے اُس سے کلام کیا ہے۔

۳۰ یسُوع نے کہا: یہ آواز تمہارے لیے آئی ہے نہ کہ میرے لیے۔ ۳۱ اب وہ وقت آ گیا ہے کہ دنیا کی عدالت کی جائے۔ اب اِس دنیا کا سردار باہر نکالا جائے گا۔ ۳۲ لیکن جس وقت میں صلیب پر اُونچا اُٹھایا جاؤں گا تو سب لوگوں کو اپنے پاس کھینچ لُوں گا۔ ۳۳ یسُوع

نے یہ کہہ کر ظاہر کر دیا کہ وہ کس قسم کی مَوت سے مرنے والا ہے۔
[۳۴] لوگوں نے اُس سے کہا: ہم نے شریعت میں سُنا ہے کہ مسیح ہمیشہ زندہ رہے گا۔ پھر تُو کیسے کہتا ہے کہ اِبنِ آدم کا صلیب پر چڑھایا جانا ضروری ہے؟ یہ اِبنِ آدم کون ہے؟
[۳۵] یسُوعؔ نے اُنہیں جواب دیا: نُور تمہارے درمیان تھوڑی دیر اور موجود رہے گا۔ نُور جب تک تمہارے درمیان ہے نُور میں چلے چلو، اِس سے پہلے کہ تاریکی تمہیں آ لے۔ جو آدمی تاریکی میں چلتا ہے نہیں جانتا کہ وہ کدھر جا رہا ہے۔ [۳۶] جب تک نُور تمہارے درمیان ہے تُم نُور پر ایمان لاؤ تاکہ تُم نُور کے فرزند بن سکو۔ جب یسُوعؔ یہ باتیں کہہ چُکا تو وہاں سے چلا گیا اور اُن کی نظروں سے اوجھل ہو گیا۔

یہُودیوں کا ایمان نہ لانا

[۳۷] اگرچہ یسُوعؔ نے اُن کے درمیان اتنے معجزے دِکھائے تھے پھر بھی وہ اُس پر ایمان نہ لائے [۳۸] تاکہ یسعیاہؔ نبی کا کہا پُورا ہو کہ

اَے خداوند ہمارے پیغام پر کون ایمان لایا
اور خداوند کی قوّت کس پر ظاہر ہُوئی؟

[۳۹] یہی وجہ تھی کہ وہ ایمان نہ لا سکے۔ یسعیاہؔ ایک اور جگہ کہتا ہے:

[۴۰] اُس نے اُن کی آنکھوں کو اندھا
اور دلوں کو سخت کر دیا ہے،
تاکہ ایسا نہ ہو کہ اپنی آنکھوں سے دیکھ سکیں،
اور اپنے دلوں سے سمجھ سکیں،
اور توبہ کریں کہ میں اُنہیں شفا بخشوں۔

[۴۱] یسعیاہؔ نے یہ اِس لیے کہا کیونکہ اُس نے یسُوعؔ کا جلال دیکھا تھا اور اُس کے بارے میں کلام بھی کیا۔
[۴۲] اِس کے باوجود بھی یہُودیوں کے کئی سردار اُس پر ایمان تو لے آئے لیکن وہ فریسیوں کی وجہ سے اپنے ایمان کا اقرار نہ کرتے تھے کیونکہ اُنہیں ڈر تھا کہ وہ عبادت خانہ سے خارج کر دیئے جائیں گے۔ [۴۳] دراصل وہ خدا کی طرف سے عزّت پانے کی بجائے اِنسانوں کی طرف سے عزّت پانے کے زیادہ دلدادہ تھے۔

[۴۴] تب یسُوعؔ نے پُکار کر کہا: جو کوئی مجھ پر ایمان لاتا ہے وہ نہ صرف مجھ پر بلکہ میرے بھیجنے والے پر بھی ایمان لاتا ہے۔ [۴۵] اور جب وہ مجھ پر نظر ڈالتا ہے تو میرے بھیجنے والے کو دیکھتا ہے۔ [۴۶] میں دنیا میں نُور بن کر آیا ہُوں تاکہ جو مجھ پر ایمان لائے وہ تاریکی میں نہ رہے۔
[۴۷] اگر کوئی میری باتیں سُنتا ہے اور اُن پر عمل نہیں کرتا تو میں اُسے مجرم نہیں ٹھہراتا کیونکہ میں دنیا کو مجرم ٹھہرانے نہیں آیا بلکہ نجات دینے آیا ہُوں۔ [۴۸] جو مجھے ردّ کرتا ہے اور میری باتیں قبول نہیں کرتا اُس کا اِنصاف کرنے والا ایک ہے یعنی میرا کلام جو آخری دِن اُسے مجرم ٹھہرائے گا۔ [۴۹] کیونکہ میں نے اپنی طرف سے کچھ نہیں کہا بلکہ آسمانی باپ جس نے مجھے بھیجا ہے اُسی نے مجھے کہنے اور بولنے کا حکم دیا ہے۔ [۵۰] میں جانتا ہُوں کہ اُس کا حکم بجا لانا ہمیشہ کی زندگی ہے۔ لہٰذا میں وہی کہتا ہُوں جس کے کہنے کا حکم مجھے باپ نے دیا ہے۔

خداوند یسُوعؔ کا شاگردوں کے پاؤں دھونا

۱۳ عیدِ فسح کے آغاز سے پہلے یسُوعؔ نے جان لیا کہ اُس کے دنیا سے رُخصت ہو کر باپ کے پاس جانے کا وقت آ گیا ہے۔ وہ اپنے لوگوں سے جو دنیا میں تھے محبّت کرتا تھا اور اُس کی محبّت اُن سے آخری وقت تک قائم رہی۔
[۲] وہ لوگ شام کا کھانا کھا رہے تھے اور شیطان نے پہلے ہی شمعُونؔ کے بیٹے یہُوداہؔ اِسکریوتی کے دل میں یسُوعؔ کے پکڑوا دینے کا خیال ڈال دیا تھا۔ [۳] یسُوعؔ کو معلوم تھا کہ باپ نے ساری چیزیں اُس کے ہاتھ میں کر دی ہیں اور یہ بھی کہ وہ خدا کی طرف سے آیا ہے اور خدا کی طرف واپس جا رہا ہے۔ [۴] پس وہ دسترخوان سے اُٹھا اور اپنا چوغہ اُتار ڈالا اور ایک تولیہ لے کر اپنی کمر کے گرد لپیٹ لیا۔ [۵] اِس کے بعد اُس نے ایک برتن میں پانی ڈالا اور اپنے شاگردوں کے پاؤں دھو کر اُنہیں اپنی کمر میں بندھے ہُوئے تولیہ سے پونچھنے لگا۔
[۶] جب وہ شمعُونؔ پطرسؔ تک پہنچا تو پطرسؔ کہنے لگا: اَے خداوند! کیا تُو میرے پاؤں دھونا چاہتا ہے؟
[۷] یسُوعؔ نے جواب دیا: جو میں کر رہا ہُوں تُو اُسے ابھی تو نہیں جانتا لیکن بعد میں سمجھ جائے گا۔
[۸] پطرسؔ نے کہا: نہیں۔ تُو میرے پاؤں ہرگز نہیں دھونے پائے گا۔
یسُوعؔ نے جواب دیا: اگر میں تجھے نہ دھوؤں تو تُو میرا شاگرد

نہیں رہ سکتا۔

۹ شمعُونؔ پطرسؔ نے یسُوعؔ سے کہا: خداوند! اگر یہ بات ہے تو صرف میرے پاؤں ہی نہیں بلکہ ہاتھ اور سَر بھی دھودے۔

۱۰ یسُوعؔ نے اُس سے کہا: جو شخص غُسل کر چُکا ہے اُسے صرف پاؤں دھونے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اُس کا سارا بدن تو پاک ہوتا ہے۔ تُم لوگ پاک ہو لیکن سب کے سب نہیں۔ ۱۱ یسُوعؔ کو معلوم تھا کہ کون اُسے پکڑوائے گا۔ اِسی لیے اُس نے کہا کہ تُم سب کے سب پاک نہیں ہو۔

۱۲ جب وہ اُن کے پاؤں دھو چُکا تو اپنا چوغہ پہن کر اپنی جگہ آ بیٹھا۔ تب اُس نے اُن سے پُوچھا: میں نے تمہارے ساتھ جو کچھ کِیا، کیا تُم اُس کا مطلب سمجھتے ہو؟ ۱۳ تُم مجھے اُستاد اور خداوند کہتے ہو، تمہارا کہنا بجا ہے کیونکہ میں واقعی تمہارا اُستاد اور خداوند ہُوں۔ ۱۴ جب میں نے یعنی تمہارے اُستاد اور خداوند نے تمہارے پاؤں دھوئے تو تمہارا بھی فرض ہے کہ ایک دُوسرے کے پاؤں دھویا کرو۔ ۱۵ میں نے تمہیں ایک نمونہ دیا ہے کہ جیسا میں نے کیا تُم بھی کِیا کرو۔ ۱۶ میں تُم سے سچ سچ کہتا ہُوں کہ کوئی خادم اپنے آقا سے بڑا نہیں ہوتا، نہ ہی کوئی پیغام لانے والا اپنے پیغام بھیجنے والے سے بڑا ہوتا ہے۔ ۱۷ تُم اِن باتوں کو جان گئے ہو، اِن باتوں پر عمل بھی کرو گے تو تُم مبارک ہوگے۔

خداوند یسُوع کا اپنے پکڑوائے جانے کی پیش گوئی کرنا

۱۸ میرا اِشارہ تُم سب کی طرف نہیں ہے۔ جنہیں میں نے چُنا ہے، میں اُنہیں جانتا ہُوں۔ لیکن پاک کلام کی اِس بات کا پُورا ہونا ضروری ہے کہ جو میری روٹی کھاتا ہے وہی مجھ پر لات اُٹھاتا ہے۔

۱۹ اِس سے پہلے کہ ایسا ہو، میں تمہیں بتا رہا ہُوں تاکہ جب ایسا ہو جائے تو تُم جان لو کہ وہ میں ہی ہُوں۔ ۲۰ میں تُم سے سچ سچ کہتا ہُوں کہ جو میرے بھیجے ہُوئے کو قبُول کرتا ہے وہ مجھے قبُول کرتا ہے اور جو مجھے قبُول کرتا ہے وہ میرے بھیجنے والے کو قبُول کرتا ہے۔

۲۱ ان باتوں کے بعد یسُوعؔ اپنے دل میں نہایت ہی رنجیدہ ہُوا اور کہنے لگا: میں تُم سے سچ سچ کہتا ہُوں کہ تُم میں سے ایک مجھے پکڑوائے گا۔

۲۲ اُس کے شاگرد ایک دُوسرے کو شُبہ کی نظر سے دیکھنے لگے کیونکہ اُنہیں معلوم نہ تھا کہ اُس کا اِشارہ کس کی طرف ہے۔ ۲۳ اُن میں سے ایک شاگرد جو یسُوعؔ کا چہیتا تھا، دسترخوان پر اُس کے نزدیک ہی جُھکا بیٹھا تھا۔ ۲۴ شمعُونؔ پطرسؔ نے اُس شاگرد سے اشاروں میں پُوچھا کہ یسُوعؔ کس کے بارے میں کہہ رہا ہے؟ ۲۵ اُس شاگرد نے یسُوعؔ کی طرف جُھک کر اُس سے پُوچھا: اَے خداوند! وہ کون ہے؟

۲۶ یسُوعؔ نے جواب دیا: جسے میں نوالہ ڈبو کر دُوں گا وہی ہے۔ تب یسُوعؔ نے نوالہ ڈبو کر شمعُونؔ اِسکریوتی کے بیٹے یہُوداہؔ کو دیا۔ ۲۷ اور اُس نوالہ کے بعد شیطان اُس میں سما گیا۔

تب یسُوعؔ نے اُس سے کہا: جو کچھ تجھے کرنا ہے جلدی کرلے۔ ۲۸ لیکن دسترخوان پر کسی کو معلوم نہ ہُوا کہ یسُوعؔ نے اُسے ایسا کیوں کہا۔ ۲۹ یہُوداہؔ کے پاس رقم کی تھیلی رہتی تھی اِس لیے بعض نے سوچا کہ یسُوعؔ اُسے عید کے لیے ضروری سامان خریدنے کے لیے کہہ رہا ہے یا یہ کہ غریبوں کو کچھ دے دینا۔ ۳۰ جوں ہی یہُوداہؔ نے روٹی کا نوالہ لیا، فوراً باہر چلا گیا۔ اور رات ہو چُکی تھی۔

پطرسؔ کے اِنکار کرنے کے بارے میں پیش گوئی

۳۱ جب یہُوداہؔ چلا گیا تو یسُوعؔ نے کہا: اب جب کہ اِبنِ آدم نے جلال پایا ہے تو گویا خدا نے اُس میں جلال پایا ہے۔ ۳۲ اگر خدا نے اُس میں جلال پایا ہے تو خدا بھی اُسے اپنے میں جلال دے گا اور فوراً دے گا۔

۳۳ میرے بچّو! میں کچھ دیر اور تمہارے ساتھ ہُوں۔ تُم مجھے ڈھُونڈو گے اور جیسا میں نے یہُودیوں سے کہا، تُم سے بھی کہتا ہُوں کہ جہاں میں جارہا ہُوں، تُم وہاں نہیں آسکتے۔

۳۴ میں تمہیں ایک نیا حُکم دیتا ہُوں کہ ایک دُوسرے سے محبّت رکھّو۔ جس طرح میں نے تُم سے محبّت رکھّی، تُم بھی ایک دُوسرے سے محبّت رکھّو۔ ۳۵ اگر تُم ایک دُوسرے سے محبّت رکھّو گے تو اِس سے سب لوگ جان لیں گے کہ تُم میرے شاگرد ہو۔

۳۶ شمعُونؔ پطرسؔ نے اُس سے کہا: اَے خداوند! تُو کہاں جارہا ہے؟

یسُوعؔ نے جواب دیا: جہاں میں جارہا ہُوں تُو ابھی تو میرے ساتھ نہیں آسکتا لیکن بعد میں آجائے گا۔

۳۷ پطرسؔ نے پُوچھا: اَے خداوند! میں تیرے ساتھ ابھی کیوں نہیں آسکتا؟ میں تو اپنی جان تک تجھ پر نثار کردُوں گا۔

۳۸ یہ سُن کر یسُوعؔ نے کہا: کیا تُو واقعی میرے لیے اپنی جان دے گا؟ میں تجھ سے سچ سچ کہتا ہُوں کہ اِس سے پہلے کہ مُرغ

باَنگ دے تُو تین بار میرا انکار کر چُکا ہوگا۔

خداوند یسُوع کا شاگردوں کو تسلّی دینا

۱۴ گھبراؤ مت، خدا پر ایمان رکھو اور مجھ پر بھی۔ [2] میرے باپ کے گھر میں بہت سے مکان ہیں۔ اگر نہ ہوتے تو میں نے تمہیں بتا دیا ہوتا۔ میں تمہارے لیے جگہ تیّار کرنے وہاں جا رہا ہُوں۔ [3] اگر میں جا کر تمہارے لیے جگہ تیّار کروں تو واپس آ کر تمہیں اپنے ساتھ لے جاؤں گا تا کہ جہاں میں ہُوں تُم بھی ہو۔ [4] جہاں میں جا رہا ہُوں تُم وہاں کی راہ جانتے ہو۔

خداوند یسُوع خدا باپ تک پہنچانے کا راستہ

[5] تُوما نے اُس سے کہا: اَے خداوند! ہمیں راستے کا کیا پتا؟ ہم تو یہ بھی نہیں جانتے کہ تُو کہاں جا رہا ہے؟

[6] یسُوع نے جواب دیا: راہ، حق اور زندگی میں ہُوں۔ میرے وسیلہ کے بغیر کوئی باپ کے پاس نہیں آتا۔ [7] اگر تُم نے واقعی مجھے جانا ہوتا تو میرے باپ کو بھی جانتے۔ اب تُم اُسے جان گئے ہو بلکہ اُسے دیکھ بھی چکے ہو۔

[8] فِلپُّس نے کہا: اَے خداوند! ہمیں باپ کا دیدار کرا دے، بس یہی ہمارے لیے کافی ہے۔

[9] یسُوع نے جواب دیا: فِلپُّس! میں اتنے عرصہ سے تُم لوگوں کے ساتھ ہُوں، کیا تُو مجھے نہیں جانتا؟ جس نے مجھے دیکھا ہے اُس نے باپ کو دیکھا ہے۔ تُو کیسے کہتا ہے کہ ہمیں باپ کا دیدار کرا دے۔ [10] کیا تجھے یقین نہیں کہ میں باپ میں ہُوں اور باپ مجھ میں ہے؟ میں جو باتیں تُم سے کہتا ہُوں وہ میری طرف سے نہیں بلکہ میرا باپ مجھ میں رہ کر اپنا کام کرتا ہے۔ [11] جب میں کہتا ہُوں کہ میں باپ میں ہُوں اور باپ مجھ میں ہے تو یقین کرو یا کم از کم میرے کاموں کا تو یقین کرو جو میرے گواہ ہیں۔ [12] میں تُم سے سچ سچ کہتا ہُوں کہ جو مجھ پر ایمان رکھتا ہے وہ بھی وہی کرے گا جو میں کرتا ہُوں بلکہ وہ اِن سے بھی بڑے بڑے کام کرے گا کیونکہ میں باپ کے پاس جا رہا ہُوں۔ [13] جو کچھ تُم میرا نام لے کر مانگو گے، میں تمہیں دُوں گا تا کہ باپ کا جلال بیٹے کے ذریعہ ظاہر ہو۔ [14] اگر تُم میرا نام لے کر مجھ سے کچھ بھی کرنے کی درخواست کرو گے تو میں ضرور کروں گا۔

پاک رُوح نازل کرنے کا وعدہ

[15] اگر تُم مجھ سے محبّت کرتے ہو تو میرے احکام بجا لاؤ گے۔ [16] اور میں باپ سے درخواست کروں گا اور وہ تمہیں ایک اور مددگار بخشے گا تا کہ وہ ہمیشہ تک تمہارے ساتھ رہے۔ [17] یعنی رُوحِ حق جسے یہ دنیا حاصل نہیں کر سکتی کیونکہ نہ تو اُسے دیکھتی ہے نہ جانتی ہے۔ لیکن تُم اُسے جانتے ہو کیونکہ اُس کی سکونت تمہارے ساتھ ہے اور اُس کا قیام تمہارے دلوں میں ہوگا۔ [18] میں تمہیں یتیم نہ چھوڑوں گا۔ میں تمہارے پاس آؤں گا۔ [19] یہ دنیا کچھ دیر بعد مجھے نہ دیکھ پائے گی لیکن تُم مجھے دیکھتے رہو گے۔ چونکہ میں زندہ رہوں گا، تُم بھی زندہ رہو گے۔ [20] اُس دِن تُم جان لو گے کہ میں اپنے باپ میں ہُوں اور تُم مجھ میں ہو اور میں تُم میں۔ [21] جس کے پاس میرے احکام ہیں اور وہ اُنہیں مانتا ہے، وہی مجھ سے محبّت کرتا ہے اور وہ میرے باپ کا پیارا ہوگا۔ میں بھی اُس سے محبّت رکھّوں گا اور اپنے آپ کو اُس پر ظاہر کروں گا۔

[22] تب یہوُداہ (یہوُداہ اسکریوتی نہیں) نے کہا: لیکن اَے خداوند! کیا وجہ ہے کہ تُو اپنے آپ کو ہم پر تو ظاہر کرے گا لیکن دنیا پر نہیں؟

[23] یسُوع نے جواب دیا: اگر کوئی مجھ سے محبّت رکھتا ہے تو وہ میرے کلام پر عمل کرے گا۔ میرا باپ اُس سے محبّت رکھّے گا اور ہم اُس کے پاس آئیں گے اور اُس کے ساتھ رہیں گے۔ [24] جو مجھ سے محبّت نہیں رکھتا وہ میرے کلام پر عمل نہیں کرتا۔ یہ کلام جو تُم سُن رہے ہو میرا اپنا نہیں بلکہ میرے باپ کا ہے جس نے مجھے بھیجا ہے۔

[25] یہ ساری باتیں میں نے تمہارے ساتھ رہتے ہُوئے کہیں۔ [26] لیکن وہ مددگار یعنی پاک رُوح جسے باپ میرے نام سے بھیجے گا تمہیں ساری باتیں سکھائے گا اور ہر بات جو میں نے تُم سے کہی ہے، یاد دلائے گا۔ [27] میں تمہارے ساتھ اپنا اطمینان چھوڑے جاتا ہُوں۔ میں اپنا اطمینان تمہیں دیتا ہُوں۔ جس طرح دنیا دیتی ہے اُس طرح نہیں۔ چنانچہ مت گھبراؤ اور مت ڈرو۔

[28] تُم نے مجھے یہ کہتے سُنا کہ میں جا رہا ہُوں اور تمہارے پاس پھر آؤں گا۔ اگر تُم مجھ سے محبت کرتے تو خُوش ہوتے کہ میں باپ کے پاس جا رہا ہُوں کیونکہ باپ مجھ سے بڑا ہے۔ [29] میں نے ساری باتیں پہلے ہی تمہیں بتا دی ہیں تا کہ جب وہ پُوری ہو جائیں تو تُم مجھ پر ایمان لاؤ۔ [30] اب میں تُم سے اور زیادہ باتیں نہیں کروں گا کیونکہ اِس دنیا کا سردار آ رہا ہے۔ اُس کا مجھ پر کوئی اختیار نہیں۔ [31] لیکن دنیا کو معلوم ہونا چاہئے کہ میں باپ سے محبّت کرتا ہُوں اور اُس کا ہر حکم سَراسر بجا لاؤں گا۔ آؤ! اب یہاں سے نکل چلیں۔

انگور کی بیل اور ڈالیاں

۱۵ میں انگور کی حقیقی بیل ہُوں اور میرا باپ باغبان ہے۔ ۲ میری جو ڈالی پھل نہیں لاتی وہ اُسے کاٹ ڈالتا ہے اور جو پھل لاتی ہے اُسے چھانٹتا ہے تاکہ وہ زیادہ پھل لائے۔ ۳ تُم اُس کلام کے باعث جو میں نے تُم سے کیا ہے پہلے ہی چھانٹے جا چُکے ہو۔ ۴ تُم مجھ میں قائم رہو تو میں بھی تُم میں قائم رہُوں گا۔ کوئی ڈالی اپنے آپ پھل نہیں لاتی۔ اُس کا انگور کی بیل سے پیوستہ رہنا لازِم ہے۔ تُم بھی مجھ میں قائم رہے بغیر پھل نہیں لا سکتے۔

۵ انگور کی بیل میں ہُوں اور تُم میری ڈالیاں ہو۔ جو مجھ میں قائم رہتا ہے اور میں اُس میں وہ خُوب پھل لاتا ہے۔ مجھ سے جدا ہو کر تُم کچھ نہیں کر سکتے۔ ۶ جو مجھ میں قائم نہیں رہتا وہ اُس ڈالی کی طرح ہے جو دُور پھینک دی جاتی اور سوکھ جاتی ہے۔ ایسی ڈالیاں جمع کر کے آگ میں جھونک کر جلا دی جاتی ہیں۔ ۷ اگر تُم مجھ میں قائم رہو گے اور میرا کلام تمہارے دل میں قائم رہے گا تو جو چاہو مانگ لینا، وہ تمہیں دیا جائے گا۔ ۸ میرے باپ کا جلال اِس میں ہے کہ تُم بہت سا پھل لاؤ اور دکھا دو کہ تُم میرے شاگرد ہو۔

۹ جیسے باپ نے مجھ سے مَحبّت کی ہے ویسے ہی میں نے تُم سے کی ہے۔ اب میری مَحبّت میں قائم رہو۔ ۱۰ جس طرح میں نے اپنے باپ کے حکموں پر عمل کیا ہے اور اُس کی مَحبّت میں قائم ہُوں، اُسی طرح اگر تُم بھی میرے احکام بجا لاؤ گے تو میری مَحبّت میں قائم رہو گے۔ ۱۱ میں نے یہ باتیں تمہیں اِس لیے بتائی ہیں کہ میری خوشی تُم میں ہو اور تمہاری خُوشی پُوری ہو جائے۔ ۱۲ میرا حکم یہ ہے کہ جیسے میں نے تُم سے مَحبّت رکھّی تُم بھی ایک دُوسرے سے مَحبّت رکھّو۔ ۱۳ اِس سے زیادہ مَحبّت کوئی نہیں کرتا کہ اپنی جان اپنے دوستوں کے لیے قربان کر دے۔ ۱۴ تُم میرے دوست ہو بشرطیکہ میرے کہنے پر عمل کرتے رہو۔ ۱۵ اب سے میں تمہیں نوکر نہیں کہوں گا کیونکہ نوکر نہیں جانتا کہ اُس کا مالک کیا کرتا ہے۔ بلکہ میں نے تمہیں دوست کہا ہے کیونکہ سب کچھ جو میں نے باپ سے سُنا ہے تمہیں بتا دیا ہے۔ ۱۶ تُم نے مجھے نہیں چُنا بلکہ میں نے تمہیں چُنا اور مقرّر کیا ہے تاکہ تُم جا کر پھل لاؤ، ایسا پھل جو قائم رہے تاکہ جو کچھ تُم میرا نام لے کر باپ سے مانگو وہ تمہیں عطا فرمائے۔ ۱۷ میں تمہیں حکم دیتا ہُوں کہ آپس میں مَحبّت رکھّو۔

دُنیا کی دُشمنی

۱۸ اگر دُنیا تُم سے دُشمنی رکھتی ہے تو یاد رکھّو کہ اُس نے پہلے مجھ سے بھی دُشمنی رکھّی ہے۔ ۱۹ اگر تُم دُنیا کے ہوتے تو دُنیا تمہیں اپنوں کی طرح عزیز رکھتی لیکن اب تُم دُنیا کے نہیں ہو کیونکہ میں نے تمہیں چُن کر دُنیا سے الگ کر دیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دُنیا تُم سے دُشمنی رکھتی ہے۔ ۲۰ میری یہ بات یاد رکھّو کہ کوئی نوکر اپنے مالک سے بڑا نہیں ہوتا۔ اگر دُنیا والوں نے مجھے ستایا ہے تو وہ تمہیں بھی ستائیں گے۔ اگر اُنہوں نے میری بات پر عمل کیا تو تمہاری بات پر بھی عمل کریں گے۔ ۲۱ وہ میرے نام کی وجہ سے تُم سے اِس طرح کا سلوک کریں گے کیونکہ وہ میرے بھیجنے والے کو نہیں جانتے۔ ۲۲ اگر میں نے آ کر اُن سے کلام نہ کیا ہوتا تو وہ گنہگار نہ ٹھہرائے جاتے لیکن اب اُن کے گناہ کا اُن کے پاس کوئی عُذر نہیں۔ ۲۳ جو مجھ سے دُشمنی رکھتا ہے، میرے باپ سے بھی دُشمنی رکھتا ہے ۲۴ اگر میں اُن کے درمیان وہ کام نہ کرتا جو کسی دُوسرے نے نہیں کئے تو وہ گنہگار نہ ٹھہرتے لیکن اب اُنہیں دیکھ لینے کے بعد وہ مجھ سے اور میرے باپ دونوں سے دُشمنی رکھتے ہیں۔ ۲۵ لیکن یہ اِس لیے ہُوا کہ اُن کی شریعت میں لکھّی ہُوئی بات پُوری ہو جائے کہ ”اُنہوں نے مجھ سے بلاوجہ دُشمنی رکھّی۔“

۲۶ جب وہ مددگار یعنی رُوحِ حق آئے گا جسے میں باپ کی طرف سے بھیجوں گا تو وہ میرے بارے میں گواہی دے گا۔ ۲۷ اور تُم بھی میری گواہی دو گے کیونکہ تُم شروع سے میرے ساتھ رہے ہو۔

۱۶ میں نے تمہیں یہ ساری باتیں اِس لیے بتائی ہیں کہ تُم گُمراہ نہ ہو جاؤ۔ ۲ وہ تمہیں عبادت خانوں سے خارج کر دیں گے۔ درحقیقت ایسا وقت آ رہا ہے کہ اگر کوئی تمہیں قتل کر ڈالے گا تو یہ سمجھے گا کہ وہ خدا کی خدمت کر رہا ہے۔ ۳ وہ یہ سب اِس لیے کریں گے کہ نہ تو اُنہوں نے کبھی باپ کو جانا نہ مجھے۔ ۴ میں نے یہ باتیں تمہیں اِس لیے بتائیں ہیں کہ جب وہ پُوری ہونے لگیں تو تمہیں یاد آ جائے کہ میں نے تمہیں پہلے ہی سے آگاہ کر دیا تھا۔ شروع میں اِس لیے نہیں بتائیں کہ میں خُود تمہارے ساتھ تھا۔

پاک رُوح کا کام

۵ لیکن اب میں اپنے بھیجنے والے کے پاس واپس جا رہا ہُوں اور تُم میں سے کوئی بھی نہیں پُوچھتا کہ تُو کہاں جا رہا ہے؟ ۶ چونکہ میں نے تمہیں بتا دیا ہے اِس لیے تُم بڑے غمگین ہو گئے

ہو۔ ۷ مگر میں تُم سے سچ سچ کہتا ہُوں کہ میرا یہاں سے رُخصت ہو جانا تمہارے حق میں بہتر ثابت ہوگا۔ کیونکہ اگر میں نہ جاؤں گا تو وہ مددگار تمہارے پاس نہیں آئے گا لیکن اگر میں چلا جاؤں گا تو اُسے تمہارے پاس بھیج دُوں گا۔ ۸ جب وہ مددگار آ جائے گا تو جہاں تک گناہ، راستبازی اور اِنصاف کا تعلّق ہے وہ دنیا کو مُجرم قرار دے گا۔ ۹ گناہ کے بارے میں اِس لیے کہ لوگ مجھ پر ایمان نہیں لاتے۔ ۱۰ راستبازی کے بارے میں اِس لیے کہ میں واپس باپ کے پاس جا رہا ہُوں اور تُم مجھے پھر نہ دیکھو گے۔ ۱۱ اور اِنصاف کے بارے میں اِس لیے کہ اِس دنیا کا سردار مجرم ٹھہرایا جا چُکا ہے۔

۱۲ مجھے تُم سے اور بھی بہت کچھ کہنا ہے مگر ابھی تُم اُسے برداشت نہ کر پاؤ گے۔ ۱۳ لیکن جب وہ ”رُوحِ حق“ آئے گا تو وہ ساری سچّائی کی طرف تمہاری راہنمائی کرے گا۔ وہ اپنی طرف سے کچھ نہ کہے گا بلکہ تمہیں صرف وہی بتائے گا جو وہ سُنے گا اور مستقبل میں پیش آنے والی باتوں کی خبر دے گا۔ ۱۴ وہ میرا جلال ظاہر کرے گا کیونکہ وہ میری باتیں میری زبانی سُن کر تُم تک پہنچائے گا۔ ۱۵ سب کچھ جو بھی باپ کا ہے وہ میرا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ میں نے کہا کہ پاک رُوح میری باتیں میری زبانی سُن کر تُم تک پہنچائے گا۔

۱۶ تھوڑی دیر بعد تُم مجھے دیکھ نہ پاؤ گے اور اُس کے تھوڑی دیر بعد پھر مجھے دیکھ لو گے۔

غم اور خُوشی

۱۷ اِس پر اُس کے بعض شاگرد آپس میں کہنے لگے کہ اُس کے یہ کہنے کا کیا مطلب ہے کہ تھوڑی دیر کے بعد تُم مجھے نہ دیکھ پاؤ گے اور اُس کے تھوڑی دیر بعد پھر مجھے دیکھ لو گے اور یہ کہ میں باپ کے پاس جا رہا ہُوں۔ ۱۸ چنانچہ وہ ایک دُوسرے سے پُوچھتے رہے کہ ”تھوڑی دیر“ سے اُس کا کیا مطلب ہے؟ ہماری سمجھ میں تو کچھ نہیں آتا کہ وہ کیا کہہ رہا ہے۔

۱۹ یسُوعؔ نے دیکھا کہ وہ اُس سے اِس بارے میں پُوچھنا چاہتے ہیں۔ لہٰذا اُس نے اُن سے کہا: کیا تُم آپس میں یہ پُوچھ رہے ہو کہ میرا مطلب کیا تھا جب میں نے کہا کہ تھوڑی دیر کے بعد تُم مجھے نہ دیکھ پاؤ گے اور اُس کے تھوڑی دیر بعد پھر مجھے دیکھ لو گے؟ ۲۰ میں تُم سے سچ سچ کہتا ہُوں کہ تُم روؤ گے اور ماتم کرو گے لیکن دنیا کے لوگ خُوشی منائیں گے۔ تُم غمگین تو ہو گے لیکن تمہارا غم خُوشی میں بدل جائے گا۔ ۲۱ جب کسی عورت کے بچّہ پیدا ہونے لگتا ہے تو وہ غمگین ہو جاتی ہے، اِس لیے کہ اُس کے دُکھ کی گھڑی آ پہنچی۔ لیکن جوں ہی بچّہ پیدا ہو جاتا ہے تو اِس خُوشی کے باعث کہ دنیا میں ایک اِنسان پیدا ہُوا ہے، وہ اپنا درد بھُول جاتی ہے۔ ۲۲ یہی حال تمہارا ہے۔ اب تُم غمگین ہو مگر میں تُم سے پھر ملوں گا۔ تب تُم خُوشی مناؤ گے اور تُم سے تمہاری خُوشی کوئی بھی چھین نہ سکے گا۔ ۲۳ اُس دِن تمہیں مجھ سے کوئی بھی سوال کرنے کی ضرورت نہ ہوگی۔ میں تُم سے سچ سچ کہتا ہُوں کہ اگر تُم میرا نام لے کر باپ سے کچھ مانگو گے تو وہ تمہیں عطا فرمائے گا۔ ۲۴ تُم نے میرا نام لے کر اب تک کچھ نہیں مانگا۔ مانگو تو پاؤ گے اور تمہاری خُوشی پُوری ہو جائے گی۔

۲۵ اگرچہ میں یہ باتیں تمہیں تمثِیلوں کے ذریعہ بتاتا ہُوں مگر وقت آ رہا ہے کہ میں تمثِیلوں سے کام نہیں لُوں گا بلکہ میں اپنے باپ کے بارے میں تُم سے صاف صاف باتیں کروں گا۔ ۲۶ اُس دِن تُم میرا نام لے کر مانگو گے اور میں وعدہ نہیں کرتا کہ میں تمہاری خاطر باپ سے سوال کروں گا۔ ۲۷ کیونکہ باپ تو خُود تُم سے محبّت رکھتا ہے اِس لیے کہ تُم نے مجھ سے محبّت رکھّی ہے اور تُم ایمان لائے ہو کہ میں خدا کی طرف سے آیا ہُوں۔ ۲۸ میں باپ میں سے نکل کر دنیا میں آیا ہُوں۔ اب دنیا سے رُخصت ہو کر باپ کے پاس واپس جا رہا ہُوں۔

۲۹ اِس پر یسُوعؔ کے شاگردوں نے اُس سے کہا: اب تُو صاف صاف بات کر رہا ہے اور تمثِیل سے کام نہیں لے رہا ہے۔ ۳۰ اب ہم جان گئے کہ تجھے سب کچھ معلوم ہے اور تُو اِس کا محتاج نہیں کہ کوئی تجھ سے پُوچھے۔ ہم ایمان لاتے ہیں کہ تُو خدا کی طرف سے آیا ہے۔

۳۱ یسُوعؔ نے اُنہیں جواب دیا: اب تو تُم ایمان لے آئے۔

۳۲ لیکن وہ وقت آ رہا ہے بلکہ آ پہنچا ہے کہ تُم سب پراگندہ ہو کر اپنے اپنے گھر کی راہ لو گے اور مجھے اکیلا چھوڑ دو گے۔ پھر بھی میں اکیلا نہیں ہُوں کیونکہ میرا باپ میرے ساتھ ہے۔

۳۳ میں نے تمہیں یہ باتیں اِس لیے کہیں کہ تُم مجھ میں تسلّی پاؤ۔ تُم دنیا میں مصیبت اُٹھاتے ہو مگر ہمّت سے کام لو۔ میں دنیا پر غالب آیا ہُوں۔

خداوند یسُوعؔ کی دعا

۱۷ جب یسُوعؔ یہ سب کہہ چُکا تو اُس نے آسمان کی طرف آنکھیں اُٹھا کر یہ دعا کی:

”اَے باپ! اب وقت آ گیا ہے، تُو اپنے بیٹے کا جلال ظاہر کر تا کہ تیرا بیٹا تیرا جلال ظاہر کرے۔ ۲ چنانچہ تُو نے اُسے تمام اِنسانوں پر اختیار بخشا تا کہ وہ اُن سب کو جنہیں تُو نے اُسے دیا ہے ہمیشہ کی زندگی دے۔ ۳ ہمیشہ کی زندگی یہ ہے کہ وہ تجھ واحد

اور سچّے خدا کو جانیں اور یسُوعؔ مسیح کو بھی جانیں جسے تُو نے بھیجا ہے۔ ۴ میں نے اُس کام کو جو تُو نے مجھے دیا تھا ختم کر کے زمین پر تیرا جلال ظاہر کیا۔ ۵ اور اب اَے باپ! مجھے اپنے حضُور میں اُس جلال سے جلالی بنا دے جس میں دنیا کے پیدا ہونے سے پہلے میں تیرا شریک تھا۔

۶ میں نے تجھے اُن پر ظاہر کیا جنہیں تُو نے دنیا میں سے چُن کر مجھے دیا۔ وہ تیرے تھے، تُو نے اُنہیں مجھے دے دیا اور اُنہوں نے تیرے کلام پر عمل کیا ہے۔ ۷ اب وہ جانتے ہیں کہ جو کچھ تُو نے مجھے دیا ہے وہ سب تیری ہی طرف سے ہے۔ ۸ اِس لیے جو پیغام تُو نے مجھے دیا میں نے اُن تک پہنچا دیا اور اُنہوں نے اُسے قبُول کیا اور وہ اِس حقیقت سے واقف ہو گئے کہ میں تیری طرف سے آیا ہُوں اور اُن کا ایمان ہے کہ مجھے تُو ہی نے بھیجا ہے۔ ۹ میں اُن کے لیے دعا کرتا ہُوں۔ میں دنیا کے لیے دعا نہیں کرتا بلکہ اُن کے لیے جنہیں تُو نے مجھے دیا ہے کیونکہ وہ تیرے ہیں۔ ۱۰ میرا سب کچھ تیرا ہے اور جو تیرا ہے وہ سب میرا ہے۔ میرا جلال اُن ہی کے ذریعہ ظاہر ہُوا ہے ۱۱ میں اب اور دنیا میں نہیں رہُوں گا لیکن وہ ابھی دنیا میں ہیں اور میں اَے قُدّوس باپ تیرے پاس آ رہا ہُوں۔ اپنے اُس نام کی قدرت سے جو تُو نے مجھے دیا ہے اُنہیں محفوظ رکھ تا کہ وہ ایک ہوں جیسے ہم ایک ہیں۔ ۱۲ جب میں اُن کے ساتھ تھا میں نے اُن کی حفاظت کی اور اُنہیں تیرے دیئے ہُوئے نام کے ذریعہ بچائے رکھّا۔ اُن میں سے کوئی ہلاک نہیں ہُوا سِوائے اُس کے جو ہلاکت کے لیے ہی پیدا ہُوا تھا تا کہ پاک کلام کا لکھا پُورا ہو۔

۱۳ اب میں تیرے پاس آ رہا ہُوں لیکن جب تک میں دنیا میں ہُوں یہ باتیں کہہ رہا ہُوں تا کہ میری ساری خُوشی اُنہیں حاصل ہو جائے۔ ۱۴ مین نے اُنہیں تیرا کلام پہنچا دیا ہے اور دنیا نے اُن سے دشمنی رکھّی کیونکہ جس طرح میں دنیا کا نہیں وہ بھی دنیا کے نہیں۔ ۱۵ میری دعا یہ نہیں کہ تُو اُنہیں دنیا سے اُٹھا لے بلکہ یہ ہے کہ اُنہیں شیطان سے محفوظ رکھ۔ ۱۶ جس طرح میں دنیا کا نہیں وہ بھی دنیا کے نہیں۔ ۱۷ حق کے ذریعہ اُنہیں مخصوص کر دے۔ تیرا کلام حق ہے۔ ۱۸ جس طرح تُو نے مجھے دنیا میں بھیجا، اُسی طرح میں نے بھی اُنہیں دنیا میں بھیجا ہے۔ ۱۹ میں اپنے آپ کو اُن کے لیے مخصوص کرتا ہُوں تا کہ وہ بھی حق کے ذریعہ مخصوص کیے جائیں۔

۲۰ میری دعا صرف اُن کے لیے ہی نہیں بلکہ اُن کے لیے بھی ہے جو اُن کے پیغام کے ذریعہ مجھ پر ایمان لائیں گے۔ ۲۱ تا کہ وہ سب ایک ہو جائیں جیسے اَے باپ! تُو مجھ میں ہے اور میں تجھ میں۔ کاش وہ بھی ہم میں ہوں تا کہ ساری دنیا ایمان لائے کہ تُو ہی نے مجھے بھیجا ہے۔ ۲۲ میں نے اُنہیں وہ جلال دے دیا ہے جو تُو نے مجھے دیا تھا تا کہ وہ ایک ہوں جیسے ہم ہیں ۲۳ میں اُن میں اور تُو مجھ میں تا کہ وہ کامل طور پر ایک ہو جائیں اور دنیا جان لے کہ تُو ہی نے مجھے بھیجا اور جس طرح تُو نے مجھ سے محبّت رکھّی اُسی طرح اُن سے بھی رکھّی۔

۲۴ اَے باپ! تُو نے جنہیں مجھے دیا ہے میں چاہتا ہُوں کہ جہاں میں ہُوں وہ بھی میرے ساتھ ہوں اور اُس جلال کو دیکھ سکیں جو تُو نے مجھے دیا ہے کیونکہ تُو نے دنیا کی پیدایش سے پیشتر ہی مجھ سے محبّت رکھّی۔

۲۵ اَے مُقدّس باپ! اگرچہ دنیا نے تجھے نہیں جانا مگر میں تجھے جانتا ہُوں اور اُنہوں نے بھی جان لیا ہے کہ تُو نے مجھے بھیجا ہے۔ ۲۶ میں نے اُنہیں تیرے نام سے واقف کرا دیا ہے اور آیندہ بھی کراتا رہُوں گا تا کہ تیری وہ محبّت جو تُو نے مجھ سے کی وہ اُن میں ہو اور میں بھی اُن میں ہُوں۔''

خداوند یسُوعؔ کی گرفتاری

۱۸ جب یسُوعؔ دعا کر چُکا تو وہ اپنے شاگردوں کے ساتھ باہر آیا اور وہ سب قِدرُون کی وادی کو پار کر کے ایک باغ میں چلے گئے۔

۲ اُس کا پکڑوانے والا یہُوداؔہ اُس جگہ سے واقف تھا کیونکہ یسُوعؔ کئی بار اپنے شاگردوں کے ساتھ وہاں جا چُکا تھا۔ ۳ پس یہُوداؔہ باغ میں داخل ہُوا اور اُس کے ساتھ چند رُومی فوجی اور ہیکل کے سپاہی بھی تھے جو فِریسیوں اور سردار کاہنوں کی طرف سے بھیجے گئے تھے۔ وہ اپنے ہاتھوں میں مشعلیں، چراغ اور ہتھیار لیے ہُوئے تھے۔

۴ یسُوعؔ خُوب جانتا تھا کہ اُسے کِن کِن باتوں کا سامنا کرنا ہے لہٰذا وہ باہر آ کر پُوچھنے لگا: تُم کسے ڈھُونڈتے ہو؟

۵ اُنہوں نے جواب دیا: یسُوعؔ ناصری کو۔

یسُوعؔ نے کہا: وہ میں ہُوں۔ اُس کا پکڑوانے والا یہُوداؔہ بھی اُن کے ساتھ کھڑا تھا۔

۶ جب یسُوعؔ نے کہا کہ وہ میں ہُوں تو وہ گھبرا کر پیچھے ہٹے اور زمین پر گر پڑے۔

۷ چنانچہ اُس نے پھر پُوچھا: تُم کسے ڈھُونڈتے ہو؟

اُنہوں نے کہا: یسُوعؔ ناصری کو۔

۸ یسُوعؔ نے جواب دیا: میں نے کہہ تو دیا کہ وہ میں ہُوں۔ اگر تُم مجھے ڈھونڈتے ہو تو میرے شاگردوں کو جانے دو۔ ۹ اِس سے اُس کی غرض یہ تھی کہ وہ بات پُوری ہو جائے جو اُس نے کہی تھی کہ جنہیں تُو نے مجھے دیا تھا میں نے اُن میں سے کسی ایک کو بھی نہیں کھویا۔

۱۰ شمعُونؔ پطرس کے پاس ایک تلوار تھی۔ اُس نے وہ تلوار کھینچی اور سردار کاہن کے نوکر پر چلا کر اُس کا دایاں کان اُڑا دیا۔ ۱۱ یسُوعؔ نے پطرسؔ کو حکم دیا: اپنی تلوار نیام میں رکھ۔ کیا میں وہ پیالہ نہ پیوں جو میرے باپ نے مجھے دیا ہے؟

خداوند یسُوع اور حنّا

۱۲ تب رُومی فوجیوں، اُن کے افسر اور یہُودیوں کے سپاہیوں نے یسُوعؔ کو گرفتار کر لیا اور اُس کے ہاتھ باندھ کر ۱۳ اُسے پہلے حنّا کے پاس لے گئے جو کائفا کا سُسر تھا۔ کائفا اُس سال سردار کاہن تھا۔ ۱۴ اور اُسی نے یہُودیوں کو صلاح دی تھی کہ ساری قوم کی ہلاکت سے یہ بہتر ہے کہ ایک شخص مارا جائے۔

۱۵ شمعُونؔ پطرس اور ایک اور شاگرد یسُوعؔ کے پیچھے پیچھے گئے۔ یہ شاگرد سردار کاہن سے واقف تھا اِس لیے وہ یسُوع کے ساتھ سردار کاہن کی حویلی میں داخل ہو گیا۔ ۱۶ لیکن پطرس کو باہر پھاٹک پر ہی رُک جانا پڑا۔ یہ شاگرد جو سردار کاہن کا واقف تھا واپس آیا اور اُس خادمہ سے جو پھاٹک پر مامُور تھی بات کر کے پطرسؔ کو اندر لے گیا۔

۱۷ خادمہ نے پھاٹک پر پطرسؔ سے پُوچھا: کیا تُو بھی اُس کے شاگردوں میں سے ہے؟

پطرسؔ نے کہا: نہیں، میں نہیں ہُوں۔

۱۸ سردی کی وجہ سے خادموں اور سپاہیوں نے آگ جلا رکھّی تھی اور چاروں طرف کھڑے ہو کر آگ تاپ رہے تھے۔ پطرسؔ بھی اُن کے ساتھ کھڑا ہو کر آگ تاپنے لگا۔

۱۹ اِس دوران سردار کاہن یسُوعؔ سے اُس کے شاگردوں اور اُس کی تعلیم کے بارے میں پُوچھنے لگا۔

۲۰ یسُوعؔ نے جواب دیا: میں نے دنیا سے کھلے بندوں باتیں کی ہیں۔ میں ہمیشہ عبادت خانوں اور ہیکل میں تعلیم دیتا رہا ہُوں جہاں تمام یہُودی جمع ہوتے ہیں۔ میں نے پوشیدہ کبھی بھی کچھ نہیں کہا: ۲۱ تُو مجھ سے کیوں پُوچھتا ہے؟ جنہوں نے میری باتیں سُنی ہیں اُن سے پُوچھ۔ وہ خُوب جانتے ہیں کہ میں نے کیا کچھ کہا ہے۔

۲۲ یسُوعؔ کے ایسا کہنے پر سپاہیوں میں سے ایک نے جو پاس ہی کھڑا تھا اُسے تھپّڑ مارا اور کہا: کیا سردار کاہن کو جواب دینے کا یہی طریقہ ہے؟

۲۳ یسُوعؔ نے جواب دیا: اگر میں نے کچھ بُرا کہا تو اُسے بُرا ثابت کر لیکن اگر اچھا کہا ہے تو تھپّڑ کیوں مارتا ہے؟ ۲۴ اِس پر حنّا نے یسُوعؔ کے ہاتھ بندھوا کر اُسے سردار کاہن کائفا کے پاس بھیج دیا۔

پطرس پھر اِنکار کرتا ہے

۲۵ جب شمعُونؔ پطرس کھڑا آگ تاپ رہا تھا تو کسی نے اُس سے پُوچھا: کیا تُو بھی اُس کے شاگردوں میں سے ہے؟

پطرسؔ نے اِنکار کرتے ہُوئے کہا کہ نہیں، میں نہیں ہُوں۔

۲۶ سردار کاہن کے سپاہیوں میں سے ایک جو اُس نوکر کا رشتہ دار تھا جس کا کان پطرسؔ نے تلوار سے اُڑا دیا تھا پطرسؔ سے پُوچھنے لگا: کیا میں نے تجھے اُس کے ساتھ باغ میں نہیں دیکھا؟ ۲۷ پطرسؔ نے پھر اِنکار کیا اور اُسی وقت مُرغ نے بانگ دی۔

پیلاطُسؔ کی عدالت میں خداوند یسُوع کی پیشی

۲۸ وہ صبح سویرے ہی یسُوعؔ کو کائفا کے پاس سے رُومی گورنر کے محل میں لے گئے۔ یہُودی محل کے اندر نہیں گئے۔ اُنہیں ڈر تھا کہ وہ ناپاک ہو جائیں گے اور فسح کا کھانا نہ کھا سکیں گے۔ ۲۹ لہٰذا پیلاطُسؔ اُن کے پاس باہر آیا اور کہنے لگا: تُم اِس شخص پر کیا اِلزام لگاتے ہو؟

۳۰ اُنہوں نے جواب دیا: یہ مُجرِم ہے۔ اگر مُجرِم نہ ہوتا تو ہم اِسے یہاں لا کر تیرے حوالہ نہ کرتے۔

۳۱ پیلاطُسؔ نے کہا: تُم اِسے لے جاؤ اور اپنی شریعت کے مطابق خُود ہی اِس کا فیصلہ کرو۔

یہُودیوں نے کہا: ہمیں تو کسی کو بھی قتل کرنے کا اِختیار نہیں ہے۔ ۳۲ یہ اِس لیے ہُوا کہ جو الفاظ یسُوعؔ نے کہے تھے کہ وہ کیسی مَوت مرے گا پُورے ہو جائیں۔

۳۳ تب پیلاطُسؔ محل میں چلا گیا اور اُس نے یسُوعؔ کو وہاں طلب کر کے اُس سے پُوچھا: کیا تُو یہُودیوں کا بادشاہ ہے؟

۳۴ یسُوعؔ نے جواب دیا: تُو یہ بات اپنی طرف سے کہتا ہے یا اَوروں نے میرے بارے میں تجھے یہ خبر دی ہے؟

۳۵ پیلاطُسؔ نے جواب دیا: کیا میں کوئی یہُودی ہُوں؟ تیری قوم نے اور سردار کاہنوں نے تجھے میرے حوالہ کیا ہے۔ آخر تُو نے کیا کِیا ہے؟

۳۶ یِسُوع نے کہا: میری بادشاہی اِس دنیا کی نہیں۔ اگر دنیا کی ہوتی تو میرے خادم جنگ کرتے اور مجھے یہودیوں کے ہاتھوں گرفتار نہ ہونے دیتے۔ لیکن ابھی میری بادشاہی یہاں کی نہیں۔
۳۷ پِیلاطُس نے کہا: تو کیا تُو بادشاہ ہے؟ یِسُوع نے جواب دیا: یہ تو تیرا کہنا ہے کہ میں بادشاہ ہُوں۔ دراصل میں اِس لیے پیدا ہُوا اور اِس مقصد سے دنیا میں آیا کہ حق کی گواہی دُوں۔ جو حق دوست ہوتا ہے وہ میری سُنتا ہے۔
۳۸ پِیلاطُس نے پُوچھا: حق کیا ہے؟ یہ کہتے ہی وہ پھر یہودیوں کے پاس گیا اور کہنے لگا: میں تو اُس شخص کو مُجرِم نہیں سمجھتا۔ ۳۹ لیکن تمہارے دستُور کے مطابق میں فسح کے موقع پر تمہارے لیے ایک قیدی کو رِہا کر دیتا ہُوں۔ کیا تُم چاہتے ہو کہ میں تمہارے لیے یہودیوں کے بادشاہ کو چھوڑ دُوں؟
۴۰ وہ پھر چلاّنے لگے: نہیں، نہیں، اُسے نہیں، ہمارے لیے بَرابّا کو رِہا کر دے۔ برابّا ایک ڈاکُو تھا۔

۱۹ تب پِیلاطُس نے یِسُوع کو لے جا کر کوڑے لگوائے ۲ اور فوج کے سپاہیوں نے کانٹوں کا تاج بنایا اور اُس کے سر پر رکھا اور اُسے سُرخ رنگ کا چوغہ پہنا دیا۔ ۳ وہ بار بار اُس کے سامنے جاتے اور کہتے تھے کہ اَے یہودیوں کے بادشاہ! تجھے آداب اور اُس کے مُنہ پر تھپّڑ مارتے تھے۔
۴ پِیلاطُس ایک بار پھر باہر آیا اور یہودیوں سے کہنے لگا: دیکھو میں اُسے تمہارے پاس باہر لا رہا ہُوں۔ تمہیں معلوم ہو کہ میں کسی بنا پر بھی اُس پر فردِ جُرم عائد نہیں کر سکتا۔ ۵ جب یِسُوع کانٹوں کا تاج سر پر رکھّے اور سُرخ چوغہ پہنے ہُوئے باہر آیا تو پِیلاطُس نے یہودیوں سے کہا: ''یہ رہا وہ آدمی۔''
۶ سردار کاہن اور اُن کے سپاہی اُسے دیکھتے ہی چلاّنے لگے: اُسے صلیب دے! اُسے صلیب دے!
لیکن پِیلاطُس نے جواب دیا: تُم ہی اِسے لے جاؤ اور صلیب دو۔ جہاں تک میرا تعلق ہے میں اِسے مُجرِم ٹھہرانے کا کوئی سبب نہیں پاتا۔
۷ یہودی اصرار کرنے لگے کہ ہم اہلِ شریعت ہیں اور ہماری شریعت کے مطابق وہ واجبُ القتل ہے کیونکہ اُس نے کہا ہے کہ وہ خدا کا بیٹا ہے۔
۸ جب پِیلاطُس نے یہ سُنا تو وہ اور بھی ڈرنے لگا اور واپس محل میں چلا گیا۔ وہاں اُس نے یِسُوع سے پُوچھا: تُو کہاں کا ہے؟ لیکن یِسُوع نے کوئی جواب نہ دیا۔ ۹ پِیلاطُس نے کہا: تُو بولتا کیوں نہیں؟ ۱۰ کیا تجھے پتا نہیں کہ مجھے اِختیار ہے کہ تجھے چھوڑ دُوں یا صلیب پر لٹکا دُوں؟
۱۱ یِسُوع نے جواب دیا: اگر یہ اِختیار تجھے اوپر سے نہ ملا ہوتا تو تیرا مجھ پر کوئی اختیار نہ ہوتا۔ مگر جس شخص نے مجھے تیرے حوالہ کیا ہے وہ اور بھی بڑے گناہ کا مُرتکب ہُوا ہے۔
۱۲ اِس کے بعد پِیلاطُس نے یِسُوع کو چھوڑ دینے کی کوشش کی لیکن یہودی چلاّ چلاّ کر کہنے لگے کہ اگر تُو اِس شخص کو چھوڑے گا تو تُو قَیصر کا خیر خواہ نہیں۔ اگر کوئی اپنے بادشاہ ہونے کا اعلان کرتا ہے تو وہ قَیصر کا مخالف سمجھا جاتا ہے۔
۱۳ جب پِیلاطُس نے یہ سُنا تو اُس نے یِسُوع کو باہر بُلایا اور اپنے تختِ عدالت پر بیٹھ گیا جو ایک سنگی چبوترے پر قائم تھا جسے آرامی زبان میں گبتا کہتے ہیں۔ ۱۴ فسح کی تیّاری کے ہفتے کا پہلا دِن تھا اور شام ہونے والی تھی۔
پِیلاطُس نے یہودیوں سے کہا: یہ رہا تمہارا بادشاہ۔
۱۵ لیکن وہ چلاّئے کہ اُسے یہاں سے دُور کر دے، دُور کر دے اور حکم دے کہ اُسے صلیب پر لٹکایا جائے۔
پِیلاطُس نے کہا: کیا میں اُسے جو تمہارا بادشاہ ہے مصلوب کر دُوں؟
سردار کاہنوں نے کہا: قَیصر کے سِوا ہمارا کوئی بادشاہ نہیں۔
۱۶ اِس پر پِیلاطُس نے یِسُوع کو اُن کے حوالہ کر دیا تاکہ اُسے صلیب پر لٹکا دیا جائے۔
چنانچہ وہ اُسے اپنے قبضہ میں لے کر وہاں سے چلے گئے۔

خداوند یِسُوع کا صلیب پر لٹکایا جانا

۱۷ یِسُوع اپنی صلیب اُٹھا کر کھوپڑی کے مقام کی طرف روانہ ہُوا جسے عبرانی زبان میں گُلگُتا کہتے ہیں۔ ۱۸ وہاں اُنہوں نے یِسُوع کو اور اُس کے ساتھ دو اور آدمیوں کو بھی مصلوب کیا، ایک کو یِسُوع کی ایک طرف اور دُوسرے کو دُوسری طرف اور یِسُوع کو بیچ میں۔
۱۹ پِیلاطُس نے ایک کتبہ تیّار کرا کر صلیب پر لگا دیا۔ اُس پر یہ تحریر تھا: **''یِسُوع ناصری، یہودیوں کا بادشاہ۔''**
۲۰ کئی یہودیوں نے یہ کتبہ پڑھا کیونکہ جس جگہ یِسُوع کو صلیب پر لٹکایا گیا تھا وہ شہر کے نزدیک ہی تھی اور کتبہ کی عبارت عِبرانی، لاطینی اور یُونانی تینوں زبانوں میں لکھّی گئی تھی۔ ۲۱ یہودیوں کے سردار کاہنوں نے پِیلاطُس سے درخواست کی کہ یہودیوں کا بادشاہ نہ لکھ بلکہ یہ کہ اُس کا دعویٰ تھا کہ میں یہودیوں کا بادشاہ ہُوں۔

۲۲ پیلاطُس نے جواب دیا: میں نے جو کچھ لکھ دیا وہ لکھ دیا۔
۲۳ جب سپاہی یسُوع کو مصلوب کر چکے تو اُنہوں نے یسُوع کے کپڑے لیے اور اُن کے چار حصّے کیے تاکہ ہر ایک کو ایک ایک حصّہ مل جائے۔ صرف اُس کا کُرتا باقی رہ گیا جو بغیر کسی جوڑ کے اُوپر سے نیچے تک بُنا ہُوا تھا۔
۲۴ اُنہوں نے آپس میں کہا کہ اِس کے ٹکڑے کرنے کی بجائے اِس پر قُرعہ ڈال کر دیکھیں کہ یہ کس کے حصّہ میں آتا ہے۔
یہ اِس لیے ہُوا کہ پاک کلام کا لکھا ہُوا پُورا ہو جائے کہ

اُنہوں نے میرے کپڑے آپس میں بانٹ لیے
اور میری پوشاک پر قُرعہ ڈالا۔

چنانچہ سپاہیوں نے یہی کیا۔
۲۵ یسُوع کی صلیب کے پاس اُس کی ماں، ماں کی بہن، مریم جو کلوپاس کی بیوی تھی اور مریم مگدلینی کھڑی تھیں۔ ۲۶ جب یسُوع نے اپنی ماں کو اور اپنے ایک عزیز شاگرد کو نزدیک ہی کھڑے دیکھا تو ماں سے کہا: اَے خاتُون! اب سے تیرا بیٹا یہ ہے۔ ۲۷ اور شاگرد سے کہا: اب سے تیری ماں یہ ہے۔ وہ شاگرد اُسی وقت اُسے اپنے گھر لے گیا۔

خداوند یسُوع کی موت

۲۸ جب یسُوع نے جان لیا کہ اب سب باتیں تمام ہُوئیں تو اِس لیے کہ پاک کلام کا لکھا پُورا ہو اُس نے کہا: ”میں پیاسا ہُوں۔“ ۲۹ نزدیک ہی ایک مرتبان سِرکے سے بھرا رکھا تھا۔ اُنہوں نے اِسفنج کو سِرکے میں ڈبو کر سر کنڈے کے سِرے پر رکھ کر یسُوع کے ہونٹوں سے لگایا۔ ۳۰ یسُوع نے اُسے پیتے ہی کہا: ”پُورا ہُوا“ اور سر جھُکا کر جان دے دی۔
۳۱ یہ فسح کی تیّاری کا دِن تھا اور اگلا دِن خُصوصی سبَت تھا۔ یہُودی نہیں چاہتے تھے کہ سبَت کے دِن لاشیں صلیبوں پر ٹنگی رہیں۔ لہٰذا اُنہوں نے پیلاطُس کے پاس جا کر درخواست کی کہ مُجرموں کی ٹانگیں توڑ کر اُن کی لاشوں کو نیچے اُتار لیا جائے۔ ۳۲ چنانچہ سپاہی آئے اور اُنہوں نے پہلے اُن دو آدمیوں کی ٹانگیں توڑیں جنہیں یسُوع کے ساتھ مصلوب کیا گیا تھا۔ ۳۳ لیکن جب یسُوع کی باری آئی تو اُنہوں نے دیکھا کہ وہ تو پہلے ہی مر چُکا ہے لہٰذا اُنہوں نے اُس کی ٹانگیں نہ توڑیں۔ ۳۴ مگر سپاہیوں میں سے ایک نے اپنا نیزہ لے کر یسُوع کے پہلو میں مارا اور اُس کی پسلی چھید ڈالی جس سے فوراً خُون اور پانی بہنے لگا۔ ۳۵ جو شخص اِس واقعہ کا چشم دید گواہ ہے وہ گواہی دیتا ہے اور اُس کی گواہی سچّی ہے۔ وہ جانتا ہے کہ وہ سچ کہہ رہا ہے تاکہ تُم بھی ایمان لاؤ۔
۳۶ یہ ساری باتیں اِس لیے ہُوئیں کہ پاک کلام کا لکھا ہُوا پُورا ہو جائے کہ ”اُس کی کوئی ہڈّی نہ توڑی جائے گی۔“ ۳۷ اور پاک کلام ایک اور جگہ کہتا ہے کہ ”وہ اُس پر جسے اُنہوں نے چھید ڈالا نظر کریں گے۔“

خداوند یسُوع کی تدفین

۳۸ اِن باتوں کے بعد ایک شخص یُوسُف جو ارِمتیا کا باشندہ تھا پیلاطُس کے پاس گیا اور اُس سے یسُوع کی لاش کو لے جانے کی اجازت مانگی۔ یہ شخص یہُودیوں کے ڈر کی وجہ سے خُفیہ طور پر یسُوع کا شاگرد تھا۔ وہ پیلاطُس سے اجازت لے کر آیا اور یسُوع کی لاش کو لے گیا۔ ۳۹ نیکُدیمُس بھی آیا جس نے کچھ عرصہ پہلے یسُوع سے رات میں مُلاقات کی تھی۔ وہ اپنے ساتھ مُر اور عُود ایسی چیزوں سے بنا ہُوا خُوشبودار مسالہ لایا تھا جو وزن میں تقریباً پچاس سیر کے برابر تھا۔
۴۰ اُن دونوں نے یسُوع کی لاش کو لے کر اُسے اُس خُوشبودار مسالے سمیت ایک سُوتی چادر میں کفنایا جس طرح یہُودیوں میں دفن کرنے کا دستوُر تھا۔ ۴۱ جس مقام پر یسُوع کو مصلوب کیا گیا تھا وہاں ایک باغ تھا اور اُس باغ میں ایک نئی قبر تھی جس میں پہلے کوئی لاش نہیں رکھی گئی تھی۔ ۴۲ چونکہ یہ یہُودیوں کی تیّاری کا دِن تھا اور قبر نزدیک تھی، اُنہوں نے یسُوع کو وہاں رکھ دیا۔

خالی قبر

۲۰ ہفتہ کے پہلے دِن صبح سویرے جب کہ اندھیرا ہی تھا مریم مگدلینی قبر پر آئی۔ اُس نے یہ دیکھا کہ قبر کے مُنہ سے پتّھر ہٹا ہُوا ہے۔ ۲ وہ دوڑتی ہُوئی شمعُون پطرس اور اُس دُوسرے شاگرد کے پاس پہنچی جو یسُوع کا چہیتا تھا اور کہنے لگی: وہ خداوند کو قبر میں سے نکال کر لے گئے ہیں اور پتا نہیں اُسے کہاں رکھ دیا ہے۔
۳ یہ سُنتے ہی پطرس اور وہ دُوسرا شاگرد قبر کی طرف چل دیئے۔ ۴ دونوں دوڑے جا رہے تھے لیکن وہ دُوسرا شاگرد پطرس سے آگے نکل گیا اور اُس سے پہلے قبر پر جا پہنچا۔ ۵ اُس نے جھُک کر اندر جھانکا اور سُوتی کپڑے پڑے دیکھے لیکن اندر نہیں گیا۔ ۶ اُس دوران پطرس بھی پیچھے پیچھے وہاں پہنچ گیا اور سیدھا قبر میں داخل ہو گیا۔ اُس نے دیکھا کہ وہاں سُوتی کپڑے پڑے ہُوئے

ہیں ۷ اور کفن کا وہ رُومال بھی جو یسُوعؔ کے سر پر لپیٹا گیا تھا سُوتی کپڑوں سے الگ ایک جگہ تہہ کیا ہُوا پڑا تھا۔ ۸ تب وہ دُوسرا شاگرد بھی جو قبر پر پہلے پہنچا تھا اندر داخل ہُوا۔ اُس نے بھی دیکھ کر یقین کیا۔ ۹ کیونکہ وہ ابھی تک پاک کلام کی اِس بات کو سمجھ نہ پائے تھے جس کے مطابق یسُوعؔ کا مُردوں میں سے جی اُٹھنا لازمی تھا۔
۱۰ تب یہ شاگرد واپس گھر چلے گئے

خداوند یسُوعؔ کا مریمؔ مگدلینی کو دکھائی دینا

۱۱ لیکن مریمؔ قبر کے باہر کھڑی ہُوئی رو رہی تھی۔ روتے روتے اُس نے جُھک کر قبر کے اندر نظر کی ۱۲ تو وہاں اُسے دو فرشتے دکھائی دیئے جو سفید لباس میں تھے اور جہاں یسُوعؔ کی لاش رکھّی گئی تھی وہاں ایک کو سرہانے اور دُوسرے کو پینتانے بیٹھے دیکھا۔
۱۳ اُنہوں نے مریمؔ سے پُوچھا: اَے عورت! تُو کیوں رو رہی ہے؟
اُس نے کہا: میرے خداوند کو اُٹھا کر لے گئے ہیں اور پتا نہیں اُسے کہاں رکھ دیا ہے۔ ۱۴ یہ کہتے ہی وہ پیچھے مُڑی اور وہاں یسُوعؔ کو کھڑا دیکھا لیکن پہچان نہ سکی کہ وہ یسُوعؔ ہے۔
۱۵ یسُوعؔ نے کہا: اَے خاتُون! تُو کیوں رو رہی ہے؟ تُو کسے ڈھُونڈتی ہے؟
مریمؔ نے سمجھا کہ شاید وہ باغبان ہے اِس لیے کہا: میاں اگر تُو نے اُسے یہاں سے اُٹھایا ہے تو مجھے بتا کہ اُسے کہاں رکھا ہے تاکہ میں اُسے لے جاؤں۔
۱۶ یسُوعؔ نے اُس سے کہا: مریمؔ! وہ اُس کی طرف مُڑی اور عِبرانی زبان میں بولی: ربّونی (جس کا مطلب ہے ”اَے میرے اُستاد“)!
۱۷ یسُوعؔ نے کہا: مجھے چھُومت کیونکہ میں ابھی باپ کے پاس اوپر نہیں گیا بلکہ جا اور میرے بھائیوں کو بتا کہ میں اپنے باپ اور تمہارے باپ، اپنے خدا اور تمہارے خدا کے پاس اوپر جا رہا ہُوں۔
۱۸ مریمؔ مگدلینی نے شاگردوں کے پاس آ کر اُنہیں خبر دی کہ میں نے خداوند کو دیکھا ہے اور اُس نے مجھ سے یہ باتیں کیں۔

خداوند یسُوعؔ کا شاگردوں پر ظاہر ہونا

۱۹ ہفتہ کے پہلے دِن شام کے وقت جب شاگرد ایک جگہ جمع تھے اور یہُودیوں کے ڈر سے دروازے بند کیے بیٹھے تھے یسُوعؔ آیا اور اُن کے بیچ میں کھڑا ہو کر کہنے لگا: تُم پر سلام! ۲۰ یہ کہہ کر اُس نے اپنے ہاتھ اور اپنی پسلی اُنہیں دکھائی۔ شاگرد اُسے دیکھ کر خُوشی سے بھر گئے۔

۲۱ یسُوعؔ نے پھر سے کہا: تُم پر سلام! جیسے باپ نے مجھے بھیجا ہے ویسے ہی میں تمہیں بھیج رہا ہُوں۔ ۲۲ یہ کہہ کر اُس نے اُن پر پھُونکا اور کہا: پاک رُوح پاؤ! ۲۳ اگر تُم کسی کے گناہ معاف کرتے ہو تو اُس کے گناہ معاف کیے جاتے ہیں۔ اگر معاف نہیں کرتے تو معاف نہیں کیے جاتے۔

خداوند یسُوعؔ کا توماؔ پر ظاہر ہونا

۲۴ جب یسُوعؔ اپنے شاگردوں پر ظاہر ہُوا تو توماؔ جسے توامؔ بھی کہتے ہیں اور جو اُن بارہ میں سے تھا وہاں موجود نہ تھا۔ ۲۵ چنانچہ باقی شاگردوں نے اُسے بتایا کہ ہم نے یسُوعؔ کو دیکھا ہے۔
مگر توماؔ نے اُن سے کہا: جب تک میں کیلوں کے سوراخ اُس کے ہاتھوں میں دیکھ کر اپنی اُنگلی اُن میں نہ ڈال لُوں اور اپنے ہاتھ سے اُس کی پسلی نہ چھُولُوں، تب تک یقین نہ کروں گا۔
۲۶ ایک ہفتہ بعد یسُوعؔ کے شاگرد ایک بار پھر اُسی جگہ موجُود تھے اور توماؔ بھی اُن کے ساتھ تھا۔ اگرچہ دروازے بند تھے یسُوعؔ آ کر اُن کے بیچ میں کھڑا ہو گیا اور اُن سے کہا: تُم پر سلام! ۲۷ پھر اُس نے توماؔ سے کہا: اپنی اُنگلی لا اور میرے ہاتھوں کو دیکھ اور اپنا ہاتھ بڑھا اور میری پسلی کو چھُو، شک مت کر بلکہ اعتقاد رکھ۔
۲۸ توماؔ نے اُس سے کہا: اَے میرے خداوند! اَے میرے خدا!
۲۹ یسُوعؔ نے اُس سے کہا: تُو تو مجھے دیکھ کر مجھ پر ایمان لایا، مبارک وہ ہیں جنہوں نے مجھے دیکھا بھی نہیں پھر بھی ایمان لے آئے۔
۳۰ یسُوعؔ نے اپنے شاگردوں کی موجودگی میں بہت سے معجزے کیے جو اِس کتاب میں نہیں لکھے گئے۔ ۳۱ لیکن جو لکھے گئے ہیں اُن سے غرض یہ ہے کہ تُم ایمان لاؤ کہ یسُوعؔ ہی مسیح ہے یعنی خدا کا بیٹا ہے اور اُس پر ایمان لا کر اُس کے نام سے زندگی پاؤ۔

خداوند یسُوعؔ اور مچھلیوں والا معجزہ

۲۱ بعد میں یسُوعؔ نے خُود کو ایک بار پھر اپنے شاگردوں پر تبریاسؔ کی جھیل کے کنارے اِس طرح ظاہر کیا ۲ کہ جب شمعُونؔ پطرس، توماؔ (یعنی توامؔ)، نتن ایلؔ جو قانائے گلیلؔ کا تھا، زبدیؔ کے بیٹے اور دُوسرے شاگرد وہاں جمع تھے ۳ تو شمعُون پطرس اُن سے کہنے لگا کہ میں تو مچھلی پکڑنے جاتا ہُوں۔ اُنہوں نے کہا: ہم بھی تیرے ساتھ چلیں گے۔ لہٰذا وہ نکلے اور جا کر کشتی میں سوار ہو گئے۔ مگر اُس رات اُن کے ہاتھ کچھ بھی نہ آیا۔
۴ صبح سویرے ہی یسُوعؔ کنارے پر آ کھڑا ہُوا لیکن شاگردوں

نے اُسے نہیں پہچانا کہ وہ یسُوعؔ ہے۔
[۵] یسُوعؔ نے اُنہیں آواز دے کر کہا: دوستو! کیا کچھ ہاتھ آیا؟
اُنہوں نے جواب دیا: نہیں!
[۶] یسُوعؔ نے کہا: جال کو کشتی کی دائیں طرف ڈالو تو ضرور پکڑ سکو گے۔ چنانچہ اُنہوں نے ایسا ہی کیا اور مچھلیوں کی کثرت کی وجہ سے جال اِس قدر بھاری ہو گیا کہ وہ اُسے کھینچ نہ سکے۔
[۷] تب یسُوعؔ کے چہیتے شاگرد نے پطرسؔ سے کہا: یہ تو خداوند ہے۔ جیسے ہی شمعُونؔ پطرس نے یہ سُنا کہ یہ تو خداوند ہے اُس نے اپنا کُرتا پہنا جسے اُس نے اُتار رکھا تھا اور پانی میں کود پڑا۔ [۸] دُوسرے شاگرد جو کشتی میں تھے جال کو جو مچھلیوں سے بھرا ہُوا تھا کھینچتے ہُوئے لائے کیونکہ وہ کنارے سے پچاس گز سے زیادہ دُور نہ تھے۔ [۹] جب وہ کنارے پر اُترے تو دیکھا کہ کوئلوں کی آگ پر مچھلی رکھّی ہے اور پاس ہی روٹی بھی ہے۔
[۱۰] یسُوعؔ نے اُن سے کہا جو مچھلیاں تُم نے ابھی پکڑی ہیں اُن میں سے کچھ یہاں لے آؤ۔
[۱۱] شمعُونؔ پطرس کشتی پر چڑھ گیا اور جال کو کنارے پر کھینچ لایا جو ایک سَو ترپن بڑی بڑی مچھلیوں سے بھرا ہُوا تھا، پھر بھی وہ پھٹا نہیں۔ [۱۲] یسُوعؔ نے اُن سے کہا: آؤ، کچھ کھا لو! شاگردوں میں سے کسی کو بھی جرأت نہ ہُوئی کہ پُوچھے کہ تُو کون ہے؟ وہ جانتے تھے کہ وہ خداوند ہی ہے۔ [۱۳] یسُوعؔ نے آکر روٹی لی اور اُنہیں دی اور مچھلی بھی دی۔ [۱۴] یسُوعؔ مُردوں میں سے زندہ ہو جانے کے بعد تیسری بار اپنے شاگردوں پر ظاہر ہُوا۔

پطرسؔ کا مامُور کیا جانا

[۱۵] جب وہ کھانا کھا چُکے تو یسُوعؔ نے شمعُونؔ پطرس سے کہا: شمعُونؔ، یُوحنّا کے بیٹے! کیا تُو مجھ سے اِن سب سے زیادہ محبّت رکھتا ہے؟ اُس نے کہا: ہاں خداوند، تُو تو جانتا ہی ہے کہ میں تجھ سے محبّت رکھتا ہُوں۔
یسُوعؔ نے اُس سے کہا: میرے برّوں کو چارہ دے۔
[۱۶] یسُوعؔ نے پھر کہا: شمعُونؔ یُوحنّا کے بیٹے! کیا تُو واقعی مجھ سے محبّت رکھتا ہے؟
اُس نے جواب دیا: ہاں خداوند! تُو تو جانتا ہی ہے کہ میں تجھ سے محبّت رکھتا ہُوں۔
یسُوعؔ نے کہا: تو پھر میری بھیڑوں کی گلّہ بانی کر۔
[۱۷] اُس نے تیسری بار پھر پُوچھا: شمعُونؔ یُوحنّا کے بیٹے! کیا تُو مجھ سے محبّت رکھتا ہے؟
پطرسؔ کو رنج پہنچا کیونکہ یسُوعؔ نے اُس سے تین دفعہ پُوچھا تھا کہ کیا تُو مجھ سے محبّت رکھتا ہے؟ اُس نے کہا: خداوند! تُو تو سب کچھ جانتا ہے۔ تجھے خُوب معلُوم ہے کہ میں تجھ سے محبّت رکھتا ہُوں۔
یسُوعؔ نے کہا: تُو میری بھیڑیں چرا۔ [۱۸] میں تجھ سے سچ سچ کہتا ہُوں کہ جب تُو جوان تھا تو جہاں تیرا جی چاہتا تھا اپنی کمر باندھ کر چل دیتا تھا۔ لیکن جب تُو بُوڑھا ہو جائے گا تو اپنے ہاتھ مدد کے لیے بڑھائے گا اور کوئی دُوسرا تیری کمر باندھ کر جہاں تُو جانا بھی نہ چاہے گا تجھے وہاں اُٹھا لے جائے گا۔ [۱۹] یسُوعؔ نے یہ بات کہہ کر اِشارہ کر دیا کہ پطرسؔ کس قِسم کی مَوت مَر کے خدا کا جلال ظاہر کرے گا۔ تب یسُوعؔ نے پطرسؔ سے کہا: میرے پیچھے ہو لے۔
[۲۰] پطرسؔ نے مُڑ کر دیکھا کہ یسُوعؔ کا چہیتا شاگرد اُن کے پیچھے پیچھے چلا آ رہا ہے۔ یہی وہ شاگرد تھا جس نے شام کے کھانے کے وقت یسُوعؔ کی طرف جُھک کر پُوچھا تھا کہ اَے خداوند! وہ کون ہے جو تجھے پکڑوائے گا؟ [۲۱] پطرسؔ نے اُسے دیکھ کر یسُوعؔ سے پُوچھا: اَے خداوند! اِس شاگرد کا کیا ہوگا؟
[۲۲] یسُوعؔ نے جواب دیا: اگر میں چاہوں کہ یہ میری واپسی تک زندہ رہے تو اِس سے تجھے کیا؟ تُو میرے پیچھے پیچھے چلا آ۔
[۲۳] یوں بھائیوں میں یہ بات پھیل گئی کہ یہ شاگرد نہیں مرے گا لیکن یسُوعؔ نے یہ نہیں کہا تھا کہ وہ نہ مرے گا بلکہ یہ کہا تھا کہ اگر میں چاہوں کہ وہ میرے واپس آنے تک زندہ رہے تو اِس سے تجھے کیا؟
[۲۴] یہی وہ شاگرد ہے جو اِن باتوں کی گواہی دیتا ہے اور جس نے اُنہیں تحریر کیا ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ اُس کی گواہی سچّی ہے۔
[۲۵] یسُوعؔ نے اور بھی بہت سے کام کیے۔ اگر ہر ایک کے بارے میں تحریر کیا جاتا تو میں سمجھتا ہُوں کہ جو کتابیں وجُود میں آتیں اُن کے لیے دنیا میں گنجایش نہ ہوتی۔